قرآن و حدیث میں فتنوں کا ذکر، ذکری فرقے کے عقائد و نظریات،
عقیدۂ ختمِ نبوت اور ارکانِ اسلام قرآن و حدیث کی روشنی میں، ذکری مذہب
کے متعلق مفتیانِ کرام کے فتاویٰ جات پر 200 علماءِ کرام کی تائیدات،
دیگر مکاتبِ فکر کے بھی فتاویٰ جات پر مبنی کتاب

ذکری مذہب کی حقیقت

از قلم
حضرت علامہ مولانا محمد شہزاد قادری ترابی
(خلیفہ مفتی اختر رضا خاں و علامہ منان رضا خاں)
(سرپرستِ اعلیٰ تحریکِ تحفظِ ایمان)

پیشکش: تحریکِ تحفظِ ایمان
جامع مسجد گلستانِ غوثیہ، چونا بھٹی۔ کراچی

فہرست

پیش لفظ

آج سے ٹھیک دس ماہ قبل میری مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد کچھ نوجوان ملنے آئے۔ ان نوجوانوں میں سے ایک نوجوان عالم دین جن کا نام علامہ عمیر مدنی تھا۔ انہوں نے مجھ سے فرقوں کے متعلق گفتگو شروع کی اور آخر میں ''ذکری مذہب'' کے متعلق تفصیلی باتیں مجھے بتائیں اور پھر ذکری مذہب کے مضر اثرات کا میرے سامنے ذکر کیا تو میں حیران رہ گیا کہ میں تو صرف اس مذہب کو چند ہزاروں پر مبنی معمولی مذہب سمجھتا تھا مگر انہوں نے تو تفصیل بیان کر کے میری آنکھیں کھول دیں۔ ذکری مذہب کے متعلق سن کر میں نے انہیں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

دوسری ملاقات میں مجھے اس نوجوان نے بلوچستان کے کچھ شہروں کا دورہ کرایا جو ذکری مذہب سے سخت متاثر ہو چکے تھے۔ جب میں نے اپنی کھلی آنکھوں سے اس باطل اور مرتد مذہب ذکری کی کفریات دیکھیں تو میں نے اس باطل مذہب کے خلاف کام کرنے کی نیت کی اور سب سے پہلے ''ذکری فرقے کا تعارف'' کے نام سے 24 صفحات پر مبنی کتابچہ تحریر کیا۔

رسالہ تحریر کرنے کے بعد میں نے علامہ عمیر مدنی اور قاری عماد صاحب سے مشاورت کی کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ سب سے پہلے ہم مل کر ایک ایک سنی عالم دین کے پاس جائیں گے اور انہیں ایک کتابچہ پیش کریں گے اور ساتھ ہی ذکری مذہب کا مختصر تعارف زبانی بھی پیش کریں گے چنانچہ شہر کراچی سے ہم نے علماء آگاہی کی مہم شروع کی۔ کراچی کے بعد حیدر آباد، پھر خاران، کوئٹہ، قلات کے علماء کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد راولپنڈی، اسلام آباد، سرگودھا، لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، گجر خان، گکھڑ منڈی، گجرات اور پھر خیبر پختونخوا سمیت مختلف شہروں کے 200 سے زائد بڑے بڑے علماء کو ہم نے آگاہ کیا۔

پھر دوسرا مرحلہ شروع ہوا جس میں مفتیان کرام سے فتاویٰ جات اور علماء کرام کی تائیدات لینا شروع کیں۔ ملک بھر سے 30 جید مفتیان کرام سے فتاویٰ جات اور پھر ان فتاویٰ جات پر 200 علماء کرام سے تائیدات لینے میں ہم کامیاب ہوگئے اور ساتھ ساتھ ملک پاکستان کے جید علماء سے ہم نے ویڈیو کلپ بھی بنوائے اور ذکری مذہب کا رد کرنے پر انہیں آمادہ کیا۔ اس میں ہمیں بڑی کامیابی ملی۔

اس کتاب میں تو طوالت کی وجہ سے صرف چار فتاویٰ شامل کئے ہیں، ان شاء اللہ بقیہ فتاویٰ جات کی الگ سے ہم کتاب شائع کریں گے۔

پھر ہم نے احباب کے سامنے ایک پلیٹ فارم سے کام کرنے کی تجویز

پیش کی۔ تمام احباب نے یہی کہا کہ ایک ایسا پلیٹ فارم تحریک کی صورت میں ہونا چاہئے اور اس تحریک کے نام سے ہی تمام کام سرانجام دیئے جائیں لہٰذا 2 اگست 2023ء کے دن ''تحریک تحفظ ایمان'' کی بنیاد رکھی گئی۔

تحریک تحفظ ایمان کا بنیادی مقصد یہ قرار پایا۔

''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کی کوشش کرنی ہے''

ہمارا مقصد صرف اور صرف تحفظ ایمان ہے۔ ذکری مذہب کے لوگوں کو ہماری جانب سے دعوتِ ایمان ہے۔ وہ آئیں، توبہ کریں، کلمہ پڑھیں اور خوش عقیدہ مسلمان بن جائیں۔

تحریک تحفظ ایمان کی علماء آگاہی مہم، فتاوی جات، تصدیقات و تائیدات کا حصول اور اب تیسری بڑی اور اہم کاوش اس باطل مذہب کی بیخ کنی کے لئے ایک ضخیم کتاب بنام ''ذکری مذہب کی حقیقت'' کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اب آپ ہمارے ساتھ اتنا تعاون ضرور کیجئے گا کہ اس کتاب کو کم از کم 5 کی تعداد میں خرید کر اپنے علاقے کے علماء اور آئمہ کو تحفتاً پیش کریں تا کہ اس باطل مذہب کے متعلق انہیں بھی آگاہی ہو۔ ان کے پاس بھی ثبوت اور مواد ہو، وہ بھی ہزاروں مسلمانوں کا اس کتاب کے ذریعے ایمان بچائیں۔

آخر میں، میں اپنے تمام معاونین کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے فتاویٰ جات حاصل کرنے اور فتاویٰ جات کی تائیدات اور تصدیقات میں ہماری بھرپور مدد کی۔ اپنا مال خرچ کیا، وقت دیا اور ہر طرح سے ہماری معاونت کی، ورنہ یہ کام اتنا آسان نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کے ذریعے ذکریوں کو ہدایت کی دولت نصیب فرمائے اور دیگر مسلمانوں کو اس باطل مذہب کی شر انگیزیوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین ثم آمین

احقر محمد شہزاد قادری ترابی

سرپرست اعلیٰ تحریک تحفظ ایمان

12 ربیع الاول 1445ھ

بمطابق 29 ستمبر 2023ء

جمعۃ المبارک

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کریم نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء ورسل علیہم السلام بھیجے جو بھٹکی ہوئی انسانیت کو ہدایت کے نور کی طرف لاتے رہے۔ آخر میں رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا۔ حضور ﷺ جو دین لائے، اُس دین کے ماننے والے جہاں بے شمار ہیں، وہاں اُس کو مٹانے والے، اس دین کو نقصان پہنچانے والے، اس دین کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے بھی بے شمار ہیں۔ دین دشمن فتنوں کی صورت میں مختلف ادوار میں سر اُٹھاتے رہے۔

دورِ رسالت میں بھی فتنوں نے سر اٹھانے کی کوشش کی مگر نبی پاک ﷺ کی موجودگی کی وجہ سے وہ ناکام ونامراد رہے۔ پھر سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی فتنوں نے سر اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہوسکے، لیکن جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا، فتنوں نے سر اٹھایا اور وہ کچھ حد تک کامیاب بھی ہوئے۔

دنیا جانتی ہے کہ اسلام کا سب سے پہلا فتنہ مسیلمہ کذاب جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسے کچل دیا۔ دوسرا فتنہ زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کا تھا، اسے بھی سیدنا صدیق اکبر نے کچل دیا۔ تیسرا فتنہ عبداللہ ابن سبا کا تھا جو راگ الاپتا رہا کہ خلافت کے حق دار حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، مگر حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم نے (معاذ اللہ) قبضہ کر لیا۔ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ کے وصی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس قسم کے رافضی عقائد کو اُمّت میں پروان چڑھاتا رہا، حتیٰ کہ اُمّت دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی پھر رفتہ رفتہ فتنوں کا یہ سلسلہ جاری رہا اور اب تک جاری ہے۔ فتنوں کے متعلق قرآن و حدیث میں بھی کئی مقامات پر مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے، چنانچہ چند آیات اور احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

قرآن وحدیث

میں

فتنوں کا ذکر

قرآن مجید میں فتنوں کا ذکر

القرآن: وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً-وَ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

(سورۂ انفال، پارہ 9، آیت 25)

ترجمہ: اور اس فتنے سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی نہیں پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

القرآن: اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

(سورۂ کہف، آیت نمبر 104، پارہ 16)

ترجمہ: وہ لوگ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی، حالانکہ وہ یہ گمان کر رہے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

تفسیر روح البیان جلد 5 صفحہ نمبر 304 پر اس آیت کی تفسیر میں علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی اور عمل باطل ہو گئے حالانکہ وہ اس گمان میں ہیں کہ

وہ اچھا کام کر رہے ہیں جو انہیں آخرت میں نفع دے گا۔

القرآن: وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَا-اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ-لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ وَّ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

(سورۂ بقرہ، پارہ 1، آیت نمبر 114)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکے کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں مسجدوں میں داخل ہونا مناسب نہ تھا مگر ڈرتے ہوئے، ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

امام خازن علیہ الرحمہ تفسیر خازن جلد 1، ص 81 پر اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے ابتدائے اسلام میں حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکا تھا اور صلح حدیبیہ کے وقت اس میں نماز و حج سے منع کیا تھا۔

القرآن: وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ

هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ-وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ-هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

(سورۂ بقرہ، آیت 217، پارہ 2)

ترجمہ: اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے' پھر کافر ہی مرجائے تو اُن لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور وہ دوزخ والے ہیں' وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(مرتد کسے کہتے ہیں؟ مرتد وہ شخص ہے جو دین اسلام سے پھر جائے یا دین اسلام سے ہٹ کر اپنی خود ساختہ شریعت گھڑ لے) ایسے شخص کے تمام اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ مرتد واجب القتل ہے، یعنی شریعت اسلامیہ، حکومت اسلامیہ کو مرتد کے قتل کا حکم دیتی ہے اور جو مرتد ہو کر مرا، وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

احادیث رسول میں فتنوں کا ذکر:

☆ بارش کی قطروں کی مثل فتنے:

☆ حدیث شریف: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ مدینہ منورہ کی ایک چھت پر چڑھے اور پھر فرمایا: جو میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم وہ دیکھ رہے ہو؟ میں فتنوں کو اس طرح نازل ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے تمہارے گھروں میں بارش کے قطرے گرتے ہیں۔ (مسلم شریف، حدیث نمبر 7115، بخاری شریف حدیث نمبر 1779، مسند احمد، حدیث نمبر 21796، مستدرک للحاکم حدیث نمبر 8549)

☆ عجیب وغریب فتنہ:

☆ حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ایسے فتنے پیدا ہوں گے کہ سونے والا شخص جاگنے والے شخص سے بہتر ہوگا اور اس فتنے میں جاگنے والا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اس فتنے میں کھڑا ہوا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا تو جس شخص کو (اس فتنے سے بچنے کے لئے) پناہ گاہ مل جائے، وہ پناہ

حاصل کرلے۔ (مسلم شریف، حدیث 7119، کتاب الفتن)

☆قیامت تک آنے والے ہر فتنے سے واقفیت:

☆حدیث شریف: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں اب سے لے کر قیامت تک آنے والے ہر فتنے کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ واقفیت رکھتا ہوں اور وہ بھی اس وجہ سے کہ حضور ﷺ نے اس بارے میں مجھے بطور خاص وہ باتیں بتائی ہیں جو آپ نے میرے علاوہ کسی اور کو نہیں بتائی ہیں۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ ایک محفل میں فتنوں کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے، میں بھی اس میں موجود تھا۔ آپ نے فتنوں کو گنواتے ہوئے فرمایا کہ ان میں تین فتنے ایسے ہوں گے جو کچھ نہیں چھوڑیں گے اور ان میں سے بعض فتنے گرمی کے موسم کی ہوا (لُو) کی طرح ہوں گے۔ ان میں سے بعض چھوٹے ہوں گے اور بعض بڑے ہوں گے پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اس مجلس کے شرکاء میں میرے علاوہ تمام حضرات انتقال کر چکے ہیں۔

(مسلم شریف، حدیث نمبر 7132)

☆مشرق کی طرف سے فتنہ اٹھے گا:

☆حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے

ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا رخ اس وقت مشرق کی طرف تھا۔ جب حضرت ابن عمر نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ خبردار! فتنہ اس طرف ہوگا خبردار! فتنہ اس طرف ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔ (مسلم شریف، حدیث نمبر 7162، بخاری شریف، حدیث نمبر 2937، ترمذی حدیث 2268، صحیح ابن حبان، حدیث 6648)

☆ دنیاوی مال کی خاطر دین کا سودا:

☆ حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی مثل فتنہ بپا ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو (اس فتنہ میں) ایک شخص صبح کو مسلمان ہوگا، شام کو کافر ہوگا، شام کو مومن ہوگا، صبح کو کافر ہوگا۔ لوگ دنیاوی عزوجاہ کی خاطر دین کا سودا کریں گے۔ (ترمذی (مترجم) جلد 2، ابواب الفتن، حدیث نمبر 73، ص 47، مطبوعہ فرید بک لاہور)

اس وقت ملت اسلامیہ ذہنی خلجان کی وجہ سے مختلف فرقوں میں بٹی ہوئی ہے اور مزید بٹتی جارہی ہے۔ نئے نئے فتنوں میں اُمّت مسلمہ جکڑی ہوئی ہے۔ شیطان اپنے ان ہی فتنہ پرور دوستوں میں سے نئی نئی جماعتیں تیار کرتا رہتا ہے۔ سواد اعظم مذہب مہذب اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی مسلک کے علاوہ تمام ہی فرقے گمراہ اور بے دین ہیں۔ یہ بات میں اس

لئے لکھ رہا ہوں کہ ہر فرقہ کسی نہ کسی نیک ہستی کی شان میں بکواس کرتا ہے، ہر فرقہ بے ادب اور گستاخ ہے۔

انہی فرقوں میں ایک فرقہ ''ذکری'' ہے جو کہ ارکان اسلام مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کا انکار کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ ختم نبوت کے بھی منکر ہیں۔ یہ فرقہ سب سے زیادہ بلوچستان میں پایا جاتا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں وہاں ذکری پائے جاتے ہیں اور عوام کے اندر خلط ملط ہیں۔ اس وقت اس فتنے کی سرکوبی بہت ضروری ہے لہٰذا آگے اس کے متعلق بہت معلومات پیش کی جائیں گی۔

ذکری فرقے
کا تعارف

ذکری فرقے کا تعارف

ذکری فرقے کو ''ذگری'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ صرف بلوچ قوم تک محدود تھا مگر اب دیگر اقوام بھی اس فرقے میں شامل ہو رہے ہیں۔ ذکری تحریرات کے مطابق اس فرقے کے بانی ملا محمد اٹکی کا ظہور 977ھ بمطابق 1569ء میں ہوا۔ (قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی ص 153، حصہ منظوم) ملا محمد اٹکی کا ظہور ابتداً اٹک (کیمبل پور) میں ہوا۔ (حقیقت نور پاک و سفر نامہ مہدی ص 7)

ذکریوں کی مشہور قلمی کتاب ''سیر جہانی'' کے بموجب محمد اٹکی نے دنیا کے اطراف واکناف میں کافی چکر لگایا مگر کہیں اس کی پذیرائی نہ ہوئی۔ کہیں ایک آدھ ہمنوا مل گیا، ورنہ کچھ نہیں۔ بالآخر کیچ مکران میں دین سے ناواقفیت کی بناء پر اس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ علاقہ مذکورہ میں اہل علم نہیں تھے۔ جلد ہی اس کو ایک قوم ملی۔ ملا محمد اٹکی، مہدی، نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرنے کے کچھ عرصہ بعد روپوش ہو گیا اور اس طرح ذکری مذہب وجود میں آ گیا۔ اس کے روپوش ہونے کی تاریخ 1029ھ ہے۔

(قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی، ص 154)

ملا محمد اٹکی نے اس عرصہ میں پہلے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا، پھر نبی اور رسول پھر خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ شریعت محمدی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم) اب منسوخ ہو چکی ہے۔ چنانچہ نماز، روزہ، رمضان اور حج بیت اللہ کی فرضیت کے خاتمہ کا اعلان کر دیا۔ زکوٰۃ کو ایک ترمیم کے ساتھ بحال رکھا اور اس کا مصرف مذہبی پیشواؤں کو قرار دیا خواہ وہ کیسے ہی مالدار کیوں نہ ہوں۔ کوہ مراد کو مقام محمود قرار دیا جس کی اب ہر سال حج و زیارت کی جاتی ہے۔

چنانچہ ہر سال ذکری لوگ حج کے لئے کوہ مراد تربت چلے جاتے ہیں۔آب زمزم کے نام سے پاک پانی کو متعارف کرایا۔صفاومروہ، عرفات، کوہ امام، مسجد طوبیٰ اور اس قسم کی بہت سی چیزیں اپنے جاہل ماننے والوں میں رائج کردیں جو تاحال قائم ہیں۔
جب سے اب تک اس مذہب نے عروج وزوال کے بہت سے ادوار دیکھے ہیں۔

ذکری فرقے کے چند کفریہ عقائد

ذکری فرقہ کے عقائد ونظریات کا خلاصہ یہ ہے:

ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے۔وہ محمد اٹکی کو مہدی، رسول، نبی، خاتم المرسلین، خاتم النبیین اور اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا مانتے ہیں اور کلمہ بھی اس کے نام کا پڑھتے ہیں۔مہدی اٹکی کے منکرین کو کافر سمجھتے ہیں۔قرآن مجید کی تاویل وتشریح کے لئے مہدی اٹکی کے قول کو معتبر مانتے ہیں۔قرآن کریم کی جن آیات میں لفظ ''محمد'' آیا ہے، یا آنحضرت ﷺ کو خطاب کیا گیا ہے، اس سے مراد محمد اٹکی لیتے ہیں۔دیگر انبیاء کی توہین کر کے محمد اٹکی کو سب سے افضل سمجھتے ہیں۔کوہ مراد (تربت) کو مقام محمود سمجھتے ہیں۔اور ہر سال اسی کا حج کرتے ہیں۔تمام ارکان اسلام کے منکر ہیں، بالخصوص نماز کو موجب کفر وگناہ سمجھتے ہیں وغیرہ۔

اس سلسلے میں بعض حوالہ جات ذکریوں کی اپنی کتابوں سے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے

ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے جدا ہے۔وہ چند طریقوں سے کلمہ پڑھتے ہیں۔ان کی قبروں پر جو کتبے لگے ہیں، ان پر ان کا اپنا کلمہ لکھا ہوا ہے۔ان کے چند

کلمے یوں ہیں۔

1۔ لا الٰہ الا اللہ نور پاک نور محمد مھدی رسول اللہ

2۔ لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد مھدی رسول اللہ صادق الوعد الامین

(ذکر وحدت ص 16,17,18، وغیرہ، نور تجلی ص 122,118، ذکر الٰہی ص 11,10، وغیرہ)

3۔ ذکریوں کی کتاب ''ذکر توحید'' ص 47 میں ذکریوں کا کلمہ یوں درج کیا گیا ہے۔

لا الٰہ الا اللہ نور محمد مھدی رسول اللہ صادق الوعد الامین

سفر نامہ مہدی از شیخ عزیز لاری ص 4 میں اس کو کلمہ طیبہ کہا گیا ہے۔

ذکریوں کے ان تمام کلموں میں قدر مشترک نور محمد مہدی رسول اللہ ہے جس میں محمد مہدی کو رسول اللہ کہا گیا ہے جبکہ اسلام کے کلمہ میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کفر ہے۔

ملاحظہ...... واضح رہے کہ ذکری جہاں نور محمد یا محمد مہدی کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اس سے ان کی مراد محمد اٹکی ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ نور تجلی، ص 60,59 میں لکھا ہے کہ ''جس کو مہدیٔ موعود یا مہدی آخر الزماں کہتے ہیں، وہ محمد عربی ﷺ کی ہجرت سے ایک ہزار سال بعد میں پیدا ہوگا'' نیز اسی کتاب کے ص 62 میں لکھا ہے کہ ''جس کو روح محمدی بولتے ہیں، اس سے نور محمد مہدی مراد ہیں نہ کہ کوئی اور''

ذکریوں کی بنیادی کتاب ''نورِ تجلی'' کا ٹائٹل عکس
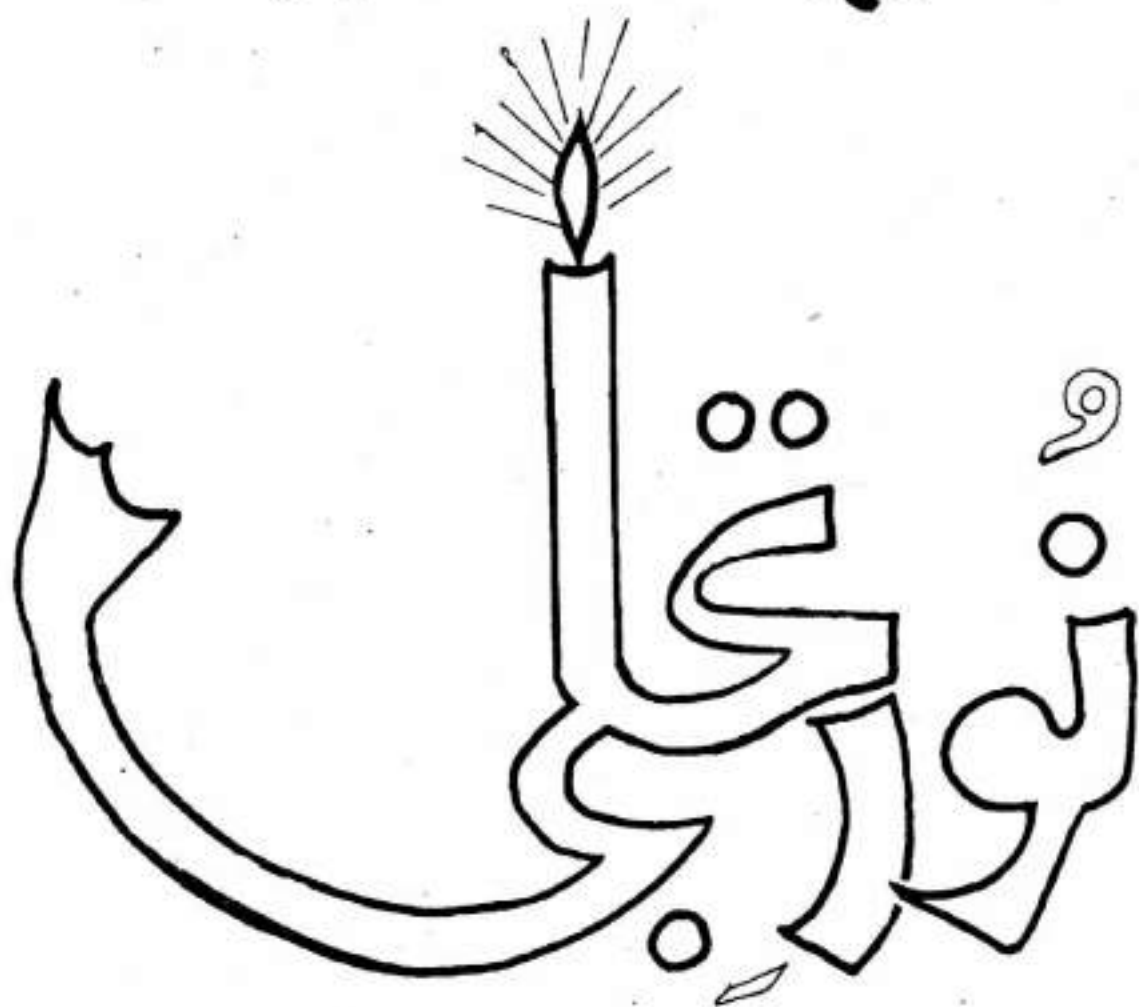
ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے

اصطلاح

۱۔ لاخوان ۔ لاخوان کو پیش لایا پیش ذکر کہا جاتا ہے۔ نیت باندھنے کے بعد ذکر کا آغاز لا الٰہ الا اللہ سے کرتا ہے باقی حضرات جو مجلس ذکر میں شریک ہیں لا الٰہ الا اللہ کا ذکر پیش لا کے ساتھ شروع کرتے ہیں۔

(گریہ آواز پر لطف اور عاجزانہ ہو)

۲۔ دوسرا ایک شخص (دعا خوان) جو صلوٰۃ ذکر کا پابند ہو اور قرآنی دعائیں صحیح پڑھنا جانتا ہو بحیثیت دعا خوان قرآنی دعائیں صحیح پڑھتا ہے۔ جو کہ ہر ذکر تسبیح کے بعد دعائیں پڑھی جاتی ہیں اور یہ سب دعائیں ہر وہ آیات دعا جو ربنا سے شروع ہوتی ہے پڑھتے ہیں ہر تسبیح ذکر پندرہ مرتبہ لا الہ الا اللہ کا ہوتا ہے۔

کلمہ : لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین ؐ

ذکر کی قسمیں :۔ ذکر کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں

تشریح

۱۔ ذکر چار تسبیح

یہ ذکر ظہر اور عشاء کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ جس میں ذکر لا الہ الا اللہ چار مرتبہ اور ہر مرتبہ کا پندرہ بار اس ذکر چار تسبیح میں حسبی، اللہ، جل اللہ اور دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ سجدہ کی دعا نہیں پڑھی جاتی۔ اس لیے سجدہ نہیں ہوتا یہ ذکر، ذکر شش تسبیح سے زیادہ مختصر ہے۔

ذکری، محمد اٹکی کو رسول، نبی، آخر الزماں، خاتم المرسلین اور خاتم النبیین مانتے ہیں

ذکری ملا محمد اٹکی کو مہدی، نبی آخر الزماں اور تمام انبیاء کا سردار مانتے ہیں۔ چنانچہ شیخ عزیز لاری لکھتے ہیں:

''و نعت در شان حضرت سید المرسلین نور محمد مہدی اول و آخرین، ہادی برگزین نور رب العالمین'' (سفر نامہ مہدی ص 3)

ترجمہ...... حضرت سید المرسلین نور محمد مہدی کی شان کے بیان میں جو کہ اولین و آخرین ہے، اور برگزیدہ ہادی ہے، رب العالمین کا نور ہے۔

قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی میں ہے:

''موسیٰ گفت یا رب! بعد از مہدی رسولے دیگر پیدا کنی یا نہ؟ حق تعالیٰ گفت اے موسیٰ! بعد از مہدی پیغمبری دیگر نیافریدم، نور اولین و آخرین ہمیں است کہ پیدا خواہم کرد'' (قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی، ص 117)

ترجمہ...... موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یا رب! مہدی کے بعد کوئی دوسرا پیغمبر پیدا کروگے یا نہیں؟ تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! مہدی کے بعد کوئی دوسرا پیغمبر میں نے پیدا نہیں کیا، نور اولین و آخرین یہی ہے کہ میں پیدا کروں گا۔

ذکری رہنما ملا محمد اسحٰق درازئی نے مہدی کے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''تاویل قرآن، نبی تمام، سید امام، مرسل ختم، رفیع الاکرام، نور محمد مہدی اول آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام'' (ذکر الٰہی ص 29، مطبوعہ 1956)

ترجمہ: قرآن کی تاویل کرنے والا ہے، آخری نبی ہے، اماموں کا سید ہے اور خاتم النبی ہے، نور محمد مہدی اول آخرالزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ ترجمہ خود مولف کتاب نے کیا ہے جس کی ذمہ داری خود مولف کتاب ذکری رہنما پر ہے۔

یہی الفاظ بغیر ترجمہ کے ''ذکر توحید'' ص 46 میں بھی درج ہیں۔ نیز یہ عبارت نور تجلی ص 121 میں بھی درج ہے۔

نور تجلی ص 68 میں ہے۔

رسولی کہ بر جملہ را سرور است
امین خدا تاج پیغمبر است
رسول خدا خواجہ ہر چہ است
زہروی ایں جملہ رانقش بست

(نور تجلی، ص 68)

ترجمہ: وہ رسول جو تمام رسولوں کا سردار ہے۔ خدا کا امین پیغمبروں کا تاج ہے۔ رسول خدا دو جہاں کا آقا ہے۔ اسی کی خاطر ساری کائنات کا نقش قائم ہوا۔

آگے لکھتے ہیں کہ:

توئی خاتم جملہ پیغمبراں
توئی تاجدار ہمہ سروراں
تو بودی پیغمبر بحق الیقین
کہ آدم نہاں بود در ماء وطین

(نور تجلی ص 69)

ترجمہ: یعنی تو ہی تمام پیغمبروں کا خاتم ہے اور تو ہی تمام سرداروں کا تاجدار ہے۔ بحق

الیقین تم تو اس وقت سے پیغمبر تھے جبکہ آدم علیہ السلام بین الماء والطین تھے (یعنی ابھی پیدا ابھی نہیں ہوئے تھے)

آگے مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

همه انبیاء را بتو افتخار
توئی بندۂ خاص پروردگار

(نور تجلی ص 171)

ترجمہ: تمام انبیاء کو تم پر فخر ہے کہ تو پروردگار کا خاص بندہ ہے۔

صاحب ''درصدف'' کے اشعار ''نور ہدایت'' میں زیر عنوان ''نعت درشان حضرت محمد مہدی علیہ السلام یوں نقل کئے ہیں کہ:

امام رسل پیشوائی سبل
همه ہچو برگ است او ہمچو گل

(نور ہدایت، ص 179)

ترجمہ: پیغمبروں کے امام اور راہ راست کے پیشوا ہیں، دوسرے سب پتے کی مثل ہیں اور وہ پھول کی مانند ہیں۔

ان کے علاوہ ذکریوں کی منجملہ دیگر کتب کے درج ذیل کتابوں میں بھی محمد اٹکی کی پیغمبری کا دعویٰ اور ان پر ختم نبوت وختم رسالت کا دعویٰ درج ہے۔ نیز نبی کریم ﷺ پر ختم نبوت کا ضمناً...... انکار بھی ہے جن میں سے بعض کتب یہ ہیں:

ثنائے مہدی ص 9, 7, 10، قلمی سیر جہانی ص 146, 147, 166, 167, 59، فرمودات مہدی ص 2 وغیرہ۔

ذکریوں کی بنیادی کتاب ''نورِ تجلی'' کا ٹائٹل عکس
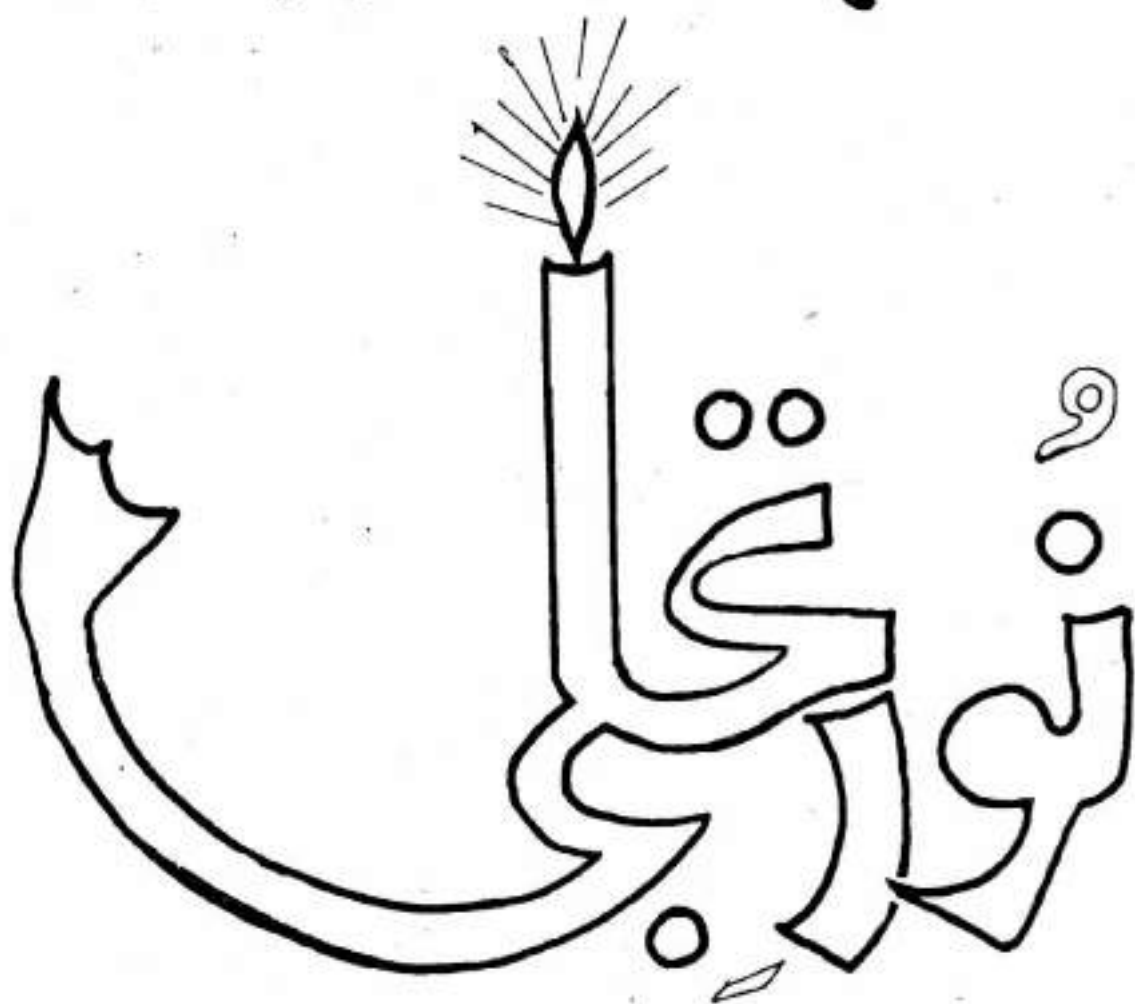
جی ایس بجارانی بزنجو - لیسنی

اپنے گرو کو سب رسولوں کا سردار اور خدا کا امین قرار دیا

چوں خواہی تو تاریخ ایں منقبت

جواز ہجرش سبع الف و مائتہ

درفشاں ۱۱۰۰ھ

نعت مہدی موعودؑ

زبعد سپاس بلا انتقیاس	کہ پروردگار است بر جملہ ناس
تو اے طوطی نطق در جلوہ آی	زباں را بتوصیف مہدی کشای
تو اے بلبل روح پرواز کن	بجوش زجان قصہ آغاز کن
سماعی کن و برفراز آشیاں	بگو نعت مہدی صاحب زماں
بنوعی کہ گردوں بجوش آوری	زمی چرخ را در خروش آوری
رسولی کہ بر جملہ را سرور است	امین خدا تاج پیغمبر است
رسول خدا خواجہ ہر چہ است	زمہر وی ایں جملہ را نقش بست
توئی مہر سیما از والضحیٰ	تو عنبر آسا و میل سجیٰ
نکردہ زراعت بکل خدا	ترا آخرت بہتر است ذیں مرا
خدایت دہر زود گنج وعطاء	بنوعیکہ طبعت نماید رضا
ہمہ ہستی کاں جود از تو یافت	ہمہ کالبد او وجود از تو یافت
وجود عدم یافت از تو حیات	زطوفاں نجی اللہ از تو نجات
خلیل از جواہر فروشان تو	کلیم اللہ از بادہ نوشان تو
مسیحا جاز فروشان تو	ازاں روح و جسم مشروہ بہار

اپنے گرو کو تمام پیغمبروں کا خاتم اور سرداروں کا تاجدار قرار دیا

سر آن شاہ را دولت سرمد است / طفیل قطب خانہ احمد است

بود بحر از برکتت قطرہ / ہمان مہر از مقدمت ذرّہ

زمین و زمان ہمین و مکان / ہمہ سر نہادند بدین آستان

ہمہ چاکر خیل احشام تو / زر جملہ را سکہ از نام تو

توئی خاتم جملہ پیغمبران / توئی تاجدار ہمہ سروران

ز عنقای قاضی بقرب الہ / توئی شاہباز ہمان بارگاہ

بہ بحر کرامت تو آن گوہری / کہ چند آنکہ وصفت کنم برتری

عبیری تو در مجمع ایزدی / ثریا توئی از معدن سرمدی

تو بودی پیمبر بحق الیقین / کہ آدم نہان بود در ماء و طین

بانگشت و فرق تو تاج و نگین / چہ زیبا فتاد ست ای شمع دین

بنور خلائق چو بستافتند / ز ظلمت راہ راستی یافتند

توئی واسطہ چون بنور الہ / ہمہ پا نہند سوی راہ

کسی کو متابع شود مر ترا / سرافراز باشد بہر دو سرا

ز فرمان تو سر کشد گر کسی / نہ بیند رہ رحمت حق بسی

ہر آن نقش کان دست قدرت نہاد / ہر آن تاج بر فرق پاکان نہاد

ز نقشی چو نقش تو نیکو فتاد / ز تاجی چو تاج تو زیبا نہاد

ز شکل تو در طبع عنصر نمود / ز مثل تو آمد ز دریائے جود

اول نقطہ کان ز نوک قلم / چکیدہ است بعالم ز کتم عدم

بدان نور پاک تو ای سرفراز / بہشتی تو عبگی و انیاز

چو شد نور منظور در تو وجود / عیان گشت از غیب جمع شہود

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ جس مہدی کا انتظار تھا، وہ وہی ہے جو آ گیا ہے

ذکری کتاب ثنائے مہدی میں ان لوگوں کو منکرین کا نام دیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مہدی ابھی تک نہیں آیا۔ لکھتے ہیں۔

چشم امید از عقب دارند اہل منکران
تاجداراں جملہ شاہان مہدی صاحب زمان

(ثنائے مہدی ص 10)

ترجمہ: مہدی کے منکر، اب بھی امید رکھتے ہیں کہ مہدی آئے گا۔ حالانکہ تمام بادشاہوں کا سردار مہدی تو آ گیا ہے۔

قلمی ابیات شے محمد قصرقندی ص 156، ذکر وحدت ص 11، قلمی نسخہ سیر جہانی ص 44 اور دیگر کتب ذکریہ میں اس عقیدے کا برملا اظہار کیا گیا ہے۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کی تاویل وتفسیر کے لئے نور محمد مہدی کا قول معتبر ہے

ذکری عقیدہ کے مطابق قرآن مجید ان کے پیغمبر محمد مہدی اٹکی پر نازل ہوا ہے۔ وہ کبھی اس کا نام "برہان" بھی رکھتے ہیں۔ البتہ ان کا عقیدہ ہے کہ قرآن رسول عربی ﷺ کے واسطے سے نازل ہوا ہے جس کی تاویل وتشریح کے لئے مہدی اٹکی کا قول ہی معتبر ہے۔ وہ مہدی اٹکی کی صفات میں سے ایک صفت "تاویل قرآن" بھی بیان کرتے ہیں۔

ذکریوں کی بعض کتابوں میں اس کی کتاب کا نام "کنز الاسرار" بھی آیا ہے۔ نیز ذکری رہنما یہ بھی لکھتے ہیں کہ فرقان (یعنی قرآن) چالیس اجزاء پر مشتمل تھا جن میں سے

دس اجزاء مہدی نے منتخب کر لئے اور یہی اہل وطن کا دستور العمل ہے۔ باقی تیس اجزاء اہل ظاہر کیلئے چھوڑ دیئے گئے۔ چنانچہ مشہور ذکری رہنما ملا مزار عومرانی نے سفرنامہ مہدی کے ترجمہ میں لکھا ہے:

''فرقان حمید چالیس اجزاء پر مشتمل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ جس قدر آپ چاہیں، فرقان حمید سے لے سکتے ہیں۔ پس میں نے دس جزء جو کہ اسرار خداوندی تھے، نکالے۔ یہ دس اجزاء قرآن مجید کے مغز تھے۔

من ز قرآن مغز رابرداشتم
استخوان پیش سگاں بگذاشتم

(میں نے قرآن کا مغز نکال لیا۔ اور ہڈیاں کتوں کے آگے چھوڑ دیں۔ ترجمہ از ناقل) بقایا تیس پارے اہل ظاہر کے لئے چھوڑ دیئے۔ اور وہ دس پارے خاصان خدا کے لئے ہیں۔ جنہیں برہان کہا جاتا ہے۔ برہان کو کنز الاسرار بھی کہتے ہیں۔ تیس پاروں کی تحویل (تاویل) سید محمد جونپوری کی زبان سے ظاہر ہوئی ہے۔ ''کنز الاسرار میرے خاص اُمتیوں کے پاس ہوگی'' (حقیقت نور پاک وسفرنامہ مہدی ص 5,4)

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ مقام محمود سے مراد ''کوہ مراد'' ہے

قرآن کریم کی آیت **عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً** سے مراد ذکریوں کے نزدیک تربت مکران کا وہ پہاڑ ہے جس کا ہر سال وہ طواف وحج کرتے ہیں، جس کا نام کوہ مراد ہے۔ اس کی تصریح ذکری رہنما جی ایس بجارانی نے اپنی کتاب ''نور تجلی'' میں کی ہے۔ انہیں کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

زیارت کوہ مراد

یہ مقدس جگہ مقام محمود ہے۔اس لئے ذکری عقائد کی بنیاد پر مقام محمود کی زیارت کرنا فرض اور لازمی ہے۔ کیونکہ مقام محمود کبریٰ کی جگہ ہے۔ چند علماء دین کا خیال ہے کہ مقام محمود چوتھے آسمان پر ہے۔ یہ مقام جبکہ شفاعت کبریٰ کی جگہ ہے، بھلا کوئی بتائے کہ آسمان پر کون انسان جا سکتا ہے، اس لئے ہمارے عقائد کی رو سے مقام محمود یہی ہے۔

(نور تجلی ص 41)

واضح رہے کہ آیت مذکورہ میں واضح طور پر رسول اکرم ﷺ کو خطاب ہے مگر ذکری اس سے مراد محمد اٹکی اور مقام محمود سے مراد کوہ مراد لے رہے ہیں۔

ذکریوں کی بنیادی کتاب "نورِ تجلی" کا ٹائٹل عکس
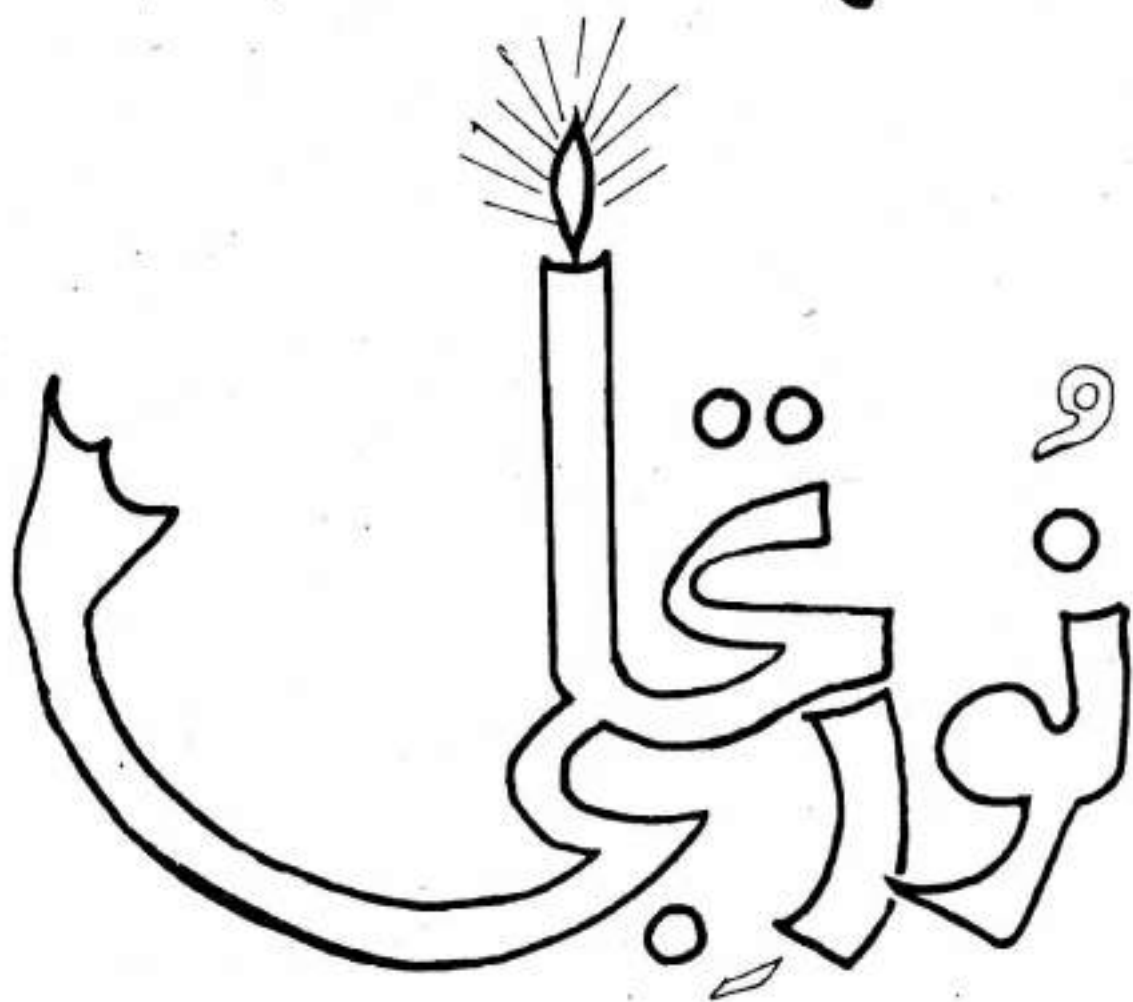
جی ایس بجارانی بزنجو - لیسنی

ذکریوں کی زیارت گاہ کوہ مراد جسے مقام محمود قرار دیا گیا ہے

۳۱

والوں کو ذکری فرقے میں اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

بیعت :۔ ہر بالغ ذکری فرد پر چاہے وہ مرد ہو یا عورت لازم ہے۔ بیعت کو ذکریوں میں توبہ سے کہا جاتا ہے ہمارے ہاں بیعت کرنا لازمی ہے۔ بقول رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

من مات ولیس فی عنقہ بیعتہ ومات میتۃ الجاھلیۃ

یعنی جو کوئی مرا اور اسکی گردن میں بیعت (کا طوق) نہیں تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا

زیارت کوہ مراد :۔ یہ مقدس جگہ مقام محمود ہے اسلیے ذکری عقائد کی بنیاد پر مقام محمود کی زیارت کرنا فرض اور لازمی ہے کیونکہ مقام محمود شفاعت کبریٰ کی جگہ ہے چند ملایان دین کا خیال ہے کہ مقام محمود چوتھے آسمان پے ہے۔ یہ مقام جبکہ شفاعت کبریٰ کی جگہ ہے بھلا کوئی بتائے کہ چوتھے آسمان پر کون انسان جا سکتا ہے اسلیے ہمارے عقائد کی رو سے مقام محمود یہی ہے۔

چوگان :۔

چوگان ہمیشہ بزرگ راتوں مثلاً شب برات، شب لیلۃ القدر، شب ہم ذوالحج اور دیگر خاص موقعوں پر ایک دائرہ بنا کر تمام رات اللہ تعالیٰ کا ذکر ثنائے نور محمدی مہدی کی شان میں قصیدے گاتے ہیں یہ سلسلہ قلندرانہ ہے اس کے دیدار کے عاشق مست و مدہوش ہو کر چوگان کرتے ہیں قلندر لعل شہباز نے اس بارے میں یوں فرمایا ہے سہ میری زندگی میں بہار آئی تو میری گلشن ہوئی آباد۔ بھلا کس سمت سے چوگان کی صدا آتی ہے دیکھو

سرور

عام لوگ کوہ مراد پکارتے ہیں۔ حالانکہ لفظ کوہ مراد نہیں۔ بلکہ کوہ مراد ہے جس کے معنی ہیں مرادوں کی گلی یا بازار۔ یعنی جو بھی شخص اس بازار میں آئے جو کہ مرادوں کا بازار ہے یقیناً اسے مرادیں خریدنا پڑیں گی یا مرادیں مانگنا پڑیں گی۔

نوٹ :۔ لفظ دراصل کوہ ہے مگر لفظ بلوچی میں کوہ یا کوہ مراد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ کوہ کے معنی بازار یا گلی۔

ذکریوں کی بنیادی کتاب ''نورِ تجلی'' کا ٹائٹل عکس
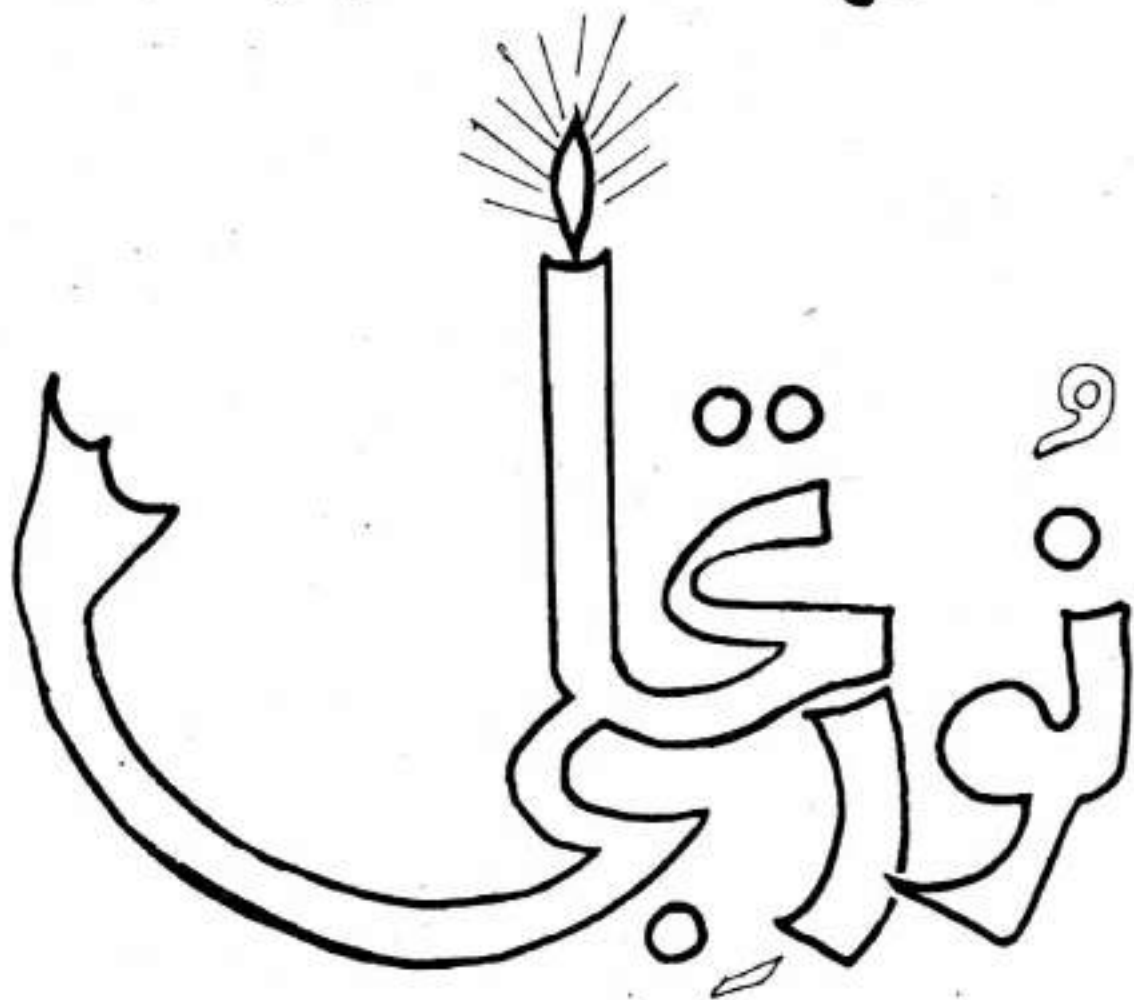
جی ایس بجارانی بزنجو - لیسنی

ذکریوں کی کوئی نماز نہیں، ذکر ہی انکے عقیدے کی بنیاد ہے

۱۰۶

ھمارا صلوٰۃ

ومن یعش عن ذکری الرحمٰن نقیض له شیطاناً
فهو له قرین ۰

ترجمہ:
جو شخص خدائے رحمن کے ذکر سے اندھا ہوجاتا ہے تو ہم اس کے لیے ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں پس وہی اس کا ہم نشین ہوتا ہے۔

شعر

بندہ آمد از برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

وذکر فان ذکر تنفع المومنین وما خلقت الجن والانس الا
لیعبدون ۵۔

ترجمہ: ذکر پڑھو ذکر مومنوں کو فائدہ پہنچاتا ہے میں نے جن اور انسان کو صرف بندگی کے لیے پیدا کیا۔

اب ذیل میں ذاکرین کا ذکر خداوندی تفصیذ بیان کیا جاتا ہے۔

ذکری فرقے کی کتاب "الصلوٰۃ الذاکرین" کا ٹائٹل

اَلصَّلوٰۃُ الذّٰاکرِین

(ماخوذ تعالیم ذکر وحدت)

ترتیب وتدوین: سید شیخ عبدالقادر

معاونت: سید عیسیٰ نوری

ذکری فرقے کی کتاب ''الصلوٰۃ الذاکرین'' کا دوسرا ٹائٹل عکس

کمپوزر ڈیزائنگ و کمپوزنگ: سید جنید قادر شیخانزئی

طباعت: گنج پرنٹرز: دھوبی گلی مین بازار، تربت

طبع اول: 6 اکتوبر 2006

ناشر: الذاکرین ویلفیئر فاؤنڈیشن، شیخانی بازار، تربت

ذکری فرقے کے لوگ یہ کلمہ بھی پڑھتے ہیں

"لا الہ الا اللہ مہدی مراد اللہ"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلَٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

سبحانک ماعرفناک حق معرفتک سبحانک ماحمدناک حق حمدک سبحانک ماعبدناک حق عبادتک سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ہ وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رحمۃ للعلمین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ہ

لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ   لا الہ الا اللہ نوح نجی اللہ

لا الہ الا اللہ ابراھیم خلیل اللہ   لا الہ الا اللہ اسمعیل ذبیح اللہ

لا الہ الا اللہ موسی کلیم اللہ   لا الہ الا اللہ داود خلیفۃ اللہ

لا الہ الا اللہ عیسی روح اللہ   لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لا الہ الا اللہ مہدی مراد اللہ

ذکری فرقے کی مستند کتاب ''ذکر الٰہی'' کا ٹائٹل عکس

ذکری فرقے کی مستند کتاب ''ذکر الہٰی'' کا ٹائٹل بیک عکس

﴿ 48 ﴾

☆تمت بالخیر☆

نام کتاب	ذکر الہٰی
مرتب کردہ	محمد اسحاق دُرازئی
سال اشاعت	سنہ 2004ء
تعداد	500
تعداد صفحات	48
طبع	دوئم
سرورق و کمپوزنگ	محمد ذاکر۔ ارسلان
ہدیہ	30 روپے
ناشر	عدنان درازئی
	سنگولین لیاری کراچی

ملنے کا پتہ

۱۔ جان ویڈیو سلیمان بروہی روڈ سنگولین لیاری ٹاؤن کراچی

۲۔ بلوچ برادرز شاپ نمبر 3 آل پاکستان مسلم ذکری انجمن بلڈنگ شاہ عبداللطیف بھٹائی روڈ لیاری کراچی۔

ذکری نماز کے منکر ہیں، نماز کی جگہ ذکر کی یوں نیت کرتے ہیں

﴿ 14 ﴾

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی
وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَ صِفَاتِہٖ وَ قَبِلْتُ
جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ ۰
اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۰
فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ۰
بحق اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ ؕ اللّٰہ اکبر

نیت کردم ذکر (جو بھی تسبیح ہو، مثلاً چار، شش وغیرہ) بہ وقت (جو بھی وقت ہو) ذکر اللہ اکبر
روآوردم بجانب کعبہ رب جلیل افضل ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ
اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ

تہلیل اول لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (پندرہ یا تیرہ مرتبہ پڑھے)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ نُوْرِ پَاكْ نُوْرِ مُحَمَّدٌ
مَھْدِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْنُ ۰

ذکری نماز کے منکر ہیں، نماز کی جگہ ذکر میں یوں نیت کرتے ہیں

(15)

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر۔

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنے صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔

اور تمہارا معبود یکتا معبود ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۶۳)

سو مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۲)

بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین بخش اپنی رحمت سے اے زیادہ رحم کرنے والے رحم کرنے والوں سے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

← نیت کرتا ہوں ذکر (جو بھی تسبیح ہو) وقت (جو بھی وقت ہو) ذکر اللہ اکبر، میں نے اپنا چہرہ خانہ کعبہ رب جلیل کی طرف کیا ہے۔ سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔

تہلیل اول۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، برحق ہے، ظاہر ہے، نور پاک نور محمد ہدایت کرنے والے اللہ کے رسول ہیں، جو وعدے کے سچے اور امانت دار ہیں۔

ذکریوں کے نزدیک نماز کا بدل ذکر ہے، عظیم اسلامی رکن نماز کا انکار کر کے وہ اپنا خودساختہ دین بنا کر ذکر سے پہلے نماز کی سی نیت کرتے ہیں

﴿ 12 ﴾

جب ذکری حضرات ذکرِ صلوٰۃ کے لئے بیٹھتے ہیں تو امام صاحب (دعا خوان) کی اجازت سے لاخوان یعنی تہلیل و تسبیح شروع کرنے والے سے کہتے ہیں کہ ذکرِ صلوٰۃ کی نیت کریں۔ نیت میں مندرجہ ذیل آیات پڑھے جاتے ہیں۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآ لِّيْنَ ۝ اٰمِيْن

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ

ذکری فرقے کی کتاب "میں ذکری ہوں" کا ٹائٹل عکس

جلد اول

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں ذکری ہوں

مرتبہ

خادم الملت

مولوی فقیر محمد۔ سندھی

ملنے کا پتہ

آل پاکستان مسلم ذکری انجمن

ذکری ماہ رمضان کے روزے کا انکار کر کے ایام بیض کا روزہ رکھتے ہیں

کسی نے سوال کیا حضور اکرم صلعم سے دوشنبہ (پیر) کے روزے کیلئے آپ نے فرمایا کہ اس دن میں پیدا ہوا اور اس دن مجھ پر وحی آئی یہ شکرانہ ہے حضرت صلعم کے پیدائش کا اور شریعت کے آنے کا۔

(کتاب تنبیہ الغافلین صفحہ ۱۴۸، وحاشیہ بخاری پ ۸۔ اور کتاب نسائی اور ابوداؤد اور ترمذی میں ہے کہ حضور انور صلعم خود روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں میں اس لئے روزہ رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت اٹھایا جائے جب میں روزہ دار ہو جاؤں۔ ف۔ میرے دوستو روایت کو دیکھا اگر حضور صلعم سے محبت رکھتے ہو تو دوشنبہ کا روزہ رکھو ہم لوگ کوئی دوشنبہ ضائع نہیں کرتے کیوں کہ اعمال دوشنبہ کے دن پیش کئے جاتے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ روزے کی حالت میں ہمارے اعمال پیش ہو جائیں۔ آمین ثم آمین۔

۲۔ ایام بیض

یعنی تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ تاریخ ہر ماہ میں روایت ہے کہ یہ روزے حضرت آدم کے لئے حکم ہوا تھا جب خداوند کریم نے آدم علیہ السلام کو رحمت سے نوازا اور حضرت آدم کا رنگ تین سو سال رونے سے سیاہ ہو گیا تھا بارہ تاریخ کو وحی ہوئی آدم نے عرض کیا کہ میں کیا کروں میرا رنگ سیاہ ہو گیا تو حکم ملا تیرہ تاریخ کا روزہ رکھو جب روزہ رکھا تو پیشانی سفید ہو گئی اور پھر چودہ کا حکم ہوا اور آدم نے روزہ رکھا تو کمر تک سفید ہو گیا پھر حکم ہوا کہ پندرہ تاریخ کا روزہ رکھو حضرت آدم نے رکھا تو سارا بدن سفید ہو گیا گناہ تمام خداوند کریم نے اپنی رحمت سے بخشدیئے (کتاب غنیۃ الطالبین مولف شیخ عبد القادر بغدادی) اور حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ تیرہ چودہ اور پندرہ کا روزہ رکھو تمہارے

ماہ رمضان کے فرض روزوں کی جگہ دوشنبہ کا روزہ ہر ماہ میں رکھتے ہیں

لنور پاک نور محمد مصطفیٰ سِرُّ المکنُونِ اللہ۔
اور اس کے بعد دعا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَام ساری پڑھی جاتی ہے اور
اس کے بعد السلام علیکم کر کے ذکر کو ختم کیا جاتا ہے۔

ف۔ میرے برادران میں نے اپنے ذکر کا حال آپ کے گوش گذار
کیا کیونکہ کتاب کا نام ہے (میں ذکری ہوں) ذکر الہیٰ کے بارے میں اگر
تفصیل سے دیکھنا ہو تو کتاب (ذکر وحدت) کو دیکھنا چاہیئے۔

ف:۔ **روزہ** ۔ روزہ ہم لوگ ہر مذہب سے زیادہ
رکھتے ہیں جیسا کہ حکم دیا ہے خداوند کریم نے اپنے کتاب میں آیت:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝
أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ (پ ۲ البقرہ)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو تم پر روزہ اس طرح فرض کئے گئے ہیں جیسی
طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے۔ تاکہ تم پرہیزگار بن
جاؤ۔ گنتی کے چند دن ہیں (ترجمہ قرآن تفسیر المتقین شیعہ)

ف:۔ کما کُتِبَ علی الذین من قبلکم سے معلوم ہوگیا
کہ یہ روزہ آدم علیہ السلام کی امت سے لے کر سب پیغمبروں کی امتوں پر
فرض تھے اور کتب سے مراد کتابیں ہیں جیسا توریت زبور اور انجیل
مقدس میں پائی جاتی ہے اور ان کو نہ ماننے والا مطلق کافر ہے۔

۱۔ دوشنبہ دوشنبہ کا روزہ ہم ہر ماہ میں رکھتے ہیں اور حدیث
شریف میں وارد ہے۔

ذکری ماہ رمضان کے فرض روزوں کا انکار کرتے ہیں اور اپنی خودساختہ شریعت کے مطابق دوشنبہ کا روزہ رکھتے ہیں

ذکری ماہ رمضان کے فرض روزوں کی جگہ عشرہ ذوالحجہ کا روزہ رکھتے ہیں

میں ذکری ہوں | جلد اول | ۹۳

لئے کافی ہے (کتاب بخاری شریف صفحہ ۱۱ کتاب الصوم) اور بی بی حفصہؓ نے فرمایا کہ رسول صلعم تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ ہر ماہ میں اور نو روزے ذوالحج کے رکھا کرتے تھے۔ (کتاب تنبیہ الغافلین صفحہ ۱۴۸)

ف:۔ اور ذوالحج کے بارے میں تمام عالموں کی رائے ہے کہ یہ آیت عشرہ ذوالحج کے بارے میں ہے۔

۳ عشرہ ذوالحج آیت۔ وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ (۳ پ الفجر)

ترجمہ:۔ میں قسم صبح اور عشرہ (ذوالحج) کی اور ہر شئے جفت طاق کی اور رات کی جب گذر جائے قسم کھاتا ہوں کیا اس میں صاحب عقل کے لئے حلف ہے۔

ف:۔ بعض علماء نے بیان کیا ہے جس نے ان روزوں کے روزے رکھا اللہ تعالیٰ اُسے دس چیزوں سے اکرام کرتا ہے ۱ عمر میں برکت ۲ مال میں زیادتی ۳ حفاظت عیال ۴ کفارہ گناہ ۵ نیکیوں کا مضاعف ۶ موت کی آسانی ۷ قبر کی روشنی ۸ میزان کا بھاری ہونا۔ ۹ خوف سے نجات ۱۰ درجات کی بلندی۔

ف:۔ واضح ہو یہ روزہ عشرہ ذوالحج کے بیان میں لکھا گیا ہے اور جو احادیث میں نے دیکھی ہیں ان میں سے کتاب کی طوالت کے سبب بہت مختصر بیان کی جاتی ہے اور عربی کو چھوڑ کر ترجمہ بیان کیا جاتا ہے۔

حدیث:۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا ان روزوں سے عمل کیلئے کوئی دن افضل نہیں ہے یعنی عشرہ سے کہا گیا یا رسول اللہ صلعم

ذکری ماہ رمضان کے فرض روزوں کا انکار کرتے ہیں اور اپنی خودساختہ شریعت کے مطابق ذوالحجہ کے ابتدائی 9 دن روزے رکھتے ہیں

ذکری بچے کی پیدائش پر اس کے کان میں اذان نہیں دیتے

تین مہینے اور آٹھ ذوالحج کے اب آپ خدارا انصاف کریں یہ کل تین ماہ آٹھ دن ہوتے اور یہ ہوئے ہمارے روزے۔ السلام علیکم

بچے کی پیدائش ہمارا بچہ جب پیدا ہوتا ہے لڑکا ہو یا لڑکی تو ہم اس کے کان میں اول یہ کہتے ہیں السلام علیکم یا ابن آدم اشرف المخلوقات۔ بعد میں شہادتیں پڑھتے ہیں اور دعاء خیر مانگتے ہیں اور سات رات پوری ہو تو نام رکھتے ہیں اور خیرات حسنات کرتے ہیں اور اکیس[۲۱] دن کے بعد بکری وغیرہ خیرات کرتے ہیں جس کو عقیقہ کہتے ہیں اور سات برس تک لڑکے کی سنت یعنی ختنہ کراتے ہیں اور بارہ سال کے بعد مرشد سے دست بیعت کراتے ہیں جس کو ہم توبہ کہتے ہیں اور لڑکی کو بھی مرشد کا ہاتھ لینا یعنی بیعت کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور اس کے بعد شادی کا انتظام کرتے ہیں ہمارا مرشد آتا ہے اور تمام عزیز و اقارب بھی شریک ہوتے ہیں اور نکاح پڑھا جاتا ہے نکاح پڑھنے کا بالترتیب حال دیا جاتا ہے۔

نکاح اول ہم تین گواہ دلھن کی طرف بھیجتے ہیں وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیری حق مہر کا وارث کون ہے اور جب معلوم ہو جاتا ہے تو پھر دولہا سے پوچھتے ہیں کہ اتنا مہر حق آپ کو منظور ہے تو وہ منظوری دیتا ہے اس کے بعد نکاح خواں دولھا کا دائیں ہاتھ پکڑ کر تعوذ و تسمیہ کے بعد ایمان مفصل و مجمل یعنی امنت پڑھتا ہے اور آگے اس طرح پڑھتا ہے بحکم خدا آفریدگار زمین و آسمان خالق کردگار زمان و مکان بر زبان جبرائیل فرمود۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلث و ربٰع۔ بحکم شریعت پیشوائے جہانیان نام خوشش محمد ہست۔ الحمد للہ

ذکری اپنی خودساختہ شریعت کے مطابق بچے کی پیدائش پر کان میں ''السلام علیکم یا ابن آدم اشرف المخلوقات'' کہتے ہیں، ان کا مذہب مسلمانوں سے بالکل الگ ہے

ذکری مذہب میں نمازِ جنازہ نہیں ہے بلکہ ذکر کر کے دفنا دیتے ہیں

ف :۔ دوستو جو لوگ خداوندی ذکر نہیں جانتے ان لوگوں پر اعتراض کیا جاتا ہے بلکہ ہم تو ذکر کرنے والے ہیں اگر اس حلال جانور کو حرام سمجھو گے تو خداوندی حکم سے منحرف ہو جاؤ گے مسلمان کو قرآن شریف ماننا چاہیئے۔ جو فرض ہے

جنازہ ہم لوگ مرنے والے پر سورۃ یٰسین یا رعد پڑھتے ہیں جو صحیح احادیث میں وارد ہے اور اس کے بعد غسل دلا کر کفن پہناتے ہیں خوشبوئی وغیرہ لگا کر مسجد یعنی ذکر خانے میں لے جاتے ہیں اور کم از کم پچیس مرد ذکری زیادہ ہو تو بہتر ہے ذکر لا الٰہ الا اللہ تین تسبیح مع دعا پڑھتے ہیں اور ثواب میت کے روح کو بخشتے ہیں جو حدیث شریف وارد ہے۔

حدیث ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الٰہ الا اللہ مائۃ الف مرۃ وجعل ثوبہا للمیت غفر اللہ لہ وان کان مستوجبا لا قربۃ۔ (کتاب انیس الواعظین وکتاب تنبیہ الغافلین صفحہ ۶۳) ترجمہ :۔ رسول صلعم نے فرمایا جب تم کا کوئی مرے سو ہزار مرتبہ اسکے روح کے واسطے کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھو اللہ تعالیٰ اس کو نجات دیگا۔ حدیث :۔ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ پیغمبر خدا صلعم کے وقت میں یہی عمل کرتے تھے اور جو کوئی مرتا تھا اس بات کی وصیت کرتا جاتا تھا پھر خواب میں کوئی اس کو دیکھتا ہوتا نیک حال میں نظر آتا کہ بہشت میں داخل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس عمل کے برکت سے اُسے بخش دیا ہے اور جناب پیغمبر خدا صلعم سے بھی ثابت ہوا ہے (کتاب انیس الواعظین و تنبیہ الغافلین صفحہ ۶۴)

ف :۔ میرے دوستو آپ نے سُنا کہ ذکر اللہ تعالیٰ کا ہی نجات دیتا ہے خدارا کچھ غور کرو۔

جہاں ذکری پنجگانہ نماز، ماہ رمضان کے روزے کا انکار کرتے ہیں، وہیں ذکری نمازِ جنازہ کا بھی انکار کرتے ہیں، جو کہ کفر ہے

اس کتاب میں نماز کی جگہ ذکرِ الٰہی کردیا اور عصر کو بالکل نکال دیا

وَالْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝
فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ بعد اس کے الحمد شریف اور قل ھو اللہ شریف اور قل اعوذ شریف بعد ازاں اس طرح کہتے ہیں برائے عبادت حق تعالیٰ دوستی نور پاک رو آور دم بجانہ کعبہ رب الجلیل ذکر اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بسم اللہ اللہ اکبر ۔۔ اس کے بعد اس طرح ذکر الٰہی ادا کیا جاتا ہے

دو وقت	عشاء۔ ظہر	بغیر سجدہ
تین وقت	مغرب تہجد اور فجر	سجدے کے ساتھ

ف:۔ جیسا کہ فرمایا ہے خداوند کریم نے ہم بجا لاتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (پ ۴ آل عمران)

ترجمہ:۔ جو لوگ اٹھتے اور بیٹھتے اور کروٹوں پر لیٹے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا تیری ذات پاک ہے پس ہم کو جہنم کے عذاب سے نجات دے۔

واضح رہے کہ ذکری کتب میں جہاں بھی مہدی کا ذکر آیا ہے، اس سے یہی ملا اٹکی مراد ہے۔ انہوں نے پہلے مہدی اور بعد ازاں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس سلسلے میں ان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب میں ایسے دعویٰ کا ذکر ملتا ہے جن سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مہدی اٹکی کا انکار کرنے والا یا جھٹلانے والا مسلمان نہیں رہتا۔ اس سلسلے میں مہتر موسیٰ نامے میں کہا گیا ہے:

''حق تعالیٰ گفت در طورات: گفتہ ایم منکران مہدی فقد کفر و کذب المہدی فقد وکفر و کسی کہ منکر از مہدی باللہ پس بتحقیق کافر کسی کہ دریغ کند مہدی واپس بتحقیق کافر شود وامی موسیٰ ہر کہ برمہدی شک اور دکافر گردد''

(قلمی نسخہ، مہتر موسیٰ نامہ، از شے محمد قصرقندی، صفحہ 101، 102)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تورات میں کہا ہے کہ جو مہدی کا منکر ہو، وہ کافر ہے اور جو مہدی کو جھٹلائے، وہ کافر ہے اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کہا جو مہدی کے بارے میں شک کرے، وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

ایک جگہ ذکریوں کے مذہبی رہنما شے محمد قصرقندی رقم طراز ہیں:

آن کسی کہ منکر مہدی باشد کافر است

(قلمی نسخہ موسیٰ نامہ، صفحہ 158)

ترجمہ: جو مہدی کا منکر ہو، وہ کافر ہے۔

مہدی ملا محمد اٹکی کے انکاریوں کے بارے میں شے محمد قصر قندی نے یوں اظہار کیا ہے:

ہر کہ قبل از کردہ اشقیاء

روبہ پیچید نداز فرمان بروند منکران

(قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی، صفحہ 154)

ترجمہ: یعنی جن کو ازل سے اللہ تعالیٰ نے بدبخت و کافر پیدا کیا ہے، انہوں نے ہی مہدی کے فرمان سے منہ موڑا۔

اس قسم کا دعویٰ قاضی ابراہیم پنگوری نے اپنے ایک شعر میں کیا ہے جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

کسے فہیم کند دین تیرا بندۂ پاک

کافر و منکر زدین مہدی آخر الزماں

(ثنائے مہدی، صفحہ 7)

ترجمہ: اے خدا کے پاک بندے (مہدی)! جو تیرے دین کو سمجھے (پس وہی کامیاب ہوا) البتہ کافر تیرے دین سے منکر ہوئے۔

ایک اور شعر میں اس حقیقت کا یوں اظہار کیا ہے۔

ہر کسی کہ دین ندارد بردل یقین ندارد

کمتر زجملہ عالم از گاؤ خر است

(ایضا صفحہ 16)

ترجمہ: جس کو دین مہدی کا یقین حاصل نہیں، اور دل سے اس کا یقین نہیں رکھتا، وہ تمام عالم بلکہ گائے اور گدھے سے بھی بدتر ہے۔ (ثنائے مہدی صفحہ نمبر 7)

ذکریوں کے ایک قلمی نسخہ میں مہدی کی زبان سے یہ بیان نقل کیا گیا ہے۔

"وکسیکہ از امت من حضرت مہدی پاک راو امر اور ادین اور انکار کند پس تحقیق کہ او کافراست، وہم کافر گردد وشمار از آمدن مہدی واز دین او شک شدید ومنکر بود ید سکتا...... منکران مہدی راودین مہدی کافر خوانندو کافران را درمیان مؤمنان راہ نیست۔" (قصص الغیبی (قلمی) صفحہ 42)

ترجمہ: جو میری امت سے یا میرے احکامات سے یا میرے دین سے انکار کرے، بے شک وہ کافر ہے اور کافر ہی رہے گا اور چنانچہ مہدی کے آنے، مہدی اور اس کے دین کے بارے میں شک رکھنے والے اور اس سے انکار کرنے والے کو کافر کہا جائے گا اور کافروں کے لئے مسلمانوں کے اندر کوئی جگہ نہیں۔ ذکری مذہب کے ایک معتمد قلمی نسخہ میں مہدویت کے انکار کے بارے میں یہ الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"ہر کہ بر مہدیت این ذات ایمان اورداد مومن گردد
وہر کہ انکار کند او کافر کلان گردد" (سیر جہانی (قلمی) صفحہ 37)

ترجمہ: جو مہدی کی مہدیت پر ایمان لائے، وہ مومن ہوگا اور جو انکار کرے وہ پکا کافر ہوگا۔ اسی قلمی نسخہ میں مہدی کے انکار کے بارے میں یہ بھی تحریر کیا گیا ہے:

"کسے کہ ایمان آورد بخدائی وپیغمبری من است وکسیکہ برگردو وشک آورد او کافر درگاہ باشد"

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کی خدائی پر اور میری مہدیت پر ایمان لایا وہ مجھ سے ہے اور جو الٹے منہ پھرا اور شک کیا، وہ کافر ہوگیا۔ (سیر جہانی (قلمی) صفحہ نمبر 37)

شیخ عزیز لاری جو محمد مہدی اٹکی کے بڑے صحابی ہیں، نے مہدی کے فرمان کو یوں نقل کیا ہے:

"جن لوگوں نے میری طرف سے منہ موڑا، وہ سب کافر اور میرے دین کے دشمن اور باغی ہوئے"

(حقیقت نور پاک وسفرنامہ مہدی، ترجمہ ملا مزار عومرانی، قلمی سائیکلوسٹائل، صفحہ 3)

سفرنامہ مہدی میں فرشتوں کے حالات کے بارے میں یہ روایت بھی درج ہے۔

''جب فرشتوں نے میرے (مہدی) نور کا جلوہ دیکھا تو بے ہوش ہوگئے اور ستر ہزار برس تک بے ہوش پڑے رہے اور جب ہوش میں آئے تو اللہ سے عرض کی کہ اے اللہ! یہ نور کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نور حضرت محمد مہدی کا ہے۔ تو سب فرشتے سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے۔ سبحانک ما اعظم شانک اور ستر برس سجدے میں پڑے رہے اور کہنے لگے: سبحانک ما اعظم شانک۔ اور ستر برس سجدے میں پڑے رہے۔ جب سجدے سے سر اٹھایا تو عرض کیا یا حق، کیف خلقت ہذا؟

قال: خلقتہ من نوری'' یعنی اے اللہ! کیونکر پیدا کیا آپ نے اس کو؟ تو فرمایا: اس کو میں نے اپنے نور سے پیدا کیا۔ (حقیقت نور پاک وسفرنامہ مہدی صفحہ 4)

ایک قلمی نسخہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور رسول اکرم ﷺ کا اور ان کے اُمّتیوں کا یوں تذکرہ کیا گیا ہے۔

''ہر کہ مومن آن رسولان سرگزشتہ باشد منکر از پیغمبر تو باشد اگر دین را باطل داند کہ ذاکر ذات خدائے من است آں کہ کافر درگاہ من باشد واز آتش دوزخ خلاصی نیابد'' (سیر جہانی (قلمی) صفحہ 168)

مندرجہ بالا تحریر سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جو کوئی مہدی کا اور اس کے دین کا منکر ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔

ذکری کتب میں اکثر اس قسم کے اقوال درج ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی نے مہدویت اور نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور خود کو محمد اور حضور ﷺ کو احمد قرار دیا ہے۔ (معراج نامہ (قلمی) نورالدین بن ملا کمالان پنجگوری، صفحہ 23)

اسی طرح نبوت اپنے اوپر ختم قرار دی۔ پرانے ذکری اسی عقیدے پر گامزن ہیں۔

ذکریوں کی آبادی سروے رپورٹ

ذکری مذہب کے لوگ دنیا بھر میں آباد ہیں۔ پاکستان، ہندوستان، ایران، مسقط، دبئی اور بحرین میں اس مذہب کے لوگ موجود ہیں۔ان کی سب سے بڑی آبادی پاکستان میں ہے۔ پاکستان کے صوبہ سندھ اور بلوچستان میں ان کی کثیر تعداد موجود ہے اور بلوچستان میں کیچ، گوادر، پسنی، اورماڑہ، پنجگور، آواران، خضدار (نال گریشہ) واشک (راغے) بیلہ، گڈانی، حب سمیت بلوچستان کے دیگر علاقوں میں آباد ہیں جبکہ سندھ میں کراچی، ٹنڈو آدم سمیت اندرون سندھ میں ذکری آباد ہیں۔ ذکریوں کا مرکز تربت کیچ بلوچستان ہے جہاں کوہ مراد جو ایک مقدس زیارت ہے، موجود ہے۔

ذکریوں کی صحیح تعداد کیا ہے، اس حوالے سے کوئی سروے نہیں کی گئی تھی لیکن میں نے 2017ء کی مردم شماری کے مطابق ذکریوں کی آبادی معلوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں اس میں 95 فیصد کامیاب ہوا ہوں۔ ذکری کہاں کس علاقے میں کتنی تعداد میں آباد ہے، اس سروے میں اس کا احاطہ کیا گیا ہے۔ انتظامی اعتبار سے اس وقت جو علاقے جس طرح تقسیم کئے گئے ہیں، سروے میں اُسی کا اعتبار کیا گیا ہے۔ اس سروے کے مکمل اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

ذکریوں و مھدیوں کی ٹوٹل آبادی: 1657841 (سولہ لاکھ ستاون ہزار آٹھ سو اکتالیس نفوس)

صرف ذکریوں کی ٹوٹل آبادی: 1044026 (دس لاکھ چوالیس ہزار چھبیس نفوس)

صوبہ بلوچستان میں کل ذکری آبادی: 633766 (چھ لاکھ تینتیس ہزار سات سو چھیاسٹھ نفوس)

صوبہ سندھ میں کل ذکری آبادی: 410680 (چار لاکھ دس ہزار چھ سو اسی)

پاکستان کے علاوہ باقی ممالک میں کل ذکری و مھدوی آبادی: 610190 (چھ لاکھ دس ہزار ایک سو نوے نفوس)

ضلع کیچ

ضلع کیچ کی کل آبادی: 909116 (نو لاکھ نو ہزار ایک سو سولہ نفوس)

ضلع کیچ میں کل ذکری آبادی: 275759 (دو لاکھ پچھتر ہزار سات سو انسٹھ نفوس)

ضلع کیچ میں ذکریوں کی آبادی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل تربت

تحصیل تربت کی کل آبادی:	417898 (چار لاکھ سترہ ہزار آٹھ سو اٹھانوے نفوس)
تحصیل تربت میں ذکری آبادی:	199374 (ایک لاکھ ننانوے ہزار تین سو چوہتر نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	تربت سٹی، زیارت سر، ملک آباد، ملائی بازار، شیحانی بازار، آبسر، سنگانی سر، زیارت ڈن، آسکانی، زور بازار، سلالہ بازار، کوشک، سیٹلائٹ ٹاؤن، واسطو بازار ، گوکدان، ڈنک، ہوت آباد، خیر آبادی، گنہ، ڈگاری کہن، سری کہن، میری، کلگ، نودیز، بوگ، ہیرونک ،کلگ، کرکی، سامی، شارک، شاپک، دلسر، ڈن سر

	،گٹ، گوائی، کہنگبا ،کیساک،، جمعک،شادی کور ،گورکوپ، سری کلگ،درماکول،زرین کہور

تحصیل تمپ

تحصیل تمپ کی کل آبادی:	146286(ایک لاکھ چھیالیس ہزار دو سو چھیاسٹھ نفوس)
تحصیل تمپ میں ذکری آبادی:	3150(تین ہزار ایک سو پچاس نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	سرینکبا ،کلاھو

سب تحصیل بلیدہ

سب تحصیل بلیدی کی کل آبادی:	77115(ستتر ہزار ایک سو پندرہ نفوس)
سب تحصیل بلیدی میں ذکر آبادی:	4550(چار ہزار پانچ سو پچاس نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	گرداک، کوشک،ریکو،بلوچ سپاہی بازار، شہزاتی، ڈمبک، گلی،بن آپ، الندور،میناز

سب تحصیل زعمران

سب تحصیل زعمران کی کل آبادی:	43200(تینتالیس ہزار دو سو نفوس)
سب تحصیل زعمران میں ذکری آبادی:	3480(تین ہزار چار سو اسی نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	سکیلہ ،کوہتان، سرمچان،سادیم،نلونچ،بجرینک

سب تحصیل ہوشاب

سب تحصیل ہوشاب کی کل آبادی:	51446(اکیاون ہزار چار سو چھیالیس نفوس)
سب تحصیل ہوشاب میں ذکری آبادی:	47550(سینتالیس ہزار پانچ سو پچاس نفوس)

ذکری آبادی علاقے:	ہوشاب، بالگتر، تجابان، تل سر، کولواہ، تنک، دسب ،بل،ڈنڈار، بریہول،

سب تحصیل بل نگور

سب تحصیل بل نگور کی کل آبادی:	45065(پینتالیس ہزار پینسٹھ نفوس)
سب تحصیل بل نگور میں ذکری آبادی:	15555(پندرہ ہزار پانچ سو پچپن نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	ھوچات کہدہ آدم بازار، ھوچات کہدہ مراد محمد بازار، سولک بازار، درچکوہ، جوگی محمد بازار ،جت، ٹالوی، رندٹالوی، سورک، بل کراس، بل بازار ،دلسر، مچّی، بنڈے بازار ،کہیرن، پڑبازار، کلیرو، ڈنو، دسب براہیم کہیرن، حسن بازار، جمعہ بازار، کیکپار بازار، وزور، شملی، صوالی بازار، کنڈگ بن

سب تحصیل دشت

سب تحصیل دشت کی کل آبادی:	77291(ستتر ہزار دو سو اکیانوے نفوس)
سب تحصیل دشت میں ذکری آبادی	2200(دو ہزار دو سو نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	تونگی، وڈ، ڈلسر

ضلع گوادر

ضلع گوادر کی کل آبادی: 263514 (دو لاکھ تریسٹھ ہزار پانچ سو چودہ نفوس)

ضلع گوادر میں کل ذکری آبادی: 75986(پچھتر ہزار نو سو چھیاسی نفوس)

ضلع گوادر میں ذکریوں کی آبادی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

گوادر تحصیل

گوادر تحصیل کی کل آبادی:	138438 (ایک لاکھ اڑتیس ہزار چار سو اڑتیس نفوس
گوادر تحصیل میں ذکری آبادی:	20586 (بیس ہزار پانچ سو چھیاسی نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	گوادر سٹی، سربندن، پشکان، ریک، ڈور، گورانڈانی، شنیکانی ور، بلوچ پاڑہ،

تحصیل پسنی

تحصیل پسنی کی کل آبادی:	61396 (اکسٹھ ہزار تین سو چھیانوے نفوس)
تحصیل پسنی میں ذکری آبادی:	38700 (اڑتیس ہزار سات سو نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	ماکول، شادی کور، کلانچ، چُربندن، کپر، کلمت، چنڈی، ببر شور، ریک پشت، وارڈ نمبر 6، بلیبہ، فقیر آباد

تحصیل اورماڑہ

تحصیل اورماڑہ کی کل آبادی:	25727 (پچیس ہزار سات سوستائیس نفوس)
تحصیل اورماڑہ میں ذکری آبادی:	16700 (سولہ ہزار سات سو نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	سید آبادی، ھڈ، گورھڑ، رچ، بل، سیکونی، شم

	،کنڈ یلک ،بسول، گوار، تاک، مل ،بٹ گورڈ، چل، پت ڑی ،مری، کاپری، بیرونٹ، جعیری، چاہی، شاہوئی، سیرکی، پتنی، لوپ، مرگانی جک، زٹ، سب ، مرو، سہ حسن ،ھودشی، ڈاٹ، کلندری، سربٹ ہلو ا، ڈاٹ

ضلع پنجگور

ضلع پنجگور کی کل آبادی: 316385 (تین لاکھ سولہ ہزار تین سو پچاسی نفوس)

ضلع پنجگور میں کل ذکری آبادی: 10700 (دس ہزار سات سو نفوس)

ضلع پنجگور میں ذکریوں کی آبادی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل گوارگو

تحصیل گوارگو کی کل آبادی:	16140 (سولہ ہزار ایک سو چالیس نفوس)
تحصیل گوارگو میں کل ذکری آبادی:	6500 (چھ ہزار پانچ سو نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	یونین کونسل سیّد آباد کیلکور، یونین کونسل سحاقی کیلکور (سیّد آباد ،بیرونٹ، دسکیم ،کرکی، سحاقی، گڈگی، ہنگول، حاجی آباد، حالی ریک، باقی بازار، ملا مصطفیٰ بازار، میر آباد

سب تحصیل گچک

سب تحصیل گچک کی کل آبادی:	16501 (سولہ ہزار پانچ سو ایک نفوس)
سب تحصیل گچک میں	4200 (چار ہزار دو سو نفوس)

کل ذکری آبادی:	
ذکری آبادی علاقے:	گچک

ضلع لسبیلہ

ضلع لسبیلہ کی کل آبادی: 574292 (پانچ لاکھ چوہتر ہزار دو سو بیانوے نفوس)

ضلع لسبیلہ میں کل ذکری آبادی: 140750 (ایک لاکھ چالیس ہزار سات سو پچاس نفوس)

ضلع لسبیلہ ہمیں ذکریوں کی آبادی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل حب

تحصیل حب کی کل آبادی:	203020 (دو لاکھ تیس ہزار بیس نفوس)
تحصیل حب میں کل ذکری آبادی:	90750 (نوے ہزار سات سو پچاس نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	ساکران، حب سٹی، کنڈ ملیر، ہنگول، ملاڈ، پیر کس، ایشوبٹ، اکھڑا، لیاری

سب تحصیل گڈانی

سب تحصیل گڈانی کی کل آبادی:	24579 (چوبیس ہزار پانچ سو اناسی نفوس)
سب تحصیل گڈانی میں کل ذکری آبادی:	19550 (انیس ہزار پانچ سو پچاس نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	گڈانی، موالی،

تحصیل وندر

تحصیل وندر کی کل آبادی:	64392 (چونسٹھ ہزار تین سو بیانوے نفوس)
تحصیل وندر میں کل ذکری آبادی:	30450 (تیس ہزار چار سو پچاس نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	عام بھاگ، مراد ہوٹل، آدم کنڈ، گلشیری، گوشہ اسٹاپ، بلوچ اسٹاپ، وندر، سریندا، ولیداد گوٹھ، لاہوتی گوٹھ، نبی گوٹھ، ماسٹر تنگ گوٹھ، درو گوٹھ، ڈلسر د گوٹھ، درگاہ حاجی پیر وندر، بڑو، مرید و کیمپ، وندر ڈاب،

ضلع آواران

ضلع آواران کی کل آبادی: 121680 (ایک لاکھ اکیس ہزار چھ سو اسی نفوس)
ضلع آواران میں کل ذکری آبادی: 78981 (اٹاتر ہزار نو سو اکیاسی نفوس)
ضلع آواران میں ذکریوں کی آبادی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سب تحصیل مشکے

سب تحصیل مشکے کی کل آبادی:	32897 (بتیس ہزار آٹھ سو ستانوے نفوس)
سب تحصیل مشکے میں کل ذکری آبادی:	25268 (پچیس ہزار دو سو اڑسٹھ نفوس)

ذکری آبادی علاقے:	گجر، رونجان، نوکجو، لاکی، گورکائی، لیاقت آباد، گجر، شریکی، جونگو جمیری، پروار، گورجک، تنک، کالار، بام سر، کوہ، کہشان، منگولی

تحصیل آواران

تحصیل آواران کی کل آبادی:	30228 (تیس ہزار دو سو اٹھائیس نفوس)
تحصیل آواران میں کل ذکری آبادی:	27733 (ستائیس ہزار سات سو تینتیس نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	آواران، بند، بیدی، موسیٰ چیدگی، چیدگی پنیامو، پاؤ، چمگوماشی، لباچ ڈنسر، چوکو لباچ، سوراب کڈوک، چیدگی لال بخش بازار، کہن زیلگ، بزداو، گیشتری، گندہ کور، چھوٹا کلی، بڑی کلی، شے کرزی، کنڈور، لدے بازار، جوئے سر، گواش، پیر اندر، گزی، گرائی، رسول بخش بازار، زمی حضور بخش بازار، غلامو بازار، اعظم گوٹھ، محمد موسیٰ بازار، کچ مسکان بازار، کچ محمد جان بازار، زیارت ڈن، زومدان، زیلگ، دین محمد بازار زومدان، تیرتیج، میر محمد عظیم بازار، امیر بخش بازار، ڈھل، سیاہ گزی، ہارون ڈن، مزار آباد، میشوو، گواش،

سب تحصیل گیشکور

سب تحصیل گیشکور کی کل آبادی:	18522 (اٹھارہ ہزار پانچ سو بائیس نفوس)
سب تحصیل گیشکور میں کل ذکری آبادی:	10690 (دس ہزار چھ سو نوے نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	گیشکور، سحر محمد نور بازار، سحر مسافر بازار، سحر ساجدی بازار، سحر صالح

محمد بازار، گراڈی بلوچ بازار، گزی قادری بازار، گزی بجار بازار، گزی جمع بازار، گزی گزو بازار سنڈم خدا بخش بازار، سنڈم رضائی بازار، زیک غفور بازار، زیک غلام حسین بازار، زیک عطا محمد بازار، زیک نیک محمد بازار، زیک قادر بخش بازار، زیک شیخ محراب بازار، زیک ایتان بازار ، زیک سید محمد بازار، زیک در محمد بازار، زیک سبزل بازار، شندی عمر، شندی کوہ بن، کرکی، مرغی زیارت، دھگی، کھنیچی پھک، کھنیچی الیاس بازار، کھنیچی مدت بازار، کھنیچی رحمت بازار، گندہ چائی، کرکی کڈ ، زیک دوست محمد بازار، ھیکان شیر خان بازار، سری مچھی، چیری مچھی مالار	

سب تحصیل جاؤ

سب تحصیل جاؤ کی کل آبادی:	18522 (اٹھارہ ہزار پانچ سو بائیس نفوس)
سب تحصیل جاؤ میں کل ذکری آبادی:	15290 (پندرہ ہزار دو سو نوے نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	جاؤ، واسطی گوٹھ، کجرو، کوہڑو، گزی ملا ابراہیم گوٹھ، چچی ماسٹر علی جان گوٹھ، نرگلی غفور گوٹھ، ڈاولی جی ابراہیم گوٹھ، ٹوبد کڈ ملا قادر بخش گوٹھ، وادی بجار گوٹھ، جھگرو، جھل جھاؤ، لنگا سخی محمد بخش بازار، الٰہی بخش گوٹھ، بیگو، کیچی گوٹھ، سوڑ، لینڈی،

ضلع واشک

ضلع واشک کی کل آبادی: 176206 (ایک لاکھ چھیاتر ہزار دو سو چھ نفوس)

ضلع واشک میں کل ذکری آبادی: 2960(دو ہزار نو سو ساٹھ نفوس)

ضلع واشک میں ذکریوں کی آبادی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل واشک

تحصیل واشک کی کل آبادی:	35244(پینتیس ہزار دو سو چوالیس نفوس)
تحصیل واشک میں کل ذکری آبادی:	2960(دو ہزار نو سو ساٹھ نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	راغے

ضلع خضدار

ضلع خضدار کی کل آبادی: 802207 (آٹھ لاکھ بیس ہزار دو سو سات نفوس)

ضلع خضدار میں کل ذکری آبادی: 45570(پینتالیس ہزار پانچ سو ستر نفوس)

ضلع خضدار میں ذکریوں کی آبادی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سب تحصیل نال

سب تحصیل نال کی کل آبادی:	131510(ایک لاکھ اکتیس ہزار پانچ سو دس نفوس)
سب تحصیل نال میں کل ذکری آبادی:	45570(پینتالیس ہزار پانچ سو ستر نفوس)

ذکری آبادی علاقے:	گریشہ، سریج، پوگی، واردان، بالی، جہل بالی، جاورجی، بیدرنگ، کوہ، دب، تابکوہ، سینکوری، نوک آباد، زباد، سُردپ، کوچہ، گونی،

کراچی

کراچی کی کل آبادی: 14910352 (ایک کروڑ اُنانچاس لاکھ دس ہزار تین سوباون نفوس)

کراچی میں کل ذکری آبادی: 377750 (تین لاکھ ستتر ہزار سات سوپچاس نفوس)

کراچی میں ذکریوں کی آبادی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کراچی

کراچی کی کل آبادی:	14910352 (ایک کروڑ اُنانچاس لاکھ دس ہزار تین سوباون نفوس)
کراچی میں کل ذکری آبادی:	377750 (تین لاکھ ستتر ہزار سات سوپچاس نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	ملیر، کوھی گوٹھ، مقام، صالح محمد گوٹھ، حاجی پیر، شفی گوٹھ، جمعہ گوٹھ، پیپری گوٹھ، شرافی، جلال مراد گوٹھ، جمال گوٹھ، نیک محمد گوٹھ، گبول گوٹھ، غریب آباد، ملیر پندرہ، ڈالمیہ، گلشن اقبال، مدھو گوٹھ، ماریپور، لال بکر، بلھے جی عبدالرحمن گوٹھ، دلپل آباد، نکری ویلیج، مبارک ویلیج، سوپاری پارک، ماریپور گریکس، نیول، شیر شاہ، گلبائی، سنگولین، کالاکوٹ، گولیمار، فقیر کالونی، نیول کالونی، اورنگی ٹاؤن، لیاری، کلری، گارڈن، دھوبی گھاٹ، بلوچ گارڈن، چاندانی چوک، سنڈی ذکری گوٹھ،، ناکہ بنگی،

اندرونی سندھ ٹنڈو آدم

ٹنڈو آدم میں کل ذکری آبادی:	30280 (تیس ہزار دو سو اسّی نفوس)
	مزار گوٹھ، طالب گوٹھ، مصری گوٹھ، گوبر، وکیل باغ، عثمان گوٹھ، چنال گوٹھ، ونگی واٹر، ٹلو مکڑ، رضو گوٹھ، پنڈو گوٹھ، دلی گوٹھ، دارک گوٹھ،

اندرونی سندھ سانگھڑ

سانگھڑ میں کل ذکری آبادی:	2000 (دو ہزار نفوس)
ذکری آبادی علاقے:	سانگھڑ

اندرونی سندھ سومرو، ڈنڈ شاکرانی

اندرونی سندھ میں کل ذکری آبادی:	650 (چھ سو پچاس نفوس)
ذکری آبادی علاقے	سومرو، ڈنڈ شاکرانی

اندرونی سندھ شہداد پور

شہداد پور میں کل ذکری (مھدوی) آبادی:	8265 (آٹھ ہزار دو سو پینسٹھ نفوس)
ذکری (مھدوی) آبادی علاقے:	شہداد پور

ذکری مذہب اور سوشل میڈیا

دیگر مذاہب باطلہ کی طرح ذکری مذہب کے لوگ بھی اپنے عقائد و نظریات کی تبلیغ کے لئے جدید ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہیں۔whatsapp facebook youtubeوغیرہ پر ان کے بے شمار گروپس پیجز اور چینلز بنے ہوئے ہیں جن کے ذریعے یہ اپنے ہم مذہب افراد کو گائیڈ کرتے رہتے ہیں اور دیگر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں کوشاں رہتے ہیں

چند لنکس پیش خدمت ہیں

https://www.facebook.com/zikriinfo/?mibextid=ZbWKwL

https://www.facebook.com/groups/209357777551316/?ref=share&mibextid=NSMWBT

https://www.facebook.com/Zikrilabaikyaimammehdi?mibextid=ZbWKwL

https://www.facebook.com/kohemuradziaratturbatmurselrahim?mibextid=ZbWKwL

https://www.facebook.com/groups/1633312676816174/?ref=share&mibextid=NSMWBT

https://www.facebook.com/groups/2568436 91450666/?ref=share&mibextid=NSMWBT

https://youtu.be/cAiP8fcpaf8

https://youtu.be/X8Xm9q6jntw

ذکری فرقہ اور بیوروکریسی

بلوچستان کے وہ اضلاع جن میں یہ کثرت سے پائے جاتے ہیں ان میں یونین کونسل کے دفاتر سے لیکر ضلعی دفاتر تک چپراسی کی پوسٹ سے لیکر ضلعی آفیسر کی پوسٹ تک ذکری بیٹھے ہیں، حتی کہ صوبائی دفاتروں میں بھی پائے جاتے ہیں اور صوبائی و وفاقی اسمبلی میں بھی ان کے نمائندے موجود ہیں جن میں سید عیسیٰ نوری کا نام سرِفہرست ہیں جو کہ نا صرف مذہبی رہنما ہے بلکہ ذکری مذہب کا مصنف محافظ بھی ہے ۔یہی چیز مستقبل میں مسلمانوں کے لئے بہت ہی زیادہ خطرناک ثابت ہوگی۔

ذکری فرقہ اور تعلیم

اس فرقے کو بنے 450 سے زائد سال ہو چکے ہیں اور اوائل کے 400 سال اس فرقہ میں جہالت کا غلبہ رہا ہے مگر گزشتہ 50 سالوں سے دنیاوی اور ان کی مذہبی تعلیم حاصل کرنے کا رجحان بہت بڑھا ہے اس وقت جن علاقوں میں یہ پائے جاتے ہیں وہاں سب سے زیادہ تعلیم میں یہی لوگ آگے ہیں حتی کہ اب یہ M. fhil اور Phd تک تعلیم حاصل کررہے ہیں دیگر مضامین کے ساتھ ساتھ اسلامیات میں بھی Ph.ds کررہے ہیں

اس وقت بلوچستان کے کئی اضلاع میں سرکاری اسکولوں میں کثیر تعداد میں ذکری ٹیچر موجود ہیں جبکہ کالج ویونیورسٹیز میں لیکچرار و پروفیسر کے طور پر ایمان کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں اور ان کی سرپرستی میں کئی لوکل تعلیمی ادارے اور سینٹرز بھی چل رہے ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت

قرآن وحدیث

کی روشنی میں

عقیدۂ ختم نبوت

عقیدۂ ختم نبوت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ سورۂ احزاب آیت نمبر 23 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن = مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ، وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○

ترجمہ = محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے۔ (سورۂ احزاب آیت 23)

منکرین ختم نبوت اعتراض کرتے ہیں کہ اس آیت میں لفظ خَاتَم آیا لیکن تم ترجمہ لفظ خَاتِم کا کیوں کرتے ہو؟

علامہ عبداللہ نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ تفسیر مدارک تیسری جلد ص 306 پر ہے۔ خاتم زبر کے ساتھ حضرت عاصم کی قرأت خاتم زیر کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ معنی دونوں کے ایک ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا ختم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

تاریخ انبیاء شاہد ہے جب کوئی نیا دین آیا۔ اسے کوئی نیا نبی لے کر آیا۔ اب تکمیل دین کی وجہ سے کوئی نیا دین نہیں آنا تو نیا نبی بھی نہیں آئے گا۔ اس لئے تکمیل نبوت کے ساتھ تکمیل دین بھی ہوگئی۔ لہذا نبوت و رسالت آقا پر ختم، دین حضور ﷺ پر مکمل، شریعت حضور ﷺ پر مکمل، سلسلہ وحی حضور ﷺ پر ختم، آسمانی کتاب حضور ﷺ پر ختم اور آپ خاتم النبیین۔

ختم نبوت کے متعلق احادیث

1= حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس عمارت کی سی ہے جو نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ لوگ اس کے اردگرد گھومتے ہوں اور عمارت کی خوبصورتی اور حسن پر خوش ہوتے ہوں لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر حیرت زدہ ہوں تو میں اس اینٹ کی جگہ پوری کرنے والا ہوں اور اس عمارت (نبوت کی عمارت) کو مکمل کرنے والا ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں۔ (بخاری شریف حدیث نمبر 3535، مسلم شریف حدیث نمبر 5961)

2= حدیث شریف: سرورکائنات ﷺ نے فرمایا میرے بہت سے نام ہیں۔ میں محمد ہوں، احمد ہوں، ماحی ہوں یعنی مجھ سے خدا تعالیٰ کفر کو مٹاتا

ہے۔ میں حاشر ہوں یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں میں جمع کئے جائیں گے۔ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

3= حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کی سیاست خودان کے انبیاء فرمایا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کا وصال ہوجاتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا لیکن میرے بعد نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ (بخاری شریف، حدیث نمبر 3455)

4= حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ بے شک رسالت اور نبوت ختم ہوچکی تو میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔ (جامع الصغیر، جلد اول، ص 67)

5= حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلام عطا ہوا ہے اور میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی ہے اور میرے لئے مال غنیمت کو حلال کردیا گیا اور میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک بنادی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے ذریعے سے انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے (یعنی اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا) (مسلم حدیث نمبر 1167، ترمذی حدیث نمبر 1553)

6= حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں سے آخری ہے۔ (الترغیب والترہیب، حدیث نمبر 175، مجمع الزوائد، حدیث نمبر 5855)

7= حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہم میں تشریف فرما ہوئے، جیسے آخری ملاقات ہو اور فرمایا: میں محمد ہوں جو نبی امی ہے۔ تین بار یہی بات فرمائی اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، مجھے کلام کی ابتداء اور انتہا اور جامعیت دی گئی ہے اور میں نے جان لیا کہ جہنم کے داروغے کتنے ہیں اور عرش کو اٹھانے والے کتنے ہیں اور مجھ سے درگزر کیا گیا اور عافیت دی گئی اور میری اُمّت کو بھی عافیت دی گئی۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 2214-2215)

8= حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تیس کے قریب جھوٹے فریبی پیدا نہ ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک رسالت کا دعویٰ کرے گا، حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (بخاری حدیث نمبر 3609، مسلم حدیث نمبر 7342، ترمذی حدیث نمبر 2218)

9= حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ اب نہ میرے بعد کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی ہوگا۔ (بخاری حدیث نمبر 6983، مسلم حدیث نمبر 5909)

اس حدیث میں رسالت اور نبوت کے دو جدا جدا لفظ بیان ہوئے۔ یاد رہے کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے مگر ہر نبی رسول نہیں۔ مستدرک للحاکم میں حدیث نمبر 4218 میں ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کم وبیش سوا لاکھ ہیں مگر ان میں رسول تین سو تیرہ ہیں۔

جبکہ ان میں سے صرف سات رسولوں پر کُل 104 صحائف اور کتابیں آئی ہیں۔ حضرت شیث علیہ السلام پر 50 صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت ادریس علیہ السلام پر 30 صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر 10 صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر 10 صحیفے اور گیارہویں تورات شریف نازل ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور شریف نازل ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی اور محبوب کبریا ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا۔ (صحیح ابن حبان، حدیث نمبر 361)

10= حدیث شریف: بے شک رب تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی اُمّت کو دجال سے نہ ڈرایا اور میں آخری نبی ہوں اور تم

آخری اُمّت ہو۔ دجال نے لامحالہ تم میں ظاہر ہونا ہے۔ (ابن ماجہ، حدیث 4077، طبرانی المعجم الکبیر، حدیث نمبر 7528)

11= حدیث شریف: حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام گھنگھریالے بالوں والے گندمی رنگ والے بڑے قد والے تھے جیسے وہ شنوءہ قبیلے کے آدمیوں میں سے ہوں۔ رب تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس کے دائیں ہاتھ میں نبوت کی مہر نہ ہو، سوائے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت کندھوں کے درمیان تھی، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: میرے کندھوں کے درمیان یہ مہر پہلے انبیاء والی مہر ہے۔ اس لئے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مستدرک للحاکم، حدیث نمبر 4157)

12= حدیث شریف: حضرت ابو قتیلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمّت نہیں۔ (طبرانی المعجم الکبیر، حدیث نمبر 7500)

نبوت ختم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیوں آئیں گے؟

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم سمیت آسمان پر اٹھایا جانا اور قیامت کی نشانی کے طور پر آسمان سے دوبارہ نازل ہونا قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ تفسیر مدارک، خازن، بیضاوی، احمدیہ اور مظہری میں اس مسئلہ کو

تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔

تفسیر مدارک میں ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی بنایا نہیں جائے گا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنا دیئے گئے۔

تفسیر بیضاوی میں ہے کہ نزول عیسیٰ ختم نبوت کے منافی نہیں اس لئے کہ وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدی پر عمل کریں گے۔اس کے علاوہ آخری نبی ہونے سے مراد یہ ہے کہ سرکار ﷺ سب سے آخر میں نبی بنائے گئے۔ ہاں البتہ جس طرح ہر دور میں کسی ایک کذاب جھوٹے فریبی نے کھڑے ہو کر نبوت اور مسیحیت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ یہ ضرور ختم نبوت کے تمام اعلانات کے منافی ہے۔

ختم نبوت پر عقلی دلائل:

1۔حضور ﷺ سب سے افضل نبی ہیں اور عقل بھی یہ کہتی ہے کہ افضل نبی کو آخر میں ہی آنا چاہئے تھا۔کسی جلسے کے لئے اشتہار چھاپا جائے تو سب سے بڑے عالم کا نام سب سے اوپر اور نمایاں ہوتا ہے لیکن جب خطابات کی باری آئے تو سب سے بڑے عالم کو سب سے آخر میں بلایا جاتا ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ فرماتے ہیں: میں تخلیق کے لحاظ سے سب سے پہلا نبی

ہوں اور بھیجے جانے میں سب سے آخر ہوں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7،ص 438)

2۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ کو معراج جسمانی نصیب ہوئی اور آپ نے سر کی آنکھوں سے رب تعالیٰ کا دیدار کیا۔ آپ ﷺ سے پہلے تمام انبیاء کو معراج روحانی نصیب ہوئی تھی اور کسی نے جاگتی آنکھوں سے رب تعالیٰ کا دیدار نہیں کیا تھا۔ اب جبکہ اللہ کریم کا مشاہدہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا اور اللہ کریم کے بارے میں اس سے بڑھ کر کسی نئی اطلاع کا امکان ہی باقی نہ رہا تو لامحالہ ختم نبوت کا اعلان کر دیا گیا۔

3۔ رحمۃ للعالمین کے آجانے کے بعد اب کسی ایسی شخصیت کا آنا جس پر ایمان لانا کفر اور اسلام کا معیار ہو، آپ کی رحمۃ للعالمینی کے منافی ہے، جب رحمۃ للعالمین رحمت بن کر اب بھی ہمارے درمیان میں ہیں تو اب کسی اور کا دعویٰ نبوت زحمت ہے۔

4۔ جب حضور ﷺ ہر لحاظ سے جامع دین لے آئے اور آپ پر دین کی تکمیل ہوگئی تو پھر ایسی وسیع تعلیمات کے ہوتے ہوئے کسی نئے نبی کی آخر کیا ضرورت ہے؟

5۔ آپ ﷺ مکہ جیسے مرکزی شہر میں تشریف لائے۔ مکہ کا لفظی معنی ہے مرکز۔ دنیا کا نقشہ دیکھ لیجئے۔ یہ شہر افریقہ، یورپ اور ایشیاء کی سرحد پر

موجود ہے۔ اس کے بعد مغرب میں امریکہ اور دور مشرق میں آسٹریلیا موجود ہے۔ امام راغب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس شہر کا نام مکہ اس لئے ہے کہ یہ دنیا کے درمیان میں موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کے درمیان میں اس لئے مبعوث کیا گیا تا کہ آپ کی دعوت حق دنیا کے چاروں طرف یکساں رفتار کے ساتھ پہنچ سکے اور دنیا کے کسی گوشے میں مزید کسی نبی کی ضرورت باقی نہ رہے۔

6۔ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت آخری اُمّت ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اگر کسی کو نبی مانتے ہیں تو وہ بتائیں کہ اُس کی اُمّت کہاں ہے؟ جبکہ ہم آخری اُمّت ہیں۔

محترم قارئین کرام! ان تمام دلائل کے بعد آپ نے جان لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت و رسالت کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی اس کے باوجود نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو اُس کو نبی مانے، وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

لہذا واضح ہو گیا کہ قادیانی، بہائی اور ذکری دائرہ اسلام سے خارج ہیں کیونکہ قادیانی مرزا غلام قادیانی، بہائی بہاؤ اللہ آفندی اور ذکری مُلّا محمد اٹکی کو اپنا نبی اور مہدی مانتے ہیں۔ یہاں پر ایک خاص بات عرض کرتا چلوں

کہ قادیانی اور بہائی کھل کر ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں اور اپنے پیشواؤں کو نبی مانتے ہیں مگر ذکری فرقے میں بہت دجل وفریب ہے۔ یہ مسلمانوں کو گھماتے ہیں۔ان کا کلمہ ان کی کتابوں میں یہ ہے۔

لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مھدی رسول اللہ

(بحوالہ: ملت بیضاء ص 10، عمدۃ الوسائل ص 16)

جب ذکریوں پر اعتراض کیا جاتا ہے تو وہ دجل وفریب کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کلمہ میں ''محمد'' سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ مسلمان ہم پر الزام لگاتے ہیں۔

ہمارا سوال صرف اتنا ہے کہ ان کا یہ کلمہ کتابوں میں، ان کے گھروں میں، ان کی جنازے کی چادر پر اور ان کی قبروں پر واضح الفاظ میں لکھا ہوتا ہے تو اس کلمہ میں اگر محمد سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو پھر مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے ہو گئے؟ اور اگر ان کی مراد ''محمد'' سے ان کا مُلّا محمد اٹکی نہیں تو پھر محمد کے آگے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں لکھتے۔

آخری بات یہ کہ اگر واقعی آپ لوگ ختم نبوت کے منکر نہیں تو میڈیا پر آ کر یہ اعلان کریں کہ اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی مُلّا کو نبی مانے، وہ کافر اور جو نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ سے اپنا مُلّا مراد لے، وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔

ارکانِ اسلام
قرآن وحدیث
کی روشنی میں

☆ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

☆ حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحَجِّ الْبَیْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

(بخاری شریف، کتاب الایمان، حدیث نمبر 7)

ان پانچ اسلام کے بنیادی ارکان پر دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمان صدیوں سے متفق ہیں۔ سوائے ذکری فرقے کے لوگوں کے کہ ان کے نزدیک کلمہ بھی جدا، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کا مکمل انکار کرتے ہیں۔

امام بغوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو اُمّت کی اجماعی مسائل میں سے کسی مسئلے کا انکار کرے جبکہ ان امور کا علم تمام لوگوں میں عام ہو جیسا کہ

پانچ نمازیں، رمضان کے روزے، غسل جنابت، حرمت زنا وشراب اور محارم سے نکاح کی حرمت وغیرہ، ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (شرح السنہ البغوی، جلد 5، ص 492، المکتب الاسلامی)

☆ فرائض میں سے ایک کا انکار سب کا انکار ہے:

اگر کوئی شخص ارکان اسلام نماز، روزہ، حج اور زکوۃ میں سے کسی ایک رکن کا بھی انکار کرے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے کسی رکن کو ادا کیا ہی نہیں چنانچہ حدیث رسول ملاحظہ ہو۔

☆ حدیث شریف: حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی جب تک پوری چاروں نہ بجالائے۔ نماز، زکوۃ، روزۂ رمضان اور حج بیت اللہ۔ (المسند حدیث زیاد بن نعیم، حدیث نمبر 17804، جلد 6، ص 236، الترغیب والترہیب حدیث نمبر 14، جلد 1، ص 308)

☆ حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور جو زکوۃ نہ دے، اس کی نماز قبول نہیں۔ (طبرانی المعجم الکبیر، جلد 10، ص 103، حدیث نمبر 10095)

☆ کلمہ طیبہ کا قرآن مجید سے ثبوت:

کلمہ طیبہ کے دونوں اجزاء قرآن مجید کی دو آیتیں ہیں چنانچہ پہلا جزء سورۃ صافات میں بیان ہوا۔

القرآن:

اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ

(سورۃ صافات آیت 35، پارہ 23)

کلمہ طیبہ کا دوسرا جزء سورۃ فتح میں بیان ہوا۔

القرآن: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (سورۃ فتح، آیت 29، پارہ 26)

ہم مسلمان جو کلمہ پڑھتے ہیں، اسے ہم نے قرآن سے ثابت کیا۔ باقی اس کے علاوہ جنہوں نے کلمہ طیبہ میں ملاوٹ کی ہے، مثلاً ذکری فرقے کے لوگ یہ کلمہ پڑھتے ہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُوْر پَاك مُحَمَّد مَهْدِیْ رَسُوْلُ اللّٰه

(ملت بیضاء، ص 10، عمدۃ الوسائل، ص 16)

ذکریوں کا یہ کلمہ کہاں سے ثابت ہے؟ کیا اس کلمہ میں ختم نبوت پر ڈاکہ زنی نہیں ہے؟ کیا اس کلمہ میں ان کے نزدیک جو مہدی ہے، اسے اللہ کا رسول نہیں کہا گیا؟

فیصلہ ہر مسلمان خود کرے کہ کیا ایسا کلمہ پڑھنے والے مسلمان ہوسکتے ہیں؟

☆ایمان کسے کہتے ہیں؟

ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین ہیں اور کسی ایک ضرورت دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں۔ اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ضروریات دین وہ مسائل دینیہ ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں۔ مسلمان ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریات دین سے ہے۔ اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو، اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے، دل میں انکار نہیں۔

(بہار شریعت، جلد 1، ص 172، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

☆ضروریات دین کیا ہیں؟

کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد نماز، زکوٰۃ، ماہ رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج ...... یہ سب ضروریات دین میں سے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے گا تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج تصوّر ہوگا۔

نماز کی فرضیت:

ایمان لانے کے بعد تمام فرائض میں نہایت اہم اور بڑا فرض نماز ہے۔نماز دلیل قطعی (نصِ قرآن) سے ثابت ہے اور اسلام کا رکن ہے اور رکن کے معنی ستون کے ہیں۔یعنی اسلام کی عمارت کے ستونوں میں سے ایک ستون نماز ہے اور ہر ذی شعور شخص اس بات کو سمجھتا ہے کہ بغیر ستون کے عمارت قائم نہیں رہ سکتی اور صرف دعا یا ذکر کا نام نماز نہیں بلکہ افعال مخصوصہ کا نام نماز ہے۔نصِ قطعی یعنی قرآن سے جو کام ثابت ہو، وہ فرض ہوتا ہے اور فرض کو ادا نہ کرنے والا فاسق معلن، سخت گنہگار اور فرض کا انکار کرنے والا کافر ہے، جیسا کہ فرض کی تعریف سے ثابت ہے۔

فرض اسے کہتے ہیں جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اس کی فرضیت میں کوئی شک نہ ہو اور اس کو جھٹلانے والا کافر قرار دیا جائے اور اس کو (فرض جانتے ہوئے) چھوڑنے والا عذاب کا مستحق ہے۔

(کتاب التعریفات باب الفاء، ص 118 مطبوعہ دار المنار)

لہذا نماز کی فرضیت کا منکر بھی کافر ہے اور فرض نماز کا بدل دعا یا ذکر تو کجا نوافل یہاں تک کہ واجبات بھی نہیں ہو سکتے۔

اب نماز کی فرضیت کو قرآن مجید سے ثابت کریں گے۔

نماز کی فرضیت قرآن کی روشنی میں:

القرآن: الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ (سورۂ بقرہ، آیت 2، پارہ 1)

ترجمہ: جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے۔

القرآن: وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ

ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو (سورۂ بقرہ، آیت 43)

القرآن: حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی وَ قُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ

ترجمہ: تمام نمازوں خصوصاً بیچ والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔ (سورۂ بقرہ، آیت 238، پارہ 2)

القرآن: وَ اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ

ترجمہ: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو (سورۂ بقرہ آیت 45، پارہ 1)

القرآن: اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ

اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ

ترجمہ: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی۔

(سورۂ بقرہ، آیت 277، پارہ 3)

القرآن: وَ اَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اتَّقُوْہُ-وَ ھُوَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ

ترجمہ: اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔ (سورۂ انعام، آیت 72)

القرآن: وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ (سورۂ ہود، آیت 114)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔

القرآن: وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوۃِ وَ اصْطَبِرْ

(سورۂ طٰہٰ، آیت 132، پارہ 16)

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ۔

القرآن: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ

ترجمہ: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے

ہیں۔ (سورۂ مومنون، آیت 1-2)

نماز کی فرضیت پر کئی آیات ہیں مگر ہم نے یہاں چند آیات پیش کی ہیں۔ اب احادیث کی روشنی میں نماز کی فرضیت ملاحظہ فرمائیں۔

نماز کی فرضیت احادیث کی روشنی میں:

1۔ حدیث شریف: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ وہ عمل ارشاد فرمائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکوٰۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلام کا ستون نماز ہے۔

(ترمذی ابواب الایمان، حدیث 2625)

2۔ حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جبکہ بڑے گناہوں سے بچا جائے۔

(مسلم کتاب الطہارۃ، حدیث نمبر 233)

3۔ حدیث شریف: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اسلام میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک

سب سے محبوب چیز کیا ہے؟ فرمایا: وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑ دی، اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔

(شعب الایمان، جلد 3، ص 39، حدیث نمبر 2807)

4۔ حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کر پڑھاؤ (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 495)

5۔ حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ درست ہوئیں تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔ (طبرانی معجم الاوسط، باب الالف، جلد 1، ص 504، حدیث 1859)

6۔ حدیث شریف: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں، جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں نماز پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے اور جس نے نہ کیا، اس کے لئے عہد نہیں، چاہے بخش دے، چاہے عذاب کرے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 425)

7۔ حدیث شریف: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑی، جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ (کنز العمال کتاب الصلوٰۃ، حدیث 19086، جلد 7، ص 132)

8۔ حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں، جس کے لئے نماز نہ ہو۔ (کنز العمال کتاب الصلوٰۃ، حدیث 19094)

نماز کی فرضیت پر کثرت سے احادیث ہیں مگر میں نے اختصار کے ساتھ چند احادیث بیان کی ہیں۔

☆ نماز کی ہیئت یعنی قیام اور قرأت قرآن کا بیان:

القرآن: اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ- وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ- عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ

(سورۂ مزمل آیت 20، پارہ 29)

ترجمہ: بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں

سے ایک جماعت کبھی دو تہائی رات کے قریب قیام کرتی ہے اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات۔ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ (اے مسلمانو!) تم ساری رات قیام نہیں کر سکو گے تو اس نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا۔ اب قرآن میں سے جتنا آسان ہو، اتنا پڑھو۔

اس آیت میں نماز کی ہیئت کو بیان کیا گیا ہے کہ قیام نماز کا فرض ہے، ساتھ ہی قیام قرأت قرآن کو بھی لازم قرار دیا گیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ صرف کھڑے ہو کر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر گھومتے ہوئے ذکر کرنا صلوٰۃ نہیں اور نہ ہی صلوٰۃ کا نعم البدل ہے بلکہ نماز کی نیت کر کے ادب کے ساتھ کھڑے ہو کر اس میں تلاوت قرآن لازم وضروری ہے۔

پھر بھی اگر کوئی کہے کہ ہم اس آیت سے نماز کو کیسے مان لیں تو اسی آیت میں آگے رب کریم اپنے بندوں سے فرماتا ہے۔

القرآن: وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔ (سورۂ مزمل، آیت 20، پارہ 29)

معلوم ہوا کہ نماز ہی کا حکم دیا جا رہا ہے ورنہ قیام اور قرأت دونوں یکجا نماز کے سوا کبھی عبادت میں نہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ صرف ذکر اور دعا کا نام نماز نہیں بلکہ افعال مخصوصہ کا نام نماز ہے چنانچہ علامہ سراج الدین عمر بن

ابراہیم ابن نجیم علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ **وشرعا الافعال المخصوصة** یعنی شرعاً افعال مخصوصہ کا نام نماز ہے۔ (النہر الفائق، جلد 1، کتاب الصلوٰۃ، ص 156، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

القرآن: اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ-وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ (سورۂ طٰہٰ آیت 14، پارہ 16)

ترجمہ: بے شک میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کرو اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم رکھ۔

☆ اس آیت میں یہ نہیں فرمایا کہ نماز کی جگہ میرا ذکر کیا کرو بلکہ یہ فرمایا کہ "میرے ذکر کے لئے نماز قائم رکھ" معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے سے ہی ذکر کی برکات نصیب ہوتی ہیں۔ بغیر نماز کے آدمی لاکھ ذکر کرے، وہ ذکر اس کے لئے کچھ فائدہ نہ دے گا جب تک وہ پانچ وقت باجماعت نماز کے لئے مسجد نہ آئے۔

☆ صلوٰۃ (نماز) کے بعد ذکر کا حکم:

القرآن: فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ-فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ (سورۂ نساء، آیت 103، پارہ 5)

ترجمہ: پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کا ذکر کرو، کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو۔

☆ ذکر کے متعلق اس آیت میں بیان ہوا ہے:

القرآن: وَ مَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِکۡرِیۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیۡشَةً ضَنۡكًا وَّ نَحۡشُرُهٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ اَعۡمٰی

(سورۃ طٰہٰ، آیت 124، پارہ 16)

ترجمہ: اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لئے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔

☆ اگر نماز کا متبادل ذکر ہوتا تو اگلی آیت میں پھر نماز کا حکم نہ دیا جاتا چنانچہ اسی سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر 132 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَ اۡمُرۡ اَهۡلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصۡطَبِرۡ عَلَیۡهَا-لَا نَسۡـَٔلُكَ رِزۡقًا-نَحۡنُ نَرۡزُقُكَ-وَ الۡعَاقِبَةُ لِلتَّقۡوٰی

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی نماز پر ڈٹے رہو۔ ہم تجھ سے کوئی رزق نہیں مانگتے (بلکہ) تجھے روزی دیں گے اور اچھا انجام پرہیزگاری کے لئے ہے۔

☆ نماز کے دنیاوی فوائد:

1۔ اقتداء:

نماز کا ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان میں احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہر کام میں کسی کی اقتداء کی جائے۔ انسان کو شتر بے مہار کی طرح اپنی مرضی پر عمل کر کے قانون شکنی اور تخریبی کارروائیوں کی قطعاً اجازت نہیں۔

2۔ وحدت فکر و عمل:

دنیا بھر کے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ جہاں بھی ہوں، نماز پڑھنے لگیں تو قبلہ کی طرف منہ کریں۔ قبلہ کا تعین صرف اس لئے کیا گیا ہے کہ عالمگیر طور پر مسلمانوں میں وحدت فکر و عمل پیدا ہو۔ قبلہ بین العالمی مرکزیت کا تصور راسخ کرتا ہے۔

3۔ مساوات:

مساوات انسانی یعنی برابری کا تصور اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ نماز اس عقیدے کا عملی اظہار ہے۔ اس میں کالے گورے، امیر غریب، پیر فقیر، بادشاہ رعایا، عربی عجمی کی کوئی تمیز نہیں۔ سب خدا تعالیٰ کے حضور پہنچ کر برابر ہو جاتے ہیں اور ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر نسل انسانی کو مساوات کا درس دیتے ہیں۔

4۔ احوال وکوائف:

نماز کا ایک دنیاوی فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے ایک مخصوص علاقہ کے مسلمان روزانہ پانچ وقت ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ یہ پانچ وقتہ اجتماعات انہیں ایک دوسرے کے احوال وکوائف سے آگاہ رکھتے ہیں۔ کوئی حاضر نہیں ہوتا تو اس کی حاضری نہ ہونے کے اسباب معلوم کر کے سب مل جل کر ان اسباب کا تدارک کرتے ہیں۔

5۔ باہمی الفت ومحبت:

دن میں پانچ وقت جب ایک محلہ کے مسلمان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان کی بیگانگی دور ہوتی ہے اور وقفہ وقفہ کے اس میل ملاپ سے باہمی محبت و مؤدت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

6۔ ہمدردی وغم خواری:

نماز مسلمانوں میں صحیح ہمدردی اور سچی غم خواری کے جذبات پیدا کرنے کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ جب مفلس و دولت مند دن میں پانچ مرتبہ ایک جگہ جمع ہوں اور صاحب سرمایہ اپنی آنکھوں سے اپنے غریب بھائیوں کی حالت زار دیکھیں تو لازماً ان کے دلوں میں غم خواری کو تحریک ہوگی اور وہ اپنی فیاضی سے کام لیکر غریبوں کی حالت تبدیل کرنے کا باعث بنیں گے۔

☆سحر خیزی:

سحر خیزی کو طبی نقطۂ نظر اور حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ وہ انسان جو صبح سویرے اٹھتا ہے اور صبح کی پاکیزہ ہوا میں سانس لیتا ہے، دن کو بھی اس کی طبیعت چاق و چوبند رہتی ہے۔ سستی اور کاہلی اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتی اور یہ نعمت بھی پابند صلوٰۃ مسلمانوں کو حاصل ہے۔

القرآن: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى

ترجمہ: بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ (سورۂ اعلیٰ آیت 14-15، پارہ 30)

☆اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ ذکر الگ عبادت ہے اور نماز الگ عبادت ہے۔ "وَ ذَكَرَ" الگ بیان فرمایا اور "فَصَلّٰى" الگ بیان فرمایا۔ اگر ذکر نماز کا نعم البدل ہوتا تو کبھی دونوں عبادتوں کو الگ الگ بیان نہیں کیا جاتا۔

ذکریوں سے ہمارا سوال:

تم نے ذکر کو پکڑ لیا اور نماز کا انکار کر دیا۔ کیا یہ قرآن کے حکم کی خلاف ورزی نہیں؟

زکوٰۃ کی فرضیت

لغت میں زکوٰۃ کے معنی ہیں پاکیزگی، نمو، اضافہ اور برکت۔

شرعاً زکوٰۃ کے معنی ہیں مال کا وہ حصہ جسے شارع نے ایسے مسلمان کے مال سے مقرر کردیا ہو، جو نہ فقیر ہو، نہ ہاشمی ہو، نہ کسی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو۔ نیز اس سے زکوٰۃ دینے والے کا نفع حاصل کرنے کا تعلق بالکل ختم ہو چکا ہو اور یہ خالص اللہ کی رضا کے لئے ہو۔

زکوٰۃ (ہر صاحب نصاب، عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت) پر فرض ہے۔ اس کا انکار کرنے والا کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا کرنے میں دیر کرنے والا گنہ گار ہے۔

(عالمگیری، الفتاویٰ ہندیہ، جلد 1، ص 170)

اب آپ کی خدمت میں قرآن وحدیث سے زکوٰۃ کی فرضیت پر دلائل پیش کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں زکوٰۃ کا حکم

القرآن: اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ (سورۂ مائدہ، آیت 55، پارہ 6)

ترجمہ: اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

القرآن: اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ

ترجمہ: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی۔ (سورۂ بقرہ، آیت 277، پارہ 3)

القرآن: وَ الۡمُقِیۡمِیۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ الۡمُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ

ترجمہ: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوۃ دینے والے

(سورۂ نساء، آیت 162، پارہ 6)

القرآن: وَ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیۡ مَعَکُمۡ ؕ لَئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوۃَ (سورۂ مائدہ، آیت 12، پارہ 6)

ترجمہ: اور اللہ نے فرمایا بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں، ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو

القرآن: وَّ جَعَلَنِیۡ مُبٰرَکًا اَیۡنَ مَا کُنۡتُ ۪ وَ اَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَ الزَّکٰوۃِ مَا دُمۡتُ حَیًّا (سورۂ مریم، آیت 31، پارہ 16)

ترجمہ: اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں۔

☆ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں سے جہاد کیا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ اس وقت عرب میں کچھ لوگ کافر ہو گئے (کہ زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کر بیٹھے) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان پر جہاد کا حکم دیا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا: ان سے آپ کیوں کر جہاد کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا ہے، مجھے حکم ہے کہ اُن لوگوں سے لڑوں، یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہیں اور جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا، اس نے اپنی جان اور مال بچالیا، مگر حق اسلام میں اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے (یعنی یہ لوگ تو لا الہ الا اللہ کہنے والے ہیں، ان پر کیسے جہاد کیا جائے گا۔) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس سے جہاد کروں گا۔ بکری کا بچہ جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر کیا کرتے تھے، اگر مجھے دینے سے انکار کریں گے تو اس پر ان سے جہاد کروں گا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: واللہ (اللہ کی قسم) میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا۔ اس

وقت میں نے بھی پہچان لیا کہ وہی حق ہے۔ (بخاری شریف، کتاب الاعتصام، حدیث نمبر 7284)

اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کی فرضیت قرآن مجید، احادیث متواترہ اور اجماع اُمّت سے ثابت ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر دائرہ ایمان سے خارج ہے۔

☆ زکوٰۃ صرف تین چیزوں پر ہے:

زکوٰۃ صرف تین چیزوں پر ہے: سونا چاندی، کیسے ہی ہوں، پہننے کے ہوں یا برتنے کے، یا رکھنے کے، سکہ ہو یا ورق۔ دوسرے چرائی پر چھوڑے ہوئے جانور، تیسرے تجارت کا مال، باقی کسی چیز پر نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 10، ص 161)

☆ سونے اور چاندی کا نصاب:

سونے کا نصاب بیس مثقال یعنی ساڑھے سات تولے ہے جبکہ چاندی کا نصاب دوسو درہم یعنی ساڑھے باون تولے ہے۔

اس بابت احادیث حسب ذیل ہیں۔

حدیث شریف = حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زبیر کہتے ہیں میرا گمان یہ ہے کہ انہوں نے یہ بات نبی پاک ﷺ سے سن کر بیان

فرمائی، یعنی چالیسواں حصہ یعنی ہر چالیس درہم پر ایک درہم زکوۃ لاؤ، پھر تم پر اس وقت تک زکوۃ واجب نہیں ہوگی جب تک کہ 200 درہم پورے نہ ہو جائیں۔ پس جب مالیت 200 درہم ہو جائے تو ان میں 5 درہم زکوۃ واجب ہے اور جو مقدار اس سے زائد ہو، اس پر اسی حساب سے زکوۃ عائد ہوگی۔ (سنن ابوداؤد، جلد 1، ص 220)

حدیث شریف = حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس 200 درہم ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو ان پر 5 درہم زکوۃ ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں اور سونا جب بیس دینار ہو جائے اور اس پر سال گزر جائے تو اس پر نصف دینار زکوۃ ہے، پھر جتنی مقدار بڑھتی چلی جائے، اس پر اسی حساب سے زکوۃ عائد ہوگی۔ (ابوداؤد شریف، حدیث نمبر 1573)

واضح رہے کہ 200 درہم چاندی کا وزن ساڑھے باون تولے بنتا ہے اور موجودہ اعشاری نظام کے مطابق 612.36 گرام بنتا ہے۔ نیز 20 دینار سونے کا وزن ساڑھے سات تولے بنتا ہے اور موجودہ اعشاری نظام کے مطابق 87.48 گرام بنتا ہے، یعنی ایک تولے کا وزن 11.664 گرام ہوتا ہے۔

درج ذیل احادیث میں زکوۃ کا نصاب اور اپنے مال کا ڈھائی فیصد

زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے، مگر ذکری فرقے کے لوگ اول تو زکوٰۃ کو ٹیکس گردانتے ہیں جبکہ تفسیر دُرّ منثور میں حدیث موجود ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قرب قیامت میں لوگ زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھیں گے۔

دوسری بات ذکری فرقے میں یہ ہے کہ ان کے نزدیک زکوٰۃ کا کوئی نصاب نہیں جو کہ حدیث رسول کی کھلی مخالفت ہے۔

تیسری بات ذکری فرقے میں یہ ہے کہ وہ اپنے مُلّا کو دس فیصد ٹیکس دیتے ہیں جبکہ نبی پاک ﷺ نے ڈھائی فیصد دینے کا حکم دیا ہے اور اس پر پوری اُمّت کا اجماع ہے، سوائے ذکریوں کے۔ انہوں نے حدیث اور اجماع اُمّت کا انکار کیا ہے۔

شریعت میں کہیں بھی دس فیصد مُلّا کو دینے کا حکم نہیں ہے بلکہ زکوٰۃ کے حقدار صرف فقراء، غرباء، مساکین اور زکوٰۃ کی وصولیابی پر مامور لوگ جن کے دلوں کو اسلام کی طرف راغب کرنا مقصود ہو، چنانچہ سورۂ توبہ کی آیت نمبر 60 میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ الۡعٰمِلِیۡنَ عَلَیۡہَا وَ الۡمُؤَلَّفَۃِ قُلُوۡبُہُمۡ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الۡغٰرِمِیۡنَ وَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ-فَرِیۡضَۃً

مِّنَ اللّٰهِ- وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

ترجمہ: زکوٰۃ کے حق دار صرف فقراء، مساکین، زکوٰۃ کی وصولیابی پر مامور لوگ، جن کے دلوں کو اسلام کی طرف راغب کرنا مقصود ہو اور (غلامی سے) گردنیں آزاد کرانے میں، مقروض لوگ، اللہ کی راہ میں اور مسافر لوگ ہیں۔ یہ اللہ کی جانب سے ایک فریضہ ہے اور اللہ بہت علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

زکوٰۃ کا نکالنا اور شریعت کے حکم کے مطابق نکالنا اور پھر اس کو شریعت کے حکم کے مطابق تقسیم کرنا یہ بھی کسی طور حکمتوں سے خالی نہیں۔

☆ زکوٰۃ کی حکمتیں:

1۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے ذریعے مسلمان دوسرے مسلمان پر شفقت کرتا ہے اور ان کی ضروریات پوری کر کے ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرتا ہے۔

2۔ زکوٰۃ کا مال نکالنے سے دل سے مال کی محبت میں کمی ہوتی ہے۔

3۔ فقراء اور مساکین جب دیکھتے ہیں کہ فلاں شخص زکوٰۃ اور صدقات سے ان کی مدد کرتا ہے، مشکلات اور مصائب میں ان کے کام آتا ہے تو وہ فطری طور پر اس شخص کا بھلا چاہتے ہیں۔

4۔زکوٰۃ دینے والا خود تجربہ کرکے دیکھ لے کہ آئندہ اس کے مال میں خوب برکت ہوگی۔

5۔زکوٰۃ وصدقات ادا کرنے سے دولت گردش میں رہتی ہے۔ارتکاز دولت نہیں ہوتا۔

6۔اگر مالدار غریبوں اور فقیروں کی زکوٰۃ سے مدد نہ کریں تو بسا اوقات یہ خطرہ پیش آسکتا ہے کہ فقراء بھوک، افلاس اور اپنی ضروریات سے تنگ آکر جرائم کے راستے پر چل پڑیں یا دشمن ممالک کے آلۂ کار بن جائیں۔

7۔ مالدار اگر صحیح معنوں میں غریبوں کو زکوٰۃ دیں تو غریب تنگ دست نہیں رہتا بلکہ اپنی ضروریات با آسانی پوری کرسکتا ہے۔

8۔زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بقیہ مال چوری اور برباد ہونے سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

9۔زکوٰۃ مال کا میل ہے۔زکوٰۃ نکالنے کے بعد بقیہ مال پاک وصاف ہوجاتا ہے،بشرطیکہ مال حلال ہو۔

10۔مال خرچ نہ کرنے سے انسان میں بخل کنجوسی کی عادت پیدا ہوتی ہے جبکہ زکوٰۃ انسان کے اندر سخاوت جیسی نعمت پیدا کرتا ہے۔

11۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مالداروں اور غریبوں کے درمیان رشتہ الفت قائم ہوتا ہے۔

روزہ کی فرضیت

روزہ اسلام کا اہم رکن ہے۔ سب سے پہلے نماز فرض کی گئی، پھر زکوٰۃ فرض کی گئی، اس کے بعد روزہ فرض کیا گیا کیونکہ ان ارکان میں سب سے سہل اور آسان نماز ہے۔ اس لئے اس کو پہلے فرض کیا گیا۔ پھر اس سے زیادہ مشکل اور دشوار زکوٰۃ ہے کیونکہ مال کو اپنی ملکیت سے نکالنا انسان پر بہت شاق ہوتا ہے پھر اس کے بعد اس سے زیادہ مشکل عبادت روزہ کو فرض کیا گیا، کیونکہ روزہ میں نفس کو کھانے پینے اور عمل تزوتج سے روکا جاتا ہے اور یہ انسان پر بہت شاق اور دشوار ہوتا ہے۔

علامہ علاؤ الدین حصکفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ہجرت کے ڈیڑھ سال اور تحویل قبلہ کے بعد روزہ فرض کیا گیا۔ (درمختار علی ہامش ردالمحتار جلد 2، ص 80، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)

روزہ ہر مومن مرد و عورت، عاقل و بالغ پر پورے رمضان المبارک کے صبح صادق سے غروب آفتاب تک فرض ہے اور اس میں کھانا پینا اور جماع مطلقاً منع ہے۔ جو شخص ماہ رمضان کے روزے کو فرض مانتے ہوئے چھوڑ دے، وہ سخت گناہگار ہے اور جو اس کی فرضیت کا انکار کرے، وہ کافر ہے کیونکہ ماہ رمضان کا روزہ بھی نماز کی طرح فرض اور دلیل قطعی سے ثابت

ہے۔ چنانچہ اب ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت قرآن مجید سے ثابت کرتے ہیں۔

ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت قرآن مجید سے:

القرآن: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ - وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ

ترجمہ: ماہ رمضان جس میں قرآن اتارا گیا لوگوں کی ہدایت کو اور ہدایت اور حق و باطل میں جدائی بیان کرنے کے لئے تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو اس کا روزہ رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو، وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لے۔ (سورۂ بقرہ آیت 185، پارہ 2)

اس آیت میں واضح طور پر رب تعالیٰ نے ماہ رمضان میں روزوں کی فرضیت کا حکم دیا۔ لہذا قرآن مجید کی اس آیت سے صرف اور صرف ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

اب اس قرآنی دلیل کے بعد بھی اگر کوئی ماہ رمضان کے روزوں کا انکار کرے اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے روزے فرض مانے اس کے

ساتھ ساتھ ایام بیض یعنی ہر اسلامی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ کے روزوں کو فرض مانے تو وہ ارکان اسلام کا انکاری ہے اور ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اب ذکریوں سے ہمارا سوال ہے کہ رب تعالیٰ کا حکم مانو گے یا اپنے مُلّا کا؟؟؟

☆ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت

احادیث رسول سے:

1۔ حدیث شریف = رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان آیا، یہ برکت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کے طوق ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کی بھلائی سے محروم رہا، وہ بے شک محروم ہے۔

(نسائی کتاب الصیام، حدیث نمبر 2103)

2۔ حدیث شریف = حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر دن میں وعظ فرمایا: فرمایا: اے

لوگو! تمہارے پاس عظمت والا، برکت والا مہینہ آیا۔ وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس مہینے کے روزے رب تعالیٰ نے تم پر فرض کیئے۔ (شعب الا ایمان، باب فی الصیام، جلد 3، ص 305، حدیث نمبر 3608)

3۔ حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لئے ماہ رمضان کا روزہ رکھے گا، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری شریف، حدیث نمبر 2009)

4۔ حدیث شریف = حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہئے، اس سے بچا تو جو پہلے گناہ کر چکا، اس کا کفارہ ہو گیا۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الصوم، جلد 5، ص 18، حدیث نمبر 3424)

5۔ حدیث شریف = حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی کہ اگر میں اس کی گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کریم کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے

رکھوں اور اس کی راتوں میں قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں سے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الصوم، حدیث 3429)

ان تمام احادیث سے ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت ثابت ہوئی لہذا روزے کا انکاری گمراہ و بے دین ہے۔ قرآن مجید اور احادیث میں کہیں بھی ذوالحجہ کے ابتدائی 9 دنوں اور ایام بیض میں روزوں کے فرض ہونے کا حکم نہیں دیا۔

ذکری فرقے کے لوگ ماہ رمضان کے فرض روزوں کو چھوڑ کر اور اس کا انکار کر کے اپنے لئے جہنم کا سامان کر رہے ہیں میری ان کو دعوت ہے کہ وہ اپنے مُلاَّ کو چھوڑ کر قرآن و حدیث پر عمل کریں تا کہ گمراہیت سے بچ جائیں۔

☆حج کی فرضیت قرآن مجید سے:

القرآن:

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّ هُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ فِیۡهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِیۡمَ، وَ مَنۡ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا وَ لِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡهِ سَبِیۡلًا-وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ

ترجمہ: بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا، وہ ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔ اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا، امن والا ہو گیا اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ (سورۂ آل عمران، آیت 96-97، پارہ 4)

اس آیت میں واضح فرمایا گیا وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے۔

اس آیت میں حج بیت اللہ کی فرضیت کا بیان ہے۔

حج کی فرضیت:

حج ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ حج 9ء میں فرض ہوا۔ یہ عمر بھر کی عبادت، انجام کار، اسلام کی تکمیل اور دین کا کمال ہے۔ حج اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص جگہ کی خاص وقت میں خاص افعال کے ساتھ زیارت کرنے کا نام ہے۔ حج بیت اللہ کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

یاد رہے حج کسی بھی شخص کے دیدار یا کسی خاص پہاڑ یا جگہ پر جانے اور اس کے پھیرے کرنے سے ادا نہیں ہوتا۔ اگر یہی حج ہوتا تو اصحاب رسول بیت اللہ نہ جاتے بلکہ کائنات میں سب سے حسین و جمیل چہرہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رُخِ روشن کو دیکھ لیتے۔ اگر حج کسی خاص شہر یا پہاڑ کے پھیروں سے ادا ہو جاتا تو اصحاب رسول کبھی بیت اللہ نہ جاتے بلکہ نور والے شہر مدینہ میں نور والے پہاڑ جبل احد کے پھیرے کر لیتے یا مکہ جا کر غارِ حرا کے پھیرے کر لیتے لیکن اصحاب رسول، تابعین و تبع تابعین اور کل مسلمین و مسلمات کا بیت اللہ شریف جا کر وہاں کا حج کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ حج صرف اور صرف بیت اللہ کا ہی ہوتا ہے کسی اور پہاڑ کا نہیں۔

قرآن مجید کی یہ آیت ذکریوں کو دعوت فکر دیتی ہے کہ تم لوگ گمراہیت کے اندھیرے میں ہو، حج تربت کے کسی کوہ مراد نامی پہاڑ پر نہیں ہوتا بلکہ مکہ میں جو اللہ تعالیٰ کا گھر بیت اللہ ہے، وہاں ہوتا ہے۔ آؤ ہدایت کی طرف آؤ! قرآن وحدیث کی طرف آؤ! خودساختہ دین کو چھوڑ دو۔

اب آپ کے سامنے حج کی فرضیت احادیث کی روشنی میں پیش کرتا ہوں۔

حج احادیث کی روشنی میں:

1۔حدیث شریف = حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مکہ سے پیدل حج کو جائے، یہاں تک کہ مکہ واپس آئے، اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم کی نیکیوں کی مثل لکھی جائیں گی۔ عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ ارشاد فرمایا: ہر نیکی لاکھ کے برابر ہے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب المناسک، جلد 2،ص 114، حدیث نمبر 1735)

2۔حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر بیت اللہ کا حج فرض کیا گیا۔ لہذا حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال؟ یہ سن کر آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ انہوں نے تین مرتبہ یہ سوال

پوچھا، کیا ہر سال حج فرض ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج فرض ہو جاتا ہے۔ (مسلم کتاب الحج، حدیث 1338)

3۔ حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم ﷺ کو فرماتے سنا: جو خانہ کعبہ کے ارادے سے آیا اور اونٹ پر سوار ہوا تو اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھتا ہے اور خطا کو مٹاتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے، یہاں تک کہ کعبۂ معظّمہ کے پاس پہنچا اور طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر سر منڈوایا یا بال کتروائے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (شعب الایمان، حدیث نمبر 4115، جلد 3، ص 478)

4۔ حدیث شریف = حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا، اس کے اگلے پچھلے گناہ سب بخش دیئے جائیں گے یا اس کے لئے جنت واجب ہو گی۔

(ابوداؤد، کتاب المناسک، حدیث 1741)

5۔ حدیث شریف = حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد منیٰ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک انصاری اور ایک

ثقفی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا پھر کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم کچھ پوچھنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں بتادوں کہ کیا پوچھنے حاضر ہوئے ہو اور اگر چاہو تو میں کچھ نہ کہوں۔ تمہیں سوال کرو۔ عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ہی بتادیجئے۔ ارشاد فرمایا: تو اس لئے حاضر ہوا ہے کہ گھر سے نکل کر بیت الحرام کے ارادے سے جانے کو دریافت کرے اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے؟ اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے؟ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کو اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے اور عرفہ کی شام کو وقوف کو اور تیرے لئے اس میں کیا ثواب ہے اور جمار کی رمی (شیطان کو کنکریاں مارنے) کو اور اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے اور قربانی کرنے کو اور اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے اور اس کے ساتھ طوافِ زیارت کو۔

اس شخص نے عرض کی: قسم ہے! اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ اسی لئے حاضر ہوا تھا کہ ان باتوں کو حضور ﷺ سے دریافت کروں۔ ارشاد فرمایا: جب تو بیت الحرام کے ارادے سے گھر سے نکلے گا تو اونٹ کے ہر قدم رکھنے اور ہر قدم کے اٹھانے پر تیرے لئے نیکی لکھی جائے گی اور تیرا گناہ مٹادیا جائے گا اور طواف کے بعد کی دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے

اولاد اسماعیل میں کوئی غلام ہو، اس کے آزاد کرنے کا ثواب اور صفاو مروہ کے درمیان سعی 70 غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور عرفہ کے دن وقوف کرنے کا حال یہ ہے کہ رب تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف تجلی خاص فرماتا ہے اور تمہارے ساتھ ملائکہ پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے دور دور سے پراگندہ سر میری رحمت کے امیدوار ہو کر حاضر ہوئے۔ اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات اور بارش کے قطروں اور سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو میں سب کو بخش دوں گا۔ میرے بندو! واپس آجاؤ، تمہاری مغفرت ہوگئی اور اس کی جس کی تم شفاعت کرو۔

اور شیطان کو کنکریاں مارنے میں ہر کنکری پر ایک ایسا کبیرہ گناہ مٹا دیا جائے گا جو ہلاک کرنے والا ہوگا اور قربانی کرنا تیرے رب کے حضور تیرے لئے ذخیرہ ہے اور سر منڈوانے میں ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ مٹا دیا جائے گا۔ اس کے بعد خانہ کعبہ کے طواف کا یہ حال ہے کہ تو طواف کر رہا ہے اور تیرے لئے کچھ گناہ نہیں، ایک فرشتہ آئے گا اور تیرے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ زمانہ آئندہ میں عمل کر اور زمانہ گزشتہ میں جو کچھ تھا، معاف کر دیا گیا۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الحج، جلد 2، ص 110، حدیث نمبر 32)

اے میرے محترم مسلمانو! اس طویل حدیث میں پورے حج کو بیان

کیا گیا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوا کہ حج نام ہے طواف خانہ کعبہ کا جو مکہ میں ہے، حج نام ہے۔ عرفات کے میدان میں ٹھہرنے کا، حج نام ہے طواف زیارت کا۔ اس حدیث میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ حج نام ہے تربت میں کوہ مراد جانے کا لہٰذا ذکریوں کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں۔ وہ خود ساختہ کوہ نامراد کے بجائے اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق کعبۃ اللہ شریف کا حج کریں اور اپنی نام نہاد اس جاہلانہ رسم کا خاتمہ کریں۔

ذکری مذہب کے متعلق
علمائے اہلسنت کے
فتاویٰ جات وتصدیقات

زیر سرپرستی: حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی (رئیس دار الحدیث ودار الافتاء جامعۃ النور)

ذکری فرقے کے متعلق حکم

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ ذکری گروہ کے درج ذیل عقائد ونظریات کے متعلق حکم شریعت کیا ہے؟

یہ فرقہ ارکانِ اسلام (نماز روزہ حج اور زکوٰۃ) کا منکر ہے بلکہ بہت ساری دینی ضروریات کا انکار کرتا ہے۔ نماز سے رکوع وسجود والی نماز کی بجائے ذکر مراد لیتے ہیں۔

لہٰذا اس فرقے کے بارے میں قرآن وسنت کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ جواب ارشاد فرما کر ممنون مشکور ہوں۔

(سائل: عمیر اکبر مدنی صاحب، کراچی)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: ذکری فرقہ ارکانِ اسلام: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروریاتِ دینیہ کا منکر ہونے کی وجہ سے خارج از دائرۂ اسلام اور کافر ومرتد ہے۔ مسلمانوں پر ان دین بے زار لوگوں سے بائیکاٹ کرنا لازم وفرض ہے۔

چنانچہ ضروریاتِ دین پر یقین رکھنے کا نام ایمان ہے اور انہیں دل وجان سے تسلیم کرنے والا مسلمان ہے، اس بارے میں امام المتکلمین علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی حنفی، متوفی 792ھ تحریر فرماتے ہیں:

إنَّ الإيمان في الشرع هو التصديق بما جاء به من عند الله تعالى، أي: تصديق النبي بالقلب في جميع ما علم بالضرورة مجيئه به من عند الله تعالى۔ (شرح العقائد النسفية، مبحث الإيمان، ص: 271، مطبوعه: مكتبة المدينة، كراتشي)

یعنی، شرعاً ایمان دل سے ان تمام ضروری چیزوں کی تصدیق کرنے کا نام ہے جو نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے لے کر آئے۔

اور جو شخص کسی ضروریاتِ دینی کا منکر ہو، وہ کافر ہے، اس بارے میں خاتم المحققین امام المتکلمین امام اہل سنت امام

احمد رضا خان حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں:

مجمع علیہ ائمہ دین (جس مسئلے پر آئمہ دین کا اجماع ہو) تو وہ فرضِ اعتقادی ہے جس کا منکر عند الفقہاء مطلقاً کافر (ہے) اور متکلمین کے نزدیک (منکر اس وقت کافر ہے) جبکہ مسئلہ ضروریاتِ دین (جیسے نماز، روزہ، حج اور زکوۃ) سے ہو اور یہی عند المحققین احوط و اسدّ (زیادہ محتاط اور دُرست ہے۔) (ملخص از فتاوی رضویہ، کتاب الطہارت، 1/181، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اور اُسی میں ہے: و فسرت الضروريات بما يشترك في علمه الخواص والعوام یعنی، ضروریاتِ دین کی تفسیر یہ کی گئی ہے کہ وہ دینی مسائل جن کو عوام و خواص سب جانتے ہوں۔ (ایضاً)

اور صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ رقم طراز ہیں:

ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین ہیں اور کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں، اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ ضروریاتِ دین وہ مسائل دین ہیں جن کو ہر خاص وعام جانتے ہوں... مسلمان ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو، اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں۔ (بہار شریعت، ایمان و کفر کا بیان، ۱/ ۱۷۲-۱۷۳، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نیز نماز کا منکر کافر ہے اور نماز سے رُکوع و سُجود والی نماز کے علاوہ کوئی اور ذِکر یا اِشاروں کے ساتھ دُعا مانگنا مراد لینے والا بھی کافر ہے؛ کیونکہ اس نے اجماع و تواتر کا خلاف کیا۔

چناں چہ علامہ نظام الدین حنفی، متوفی ۱۱۶۱ھ و جماعۃ من علماء الہند تحریر فرماتے ہیں:

إن أنكر فرضية الركوع والسجود مطلقاً يكفر حتى إذا أنكر فرضية السجدة الثانية يكفر أيضاً **لرده الإجماع والتواتر**۔ (الفتاوى الهندية، أحكام المرتدين، ما يتعلق بالصلوة والصوم والزكاة، 268/2، مطبوعة: دار المعرفة بيروت، الطبعة الثانية ۱۳۹۳ھ، ۱۹۷۳م)

ترجمہ: اگر رکوع و سجود کا مطلقاً انکار کیا تو اس کی تکفیر کی جائے گی یہاں تک کہ اگر اس نے دوسرے سجدے کا انکار کیا تو وہ بھی کافر ہے؛ کیونکہ اس نے اجماع و تواتر کا خلاف کیا۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی حنفی، متوفی: 1391ھ لکھتے ہیں:

تارک الجماعت فرما کر ارشاد فرمایا کہ اجماعِ مسلمین کے خلاف عقیدہ اختیار کرنا کفر ہے۔ قرآن کریم کے وہ معنی کرنا جو اجماع کے خلاف ہوں کفر ہے۔ سب کا اِجماع ہے کہ (أقيموا الصلوة) میں صلوۃ سے مراد موجودہ اسلامی نماز ہے، اور خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہے۔ **جو صلوۃ سے مراد صرف اشاروں سے دعا مانگنا کرے** اور خاتم النبیین کے معنی

کرے اصلی نبی اور پھر حضور کے بعد کسی نبی کے آنے کی گنجائش مانے وہ کافر ہے اسے حاکم اسلام قتل کرے گا۔(مرأۃ المناجیح شرح المشکوٰۃ المصابیح،5/214، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

اور حج کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔

چناں چہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [سورۃ البقرۃ:4/97]

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔(کنز الایمان)

صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی حنفی، متوفی:1367ھ، مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے۔۔۔اور اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے۔(ملخصاً، تفسیر خزائن العرفان، تحت الآیت:۴/۹۷)

اور حضرت علامہ مفتی نظام الدین حنفی، متوفی ۱۱۶۱ھ وجماعۃ من علماء الہند تحریر فرماتے ہیں:

فالحج فريضة محكمة ثبتت فرضيتها بدلائل مقطوعة حتى يكفر جاحدها۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب احکام المرتدین، ما یتعلق بالصلوۃ والصوم والزکاۃ،2/216، مطبوعۃ: دار المعرفۃ بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ۱۳۹۳ھ ـ ۱۹۷۳م)

یعنی، حج یقینی طور پر فرض ہے، اس کی فرضیت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے، حتی کہ اس کا منکر کافر ہے۔

لہٰذا مسلمانوں پر فرض ہے کہ ذکری فرقے سے میل جول اور سلام وکلام بند کردیں، کسی تقریب میں نہ ان کو دعوت دیں اور نہ ان کی کسی تقریب میں شریک ہوں اور اگر اسی حال پر مرجائیں تو نہ ان کی تکفین وتدفین میں حصّہ لیں اور نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں، ایسوں کے بارے میں اللہ عزّوجلّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الانعام:۶/۶۸]

ترجمہ: جب تجھے شیطان بھلا دے تو ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھ۔(کنز الایمان)

اور شیخ احمد ملاجیون حنفی جونپوری، متوفی:۱۱۳۰ھ، مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

هم المبتدع والفاسق والكافر والقعود مع كلهم ممتنع۔(التفسیرات الأحمدیۃ، تحت الآیۃ من الأنعام:68)

یعنی، اس آیت میں ظالم لوگوں سے مراد ہر بد مذہب، فاسق اور کافر ہے، ان سب کے ساتھ بیٹھنا (تعلقات رکھنا) ناجائز ہے۔

اور علامہ شریف الحق امجدی حنفی، متوفی ۱۴۲۱ھ قرآنی آیات کا انکار کرنے والے ایک کافر و مرتد کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس مستان سے اور ان کے مذکورہ بالا ہمراہیوں سے میل جول، سلام کلام بند کردیں، کسی تقریب میں نہ اُن کو مدعو کریں اور نہ ان کی کسی تقریب میں شریک ہوں، اور اگر اسی حال پر مرجائے تو نہ اُن کی کفن دفن میں ہاتھ بٹائیں اور نہ اُن کے جنازہ کی نماز پڑھیں۔" (ملخص از فتاوی شارح بخاری، عقائد متعلقہ ذاتِ صفاتِ باری تعالیٰ، ۱/ ۱۸۲، مکتبہ برکات المدینہ، کراچی)

یہاں تک اس فرقہ ناریہ کے ان عقائد و نظریات پر کلام کیا گیا، جو سائل محترم نے بیان کیے ہیں جبکہ اس فرقے کے بہت سارے عقائد باطلہ ان کی اپنی کتب میں موجود ہیں، اُن میں سے چند کی فہرست ملاحظہ کیجئے۔

1۔ ان کا کلمہ مسلمانوں کے کلمے سے ہٹ کر یوں ہے: **لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ**"۔

یا یوں پڑھتے ہیں:۔ "لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مراد اللہ۔

یا یوں ہے: لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد، اس کلمے کو وہ اپنی نماز پنجگانہ کی جگہ جو ذکر کرتے ہیں، اس میں پڑھتے ہیں۔

2۔ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے بلکہ **ملا محمد اٹکی** کو آخری نبی کہتے ہیں۔

یہ شخص اس باطل فرقے کا بانی ہے۔ اس کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر **ضلع اٹک** سے تھا، یہاں اس نے اولاً لوگوں کو گمراہ کرنا شروع کیا لیکن ناکام رہا پھر اس نے بلوچستان کا رُخ کیا اور وہیں رہائش اختیار کی اور لوگوں کو بے وقوف بنانے میں کامیاب ہوگیا؛ یہی وجہ ہے کہ بلوچستان میں اس کے ماننے والے بڑی تعداد میں ہیں۔

3۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ **ملا محمد اٹکی** نورِ خدا ہے اور تمام انبیاء و ملائکہ اس کے خدام ہیں۔

4۔ ان کا عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث میں جہاں بھی **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم نام مبارک آیا ہے، اس سے مراد ملا محمد اٹکی ہے۔

5۔ یہ رمضان کے روزوں کی بجائے دوسرے دنوں میں تین ماہ آٹھ دن روزے رکھنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

6۔ زکوۃِ معروفہ کی بجائے اپنے پیشواؤں کو دس فیصد ٹیکس دیتے ہیں۔

7۔ ذِکری فرقہ حج بیت اللہ کی بجائے کوہِ مراد (جو ضلع مکران کے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے، اس پر) جا کر حج کرتے ہیں۔

8۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو مسلمان مُلّا محمد اٹکی کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

9۔ کعبۃ اللہ کے قبلہ ہونے کے منکر ہیں۔

10۔ جماع اور احتلام کے بعد غسل کے قائل نہیں ہیں۔

11۔ اس فرقۂ باطلہ کے ہاں قرآن کے 40 پارے ہیں۔ معاذ اللہ۔

محترم قارئین! درج بالا عقائدِ باطلہ اس فرقۂ باطلہ کی انٹرنیٹ پر موجود درج ذیل کُتُب سے ماخوذ ہیں۔

۱۔ ۲ بلوچستان گزیر، ج 7۔

۲۔ آر میوز بلر 1907 مکران، ص: 119۔

۳۔ ملّتِ بیضاء، ص: 10۔

۴۔ ذکر توحید: ص 16،14،9۔

۵۔ مہدی تحریک، ص: 71،47۔

۶۔ عمدۃ الوسائل، ص: 16،33،31،29،2830،20۔

۷۔ مکران تاریخ کے آئینہ میں، ص: 10۔

۸۔ میں ذِکری ہوں: 1/ 45،39،38،37،7۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اس فرقۂ نادیہ کے حقائق جاننے کے لیے ڈاکٹر ایاز خان کا 1998م میں ذکری مذہب پر پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ ضرور پڑھیں۔

نیز مصنفِ کُتُبِ کثیرہ علامہ طفیل رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی کتاب: "**ذِکری مذہب کا تعارف**" کا خود بھی مطالعہ کریں اور دیگر عوام اہلِ سنّت کو بھی پڑھنے کا ذہن دیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الجواب الصحیح
المفتی محمد عطاء اللہ النعیمی
رئیسُ دار الحدیث ورئیس دار الإفتاء
جمعیّۃ إشاعۃ أھل السنّۃ (باکستان)

الجواب الصحیح
مفتی محمد جنید العطاری المدنی
دار الإفتاء
جمعیۃ إشاعۃ أھل السنۃ (باکستان)

کتبہ
مفتی مہتاب احمد نعیمی
دار الإفتاء
جمعیۃ إشاعۃ أھل السنۃ (باکستان)

جمعیت اشاعت اہلسنت، نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی ۷۴۰۰۰ فون: 021-32439799

الجواب صحیح
ابو ثوبان مفتی محمد کاشف مشتاق العطاری النعیمی
دار الإفتاء
جمعیة إشاعة أهل السنة (باکستان)

الجواب صحیح
المفتی عرفان المدنی النعیمی
دعا مسجد، اگرہ تاج کالونی، کراتشی

الجواب صحیح
أبو آصف المفتی محمد کاشف المدنی النعیمی
رئیس دار الإفتاء الهاشمیة، کراتشی

الجواب صحیح
المفتی محمد قاسم القادری الأشرفی النعیمی
شیش جراه ببلدة بریلی الشریفه
غوثیه دار الإفتاء کاشی فور اترا کند، الهند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحبک یا حبیب اللہ

دار الافتاء اہلسنت

مکتبۃ المدینہ، گنج بخش مارکیٹ، مرکز الاولیاء، داتا دربار لاہور پاکستان

ریفرنس نمبر: Lar 12119 تاریخ: 25-05-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ذکری ایک فرقہ ہے جس کے درج ذیل عقائد ہیں۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

1۔ یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ سید محمد جونپوری مہدی آخر الزمان ہیں، نیز اس کو رسول بھی مانتے ہیں۔

2۔ ان کا کلمہ الگ ہے، چنانچہ ان کا کلمہ، اسلام کے کلمہ کے برعکس یہ ہے "لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی مراد اللہ"

(بلوچستان گزیٹر، ج 7، آرہیوز بلر 1907، مکران، ص 119)

نیز یہ کبھی اپنا کلمہ یوں بھی پڑھتے ہیں "لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ"

(ملت بیضاء، ص 10، عمدۃ الوسائل، ص 16)

نیز ان کا ایک کلمہ وہ ہے جسے وہ اپنی پنج گانہ تسبیحات میں پڑھتے ہیں "لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین"

(ذکر توحید، ص 16-14، مہدی تحریک، ص 47)

3۔ یہ لوگ حضور ﷺ کی ختم نبوت کے منکر ہیں اور ملا محمد اٹکی کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔

4۔ یہ لوگ ملا محمد اٹکی کو نور خدا مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام اور ملائکہ اس کے خدام ہیں۔

5۔ یہ لوگ نماز کے منکر ہیں اور نماز کے بجائے پانچ وقت ذکر کرتے ہیں۔ (میں ذکری ہوں، ص 7، عمدۃ الوسائل، ص 20، مکران تاریخ کے آئینہ میں، ص 10)

6۔ نماز کی ادائیگی کو کفر سمجھتے ہیں اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔

7۔ یہ لوگ رمضان کے روزوں کے منکر ہیں۔ (عمدۃ الوسائل، ص 28)

ذکریوں کی اپنی کتاب "میں ذکری ہوں" میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ رمضان کے بجائے دوسرے دنوں میں تین ماہ آٹھ دن روزوں کے قائل ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہر دوشنبے، ایام بیض اور ذی الحجہ کے آٹھ، یہ کل تین ماہ آٹھ دن ہو گئے۔ (میں ذکری ہوں، ج 1، ص 39, 38, 37, 7)

8۔ یہ لوگ حج بیت اللہ کے منکر ہیں۔ حج بیت اللہ کے بجائے "کوہ مراد" میں جا کر حج کرتے ہیں جو تربت (ضلع مکران) کے قریب ایک میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے۔ (ماخوذ از مہدوی تحریک، ص 71، عمدۃ الوسائل، ص 29,30)

9۔ یہ لوگ کعبۃ اللہ کے قبلہ ہونے کے قائل نہیں۔ (عمدۃ الوسائل، ص 31)

10۔ یہ لوگ جماع اور احتلام کے بعد غسل کے قائل نہیں۔ (عمدۃ الوسائل، ص 33)

11۔ میت کے لئے نماز جنازہ کے قائل نہیں، صرف دعا کرتے ہیں جو ذکر خانہ میں ہوتی ہے۔ (میں ذکری ہوں، ج 1، ص 45)

12۔ یہ لوگ زکوۃ کے منکر ہیں اور اس کے بجائے اپنے پیشواؤں کو دس فیصد ٹیکس دیتے ہیں۔

13۔ ان کے نزدیک نصوص میں وارد "محمد" سے مراد ملا محمد اٹکی ہے۔

14۔ ان کے نزدیک وہ تمام مسلمان جو ملا محمد اٹکی کو نہیں مانتے، کافر ہیں۔

15۔ قرآن کریم کو 40 پاروں پر مشتمل مانتے ہیں۔

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت میں ان کی کتابوں کے بیان کردہ صفحات کا اسکین شدہ پرنٹ بھی موجود ہے۔ نیز انٹرنیٹ کے ذریعے حاصل ہونے والی معلومات بھی ان لوگوں کے انہیں عقائد کو بیان کر رہی ہے۔

(سائل: شہزاد قادری، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں بیان کردہ صورت حال کے مطابق مذکورہ فرقہ ارکان اسلام اور بہت سے ضروریات دین (ختم نبوت، نماز، روزہ، رمضان، حج، زکوٰۃ، نماز جنازہ، قرآن وغیرہ) کا منکر ہونے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ان کا حکم بھی قادیانیوں کی طرح ہے۔ مسلمانوں پر اس فرقے سے دور رہنا اور انہیں اپنے آپ سے دور رکھنا لازم ہے۔

کچھ چیزوں کے انکار کے جزئیات درج ذیل ہیں:

شرح فقہ اکبر میں ہے:

من جحد فرضا، مجمعا علیه کالصلاۃ والصوم والزکاۃ والغسل من الجنابۃ کفر

یعنی جس نے ایسے فرض کا انکار کیا جس کی فرضیت پر اجماع ہے تو وہ کافر ہے، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور غسل جنابت کا انکار کرنا۔ (شرح فقہ اکبر، ص 285، دار الکتب العلمیہ بیروت)

ضروریات دین کے متعلق المسامرۃ میں ہے:

(الایمان (ھو التصدیق بالقلب فقط)' ای: قبول القلب واذعانه لما علم بالضرورۃ انه من دین محمد

صلی اللّٰہ علیہ وسلم، بحیث تعلمہ العامۃ من غیر افتقار الی نظر ولا استدلال کالوحدانیۃ والنبوۃ والبعث والجزاء ووجوب الصلاۃ والزکاۃ وحرمۃ الخمرونحوھا

ترجمہ: ایمان دل سے تصدیق کرنے کا نام ہے۔یعنی دل کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں موجود ضروری چیزوں کو قبول کرنے، ان پریقین رکھنے کا نام ایمان ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں کہ جنہیں عام لوگ بغیر کسی سوچ وفکر اور دلیل کے ضروریات دینی مانتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبوت مصطفیٰ، قیامت، اعمال کی جزاء اور نماز، زکوۃ کا واجب ہونا اور شراب وغیرہ کا حرام ہونا۔ (المسامرۃ شرح المسایرۃ، ص 273، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

آقا صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

ترجمہ کنزالایمان: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے (آخری نبی ہیں) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت 40)

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے ''یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ ﷺ پر ختم ہوگئی۔ آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتی کہ جب حضرت عیسٰی علیہ الصلاۃ والسلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھیں گے۔ حضور ﷺ کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے۔ نص قرانی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث تو حد تواتر تک پہنچتی ہیں۔ ان سب سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔ (خزائن العرفان، زیر آیت ولکن رسول اللہ، الخ سورہ احزاب)

جامع ترمذی کی حدیث پاک میں ہے:

عن ثوبان قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں 30

جھوٹے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی گمان کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون، الحدیث 2226، ج4، ص93، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے:

اذا لم یعرف الرجل ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء علیھم وعلی نبینا السلام فلیس بمسلم

ترجمہ: جو بندہ یہ نہ جانتا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام میں آخری نبی ہیں، تو وہ مسلمان ہی نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج2، ص263، بیروت)

المعتقد المنتقد میں ہے:

الحجج التی ثبت بھا بطریق التواتر نبوته ثبت بھا ایضا انه آخر الانبیاء فی زمانه وبعده الی یوم القیامة لایکون نبی، فمن شك فیه یکون شاکا فیھا ایضا، وایضا من یقول انه کان نبی بعده اویکون، اوموجود، وکذا من قال یمکن ان یکون فھو کافر، ھذا شرط صحة الایمان بخاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیه وسلم

ترجمہ: وہ دلائل جن سے بطریق تواتر حضور ﷺ کی نبوت ثابت ہے، انہیں دلائل قطعیہ سے آقا ﷺ کا اپنے زمانے اور اپنے زمانے کے بعد قیام قیامت تک آخری نبی ہونا بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تو جو اس بات میں شک کرے گا، وہ ان دلائل قطعیہ میں شک کرنے والا ہوگا۔ اور جو یہ کہے کہ فلاں حضور ﷺ کے بعد نبی ہے یا ہوگا یا موجود ہے، اسی طرح جو یہ کہے کہ ممکن ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی ہو تو وہ کافر ہے۔ محمد ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ایمان کی شرط ہے۔

(المعتقد المنتقد، ص 168-169، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور)

شفا شریف میں ہے:

كذلك من ادعى نبوة احد مع نبينا صلى الله عليه وسلم او بعده وكذالك من ادعى منهم انه يوحى اليه، وان لم يدع النبوة (الى قوله) فهولاء كلهم كفار مكذبون للنبى صلى الله عليه وسلم، لانه اخبر صلى الله عليه وسلم انه خاتم النبيين لانبى بعده واخبر عن الله تعالى انه خاتم النبيين

ترجمہ: اسی طرح جو ہمارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ یا آپ کے بعد کسی کی نبوت کا دعویٰ کرے، اور اسی طرح ان میں سے جو یہ دعویٰ کرے کہ

اس پر وحی آتی ہے، اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے...... (فرمایا) کہ یہ سب کافر اور نبی اکرم ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے خود خبر دی کہ وہ خاتم النبیین ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور آقا ﷺ نے اللہ عزوجل سے بھی یہی خبر ہم تک پہنچائی کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔ (الشفاء، فصل فی بیان ماھو من المقالات کفر، ج2، ص609، بیروت)

ہندیہ میں حضور اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے کے متعلق ہے:

اذالم یعرف الرجل ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء علیھم وعلی نبینا السلام فلیس بمسلم: لانہ من الضروریات

ترجمہ: جب کوئی شخص حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی نہیں جانتا تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔ (الفتاوی الہندیہ، کتاب السیر، الباب فی احکام المرتدین، ج2، ص263، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لا الہ الا اللہ ماننا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو احد صمد لاشریک لہ جاننا فرض اول ومناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینا

محال و باطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے۔

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے، وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کو راہ دے، وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفران ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 15، ص 630، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نماز کا انکار کفر ہے اور نماز سے رکوع وسجود والی نماز کے علاوہ کوئی اور مفہوم مراد لینا کفر ہے کہ یہ اجماع وتواتر کے خلاف ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

ان انکر فرضية الركوع والسجود مطلقا يكفر حتى اذا انكر فرضية السجدة الثانية يكفر ايضا لردة الاجماع والتواتر

ترجمہ: اگر رکوع وسجود کا مطلقاً انکار کیا اس کی تکفیر کی جائے گی، یہاں تک کہ اگر دوسرے سجدے کا انکار کیا تو انکار اجماع وتواتر کے سبب اس کی تکفیر کی جائے گی۔ (فتاویٰ ہندیہ، احکام المرتدین، ما یتعلق بالصلوٰۃ والصوم

والزکاۃ، ج 2، ص 268، رشیدیہ، کوئٹہ)

سورۃ البقرہ میں نماز کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ

ترجمہ قرآن کنزالایمان: وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں، اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔

(پ 1، سورۃ البقرہ، آیت 3)

مذکورہ آیت کے تحت تفسیر بیضاوی میں ہے:

حقوقها الظاهرة من الفرائض والسنن، وحقوقها الباطنة من الخشوع والاقبال بقلبه على الله تعالى

یعنی نماز کے ظاہری حقوق فرائض وسنن کی ادائیگی اور اس کے باطنی حقوق میں سے خشوع اور اپنے دل کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ (تفسیر البیضاوی، ج 1، ص 38، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مراۃ المناجیح میں ایک حدیث کی شرح میں فرمایا: تارک الجماعت فرما کر ارشاد فرمایا کہ اجماع مسلمین کے خلاف عقیدہ اختیار کرنا کفر ہے۔ قرآن کریم کے وہ معنی کرنا جو اجماع کے خلاف ہوں، کفر ہے۔ سب کا اجماع ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ میں صلوٰۃ سے مراد موجودہ

اسلامی نماز ہے اور خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہے۔ جو صلوٰۃ سے مراد صرف اشاروں سے دعا مانگا کرے اور خاتم النبیین کے معنی کرے اصلی نبی اور پھر حضور کے بعد کسی نبی کے آنے کی گنجائش مانے وہ کافر ہے، اسے حاکم اسلام قتل کرے گا۔ (مراۃ المناجیح شرح المشکاۃ المصابیح، جلد 5، ص 214، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

امیر اہلسنت، مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی اپنی کتاب ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب'' میں فرماتے ہیں: نماز دل کی ہوتی ہے، ظاہری نماز میں کیا رکھا ہے! یہ کہنا کفر ہے...... ''ہم فقیر لوگ ہیں ہم پر نماز معاف ہے'' ایسا کہنا کفر ہے..... ظاہری نماز روزہ کچھ نہیں، دل پاک ہونا چاہئے، یہ کفر ہے'' (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب، ص 373، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی اہلسنت، علامہ مولانا مفتی محمد قاسم قادری دام ظلہ العالی فرماتے ہیں: نماز کے معروف معنی کا انکار کرنا کفر ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ نماز سے مراد محض اللہ عزوجل کو یاد کرنا ہے۔

(ایمان کی حفاظت، ص 88، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حج کی فرضیت کا منکر کافر ہے، چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان موجود ہے:

وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا-وَ مَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ شَھِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ

ترجمہ: کنز الایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے، تم فرماؤ اے کتابیو! اللہ کی آیتیں کیوں نہیں مانتے اور تمہارے کام اللہ کے سامنے ہیں۔ (پ 4، سورہ آل عمران، آیت 98-97)

حضرت صدر الافاضل مفسر سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے...... اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص 740، ضیاء القرآن، لاہور)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ

ترجمہ کنز الایمان: اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو۔ (پ 2، سورہ بقرہ، آیت 196)

صحیح مسلم شریف میں حدیث مبارکہ ہے:

عن ابی ہریرۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فقال یا ایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا

یعنی حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم پر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہذا حج کرو۔ (صحیح مسلم، ج1، ص432، مطبوعہ کراچی)

تاتارخانیہ میں ہے: وعلی فریضۃ انعقد الاجماع

ترجمہ: حج کی فرضیت پر اجماع منعقد ہو گیا ہے۔

(تاتارخانیہ، ج2، ص325، مطبوعہ کراچی)

عالمگیری میں ہے: فالحج فریضۃ محکمۃ ثبتت فرضیتھا بدلائل مقطوعۃ حتی یکفر جاحدھا

ترجمہ: حج یقینی طور پر فرض ہے۔ اس کی فرضیت قطعی دلائل سے ثابت ہے، یہاں تک کہ اس کے منکر کی تکفیر کی جائے گی۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج1، ص216، مطبوعہ کوئٹہ)

ایسے لوگوں سے بائیکاٹ کے حوالے سے اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر

ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (پ 7، سورہ انعام، آیت 68)

اس آیت کے تحت تفسیرات احمدیہ میں ہے:

هم المبتدع والفاسق والكافر والقعود مع كلهم ممتنع

ترجمہ: ظالم لوگوں سے مراد بدمذہب، فاسق اور کافر ہیں، ان سب کے پاس بیٹھنا تک منع ہے۔ (التفسیرات الاحمدیہ، زیر آیت واما ینسینك الشیطن فلا تقعد، ص 388، مطبوعہ کریمیہ بمبئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحبک یاحبیب اللہ

دارالافتاء سیلانی

جامع مسجد سیلانی فرسٹ فلور مین ہیڈ آفس سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ بہادر آباد چورنگی کراچی پاکستان

حوالہ نمبر: 671 تاریخ 08/06/2023

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

بلوچستان میں ایک فرقہ ہے جو کہ اپنے آپ کو ذکری نام سے موسوم کرتا ہے۔جن کے عقائد ونظریات درج ذیل ہیں۔

1۔ یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ ملا محمد اٹکی مہدی آخرالزماں ہے، نیز اس کو رسول بھی مانتے ہیں۔

2۔ان کا کلمہ الگ ہے، چنانچہ ان کا کلمہ، اسلام کے کلمہ کے برعکس یہ ہے ”لاالہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی مراد اللہ“

(بلوچستان گزیٹر، ج 7، آرہیوز بلز 1907 ،مکران، ص 119)

نیز یہ کبھی اپنا کلمہ یوں بھی پڑھتے ہیں ”لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ“ (ملت بیضاء، ص 10 ، عمدۃ الوسائل، ص 16)

نیز ان کا ایک کلمہ وہ ہے جسے وہ اپنی پنج گانہ تسبیحات میں پڑھتے ہیں ”لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین“

(ذکر توحید، ص 16-14، مہدی تحریک، ص 47)

3۔ یہ لوگ حضور ﷺ کے ختم نبوت کے منکر ہیں اور ملا محمد اٹکی کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔

4۔ یہ لوگ ملا محمد اٹکی کو نور خدا مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام اور ملائکہ اس کے خدام ہیں۔

5۔ یہ لوگ نماز کے منکر ہیں اور نماز کے بجائے پانچ وقت ذکر کرتے ہیں۔ (میں ذکری ہوں، ص 7، عمدۃ الوسائل، ص 20، مکران تاریخ کے آئینہ میں، ص 10)

6۔ نماز کی ادائیگی کو کفر سمجھتے ہیں اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔

7۔ یہ لوگ رمضان کے روزوں کے منکر ہیں۔ (عمدۃ الوسائل، ص 28)

ذکریوں کی اپنی کتاب ''میں ذکری ہوں'' میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ رمضان کے بجائے دوسرے دنوں میں تین ماہ آٹھ دن روزوں کے قائل ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہر دوشنبے، ایام بیض اور ذی الحجہ کے آٹھ، یہ کل تین ماہ آٹھ دن ہو گئے۔ (میں ذکری ہوں، ج 1، ص 39, 38, 37, 7)

8۔ یہ لوگ حج بیت اللہ کے منکر ہیں۔ حج بیت اللہ کے بجائے ''کوہ مراد'' میں جا کر حج کرتے ہیں جو تربت (ضلع مکران) کے قریب ایک میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے۔ (ماخوذ از مہدوی تحریک، ص 71، عمدۃ

الوسائل، ص 29,30)

9۔ یہ لوگ کعبۃ اللہ کے قبلہ ہونے کے قائل نہیں۔ (عمدۃ الوسائل، ص 31)

10۔ یہ لوگ جماع اور احتلام کے بعد غسل کے قائل نہیں۔ (عمدۃ الوسائل، ص 33)

11۔ میت کے لئے نماز جنازہ کے قائل نہیں، صرف دعا کرتے ہیں جو ذکر خانہ میں ہوتی ہے۔ (میں ذکری ہوں، ج 1، ص 45)

12۔ یہ لوگ زکوٰۃ کے منکر ہیں اور اس کے بجائے اپنے پیشواؤں کو دس فیصد ٹیکس دیتے ہیں۔

13۔ ان کے نزدیک نصوص میں وارد "محمد" سے مراد ملا محمد اٹکی ہے۔

14۔ ان کے نزدیک وہ تمام مسلمان جو ملا محمد اٹکی کو نہیں مانتے، کافر ہیں۔

15۔ قرآن کریم کو 40 پاروں پر مشتمل مانتے ہیں۔

قرآن وسنت کی روشنی میں اس فرقہ کا کیا حکم ہے؟ کیا مسلمان اس فرقے سے منسلک لوگوں سے تعلقات (میل جول' کھانا پینا' شادی بیاہ وغیرہا جیسے امور) رکھ سکتے ہیں؟

(سائل: شہزاد قادری، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایة الحق والصواب

اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کی جو کہ قرآن وسنت کا راستہ ہے جس پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصحاب کو چلایا۔ اسی پر صدیقین چلے اور اسی پر شہداء وصالحین چلتے ہیں اور شیطان اپنی آل اولاد کے ساتھ اسی راستے پر تاک لگائے بیٹھا ہے تاکہ ہر آن مسلمانوں کے ایمانی ایقانی عقل وخرد اور قلب وروح کو اپنے کفر وشرک، فسق وفجور کے تیروں سے چھلنی کرے...... الا ماحفظہ اللہ۔

جب کوئی بدنصیب اس کے تیروں کا شکار ہوجاتا ہے تو پھر وہ غرور وتکبر، سرکشی وطغیانی کی دواؤں سے اس کا علاج کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بدنصیب مریض سمجھتا ہے کہ میں صحت یاب ہوگیا ہوں بلکہ پہلے سے زیادہ تندرست ہوں حالانکہ بدنصیب نہ ختم ہونے والی بیماری کا شکار ہوچکا ہوتا ہے۔ یہ تیروں سے گھائل ہونے والے بدنصیب امت سے جدا ہونے والے فرقے ہیں۔ جی ہاں! جنہیں اس لعین نے اللہ کے انکاری تیروں سے زخمی کیا، کبھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ورسالت کے منکر نشتروں سے چور چور کیا، کبھی اصحاب واہل بیت کی گستاخانہ برچھیوں سے چھلنی کیا۔

الغرض ہر ایک کو اس کی طبیعت کے موافق ہتھیار سے ہلاک کرتا ہے۔

انہی فرقوں میں سے ایک فرقہ ذکری فرقہ ہے۔ ان لوگوں کے عقائد و نظریات کا جب ہم نے جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ نظریاتی لحاظ سے یہ قادیانی سے بھی دو قدم آگے ہیں۔

ذکری فرقہ کے متعلق حکم شرعی:

اس گروہ کے عقائد ونظریات کے متعلق مستند ذرائع سے ہمارے پاس جو معلومات پہنچیں وہ سراسر کفریات پر مبنی ہیں۔ ان عقائد ونظریات کے حاملین کا اسلام اور مسلمانوں سے دور دور تک کا کوئی واسطہ نہیں۔ یہ گروہ متعدد وجوہ سے اسلام سے خارج ہے۔ یہ لوگ کفریہ عقائد ونظریات رکھنے کے باوجود نسل در نسل اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اسلام کے دعوے دار ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے کفریہ عقائد کو عین اسلام سمجھتے ہیں لہذا یہ لوگ قادیانیوں کی طرح مرتد و زندیق ہیں۔ ان پر مرتدوں اور زندیقوں کے احکام جاری ہوں گے اور جو شخص ان کے عقائد ونظریات پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کفر میں شک کرے تو وہ بھی کافر ہے۔

مسلمانوں کو ان سے سلام کلام، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان سے شادی بیاہ کرنا، خوشی، غمی میں ان کے ہاں آنا جانا یہاں تک کہ اضطراری صورت کے علاوہ ان سے خرید وفروخت کے معاملات کرنا حرام، حرام اور

سخت حرام ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (سورہ انعام، آیت 68)

اس آیت کے تحت تفسیرات احمدیہ میں ہے: دخل فيه الكافر والمبتدع والفاسق والقعود مع كلهم ممتنع

ترجمہ: اس آیت کے حکم میں ہر کافر و مبتدع اور فاسق داخل ہیں اور ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ، تحت آیہ 06)

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔

ترجمہ: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

(سورہ ہود، آیت 113)

صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی

کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم و رواج، مودت ومحبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔ (خزائن العرفان، ص 437، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں:

فایا کم و ایاھم لا یضلونکم، ولا یفتنونکم

ترجمہ: ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم، باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء، رقم الحدیث 7)

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گمراہوں اور گمراہ گروں کے حوالے سے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا: **فایا کم و ایاھم لا یضلونکم، ولا یفتنونکم**

ترجمہ: تم ان سے دور رہو اور وہ تم سے دور رہیں۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء، جلد 1، ص 33، مطبوعہ لاہور)

دوسری حدیث میں نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تنا کحوھم

ترجمہ: نہ تم ان کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو، نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو۔ (کنزالعمال، جلد 6، کتاب الفضائل، باب ذکر الصحابۃ، ص 246، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اسی طرح سنن ابن ماجہ میں ہے: عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان مرضو فلا تعودوھم، وان ماتوا فلا تشھدوھم، وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ بیمار ہو جائیں، تو ان کی عیادت نہ کرو، اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازوں میں نہ جاؤ اور اگر تم ان سے ملو تو انہیں سلام نہ کرو۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی القدر، ص 105، مطبوعہ لاہور)

الضعفاء الکبیر میں ہے: لاتواکلوھم ولاتشاربوھم ولاتجالسوھم ولاتناکحوھم واذا مرضوا فلاتعودوھم واذا ماتو فلاتشھدوھم ولاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم

ترجمہ: ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے

پاس نہ بیٹھو، ان سے رشتہ نہ کرو، وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مر جائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ، ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو، نہ ہی ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ (الضعفاء الکبیر، حدیث 153، جلد 1، ص 126، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا، اپنے ساتھ کاشانہ خلافت میں لے آئے، اس کے لئے کھانا منگوایا، جب وہ کھانے بیٹھا کوئی بات بدمذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی تو فوراً حکم ہوا کہ کھانا اٹھالیا جائے اور اسے نکال دیا جائے۔ سامنے سے کھانا اٹھوالیا اور اسے نکلوا دیا۔ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے آکر عرض کی: فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے: فرمایا: لا تقراہ منی السلام فانی سمعت انہ احدث، میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا کیونکہ میں نے سنا ہے کہ وہ بدعتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 107/15، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مرتد سے مسلمانوں کو سلام، کلام حرام، میل جول حرام، نشست و برخاست حرام، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جانا حرام۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 14، ص 298، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ان کے کفریات کی تفصیل

یہ گروہ ملا ائکی کا کلمہ پڑھتے ہیں:

لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی مراد اللہ

(بلوچستان گزیٹر، ج 7، آر ہیوز بلر 1907، مکران، ص 119)

کبھی یوں بھی پڑھتے ہیں: لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ (ملت بیضاء، ص 10، عمدۃ الوسائل، ص 16)

وہ کلمہ جسے یہ اپنی پنجگانہ تسبیحات میں پڑھتے ہیں: لا الہ الا اللہ الملك الحق المبین نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین (ذکر توحید، ص 16، 14، 9، مہدی تحریک، ص 47)

درج بالا کلمہ اور تسبیح میں بالکل واضح ملا ائکی کی نبوت و رسالت کا اقرار ہے اور جو شخص نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانۂ حیات یا بعد زمانۂ حیات میں کسی نئے نبی کی نبوت کا عقیدہ رکھے یا کسی نئے نبی کی نبوت کو ممکن جانے، ایسا شخص کافر و مرتد ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا عقیدہ ضروری قطعی قرآنی وحدیثی ہونے کے ساتھ ساتھ امت کا اجماعی عقیدہ ہے جس کا منکر بلکہ اس عقیدہ میں شک وتردد رکھنے والا قطعی اور اجماعی طور پر کافر ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے (آخری نبی ہیں) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(سورۃ الاحزاب، آیت 40)

ائمہ تفسیر کا اجماع

امت کے تمام مفسرین نے خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کیا ہے۔حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس (م 68ھ) فرماتے ہیں:

وخاتم النبيين: ختم الله به النبيين قبله فلا يكون نبي بعده

ترجمہ: خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ انبیاء حضور ﷺ کی ذات اقدس پر ختم فرمادیا ہے، پس آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

(تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، جلد 1، ص 354)

امام المفسرین ابن جریر طبری (م 310ھ) خاتم النبیین کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ولكنه رسول الله وخاتم النبيين، الذى ختم النبوة فطبع عليها فلا تفتح لاحد بعده الى قيام الساعة

ترجمہ: لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، یعنی وہ ہستی جس نے (مبعوث ہوکر) سلسلہ نبوت ختم فرمادیا ہے اور اس پر مہر ثبت کردی ہے اور قیامت تک آپ ﷺ کے بعد یہ کسی کے لئے نہیں کھلے گی۔
(جامع البیان فی تفسیر القرآن، 12:22)

محی السنہ امام بغوی شافعی (م 516ھ) خاتم النبیین کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ولكن رسول الله وخاتم النبيين: ختم الله به النبوة و اقراء ابن عامر وابن عاصم (خاتم) بفتح التاء على الاسم اى آخرهم، وقرأ الآخرون بكسر التاء على الفعال لانه ختم به النبيين فهو خاتمهم

ترجمہ: (لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں) آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبوت ختم فرمادی ہے۔ ابن عامر اور ابن عاصم نے (لفظ خاتم) بربنائے اسم زبر کے ساتھ پڑھا ہے یعنی آخر انبیاء اور دیگر (اہل فن) نے بربنائے فاعل تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی بعثت کے ساتھ سلسلہ انبیاء ختم فرمادیا۔

سو آپ ﷺ ان کے خاتم ہیں۔ (معالم التنزیل، جلد 3، ص 533)

امام فخر الدین رازی (م 606ھ) فرماتے ہیں:

وخاتم النبیین: وذالك لان النبی الذی یکون بعده نبی ان ترك شیأ من النصیحة والبیان یستدرکه من یاتی بعده، واما من لانبی بعده یکون اشفق علی امته واهدی لهم واجدی، اذهو کوالدلولده الذی لیس له غیره من احد

ترجمہ: اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں (آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں) اگر ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آنا ہوتا تو وہ تبلیغ اور احکام کی توضیح کا مشن کسی حد تک نامکمل چھوڑ جاتا، جسے بعد میں آنے والا مکمل کرتا، لیکن جس نبی کے بعد اور کوئی نبی آنے والا نہ ہو تو وہ اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق ہوتا ہے اور ان کے لئے واضح قطعی اور کامل ہدایت فراہم کرتا ہے کیونکہ اس کی مثال ایسے باپ کی طرح ہوتی ہے جو جانتا ہو کہ اس کے بعد اس کے بیٹے کی نگہداشت کرنے والا کوئی سرپرست اور کفیل نہ ہوگا۔

(التفسیر الکبیر، 214:25)

امام قرطبی مالکی (م 671ھ) لفظ خاتم کی شرح یوں بیان کرتے ہیں:

وخاتم قرأ عاصم وحده بفتح التاء بمعنى انهم به ختموا فهو كالخاتم والطابع لهم، وقرأ الجمهور بكسر التاء بمعنى انه ختمهم اى جاء آخرهم

ترجمہ: صرف عاصم (قاری) نے خاتم تاء کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ ان (انبیاء) کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہو گیا ہے۔ پس آپ ان کے لئے مہر کی طرح ہیں (یعنی آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء پر مہر ثبت کردی ہے) جمہور نے خاتم تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرمادیا ہے، یعنی آپ ﷺ سب سے آخر میں تشریف لائے۔ (الجامع لاحکام القرآن، 14:196)

امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م 710ھ) فرماتے ہیں:

وخاتم النبيين: اى آخرهم يعنى لاينبا احد بعده، وعيسى ممن نبى قبله وحين ينزل عاملاً على شريعة محمد ﷺ كانه بعض امته

ترجمہ: خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں (بعثت کے اعتبار سے) آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا۔ رہے عیسیٰ علیہ السلام تو وہ آپ سے پہلے انبیاء میں سے ہیں اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو وہ شریعت محمدی ﷺ پر عمل کریں گے

اور حضور ﷺ کی امت کے ایک فرد کی طرح ہوں گے۔ (مدارک التنزیل، جلد 3، ص 306)

احادیث بابت ختم نبوت

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کے مضمون و مفہوم پر مشتمل احادیث حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ ذیل میں ان میں سے چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

1۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ: ان رسول اللہ ﷺ قال: ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی، کمثل رجل بنی بیتا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ، فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون: ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ؟ قال: فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے گھر کو تعمیر کیا اور اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور خوش ہونے لگے اور کہنے لگے! یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں وہی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، رقم 3342)' (صحیح مسلم کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین، رقم 2286)

2۔حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول معظم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ان لی اسماء، انا محمد، وانا الماجی یمعو اللہ بی الکفر، وانا العاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ احد

ترجمہ: بے شک میرے کئی اسماء ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں، لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا اور میں عاقب ہوں، عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسماء صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث 6106)

3۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالو، وما المبشرات قال: الرویا الصالحۃ

ترجمہ: نبوت میں سے (میری وفات کے بعد) کچھ باقی نہ رہے گا مگر خوش خبریاں رہ جائیں گی۔لوگوں نے عرض کیا: خوشخبریاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اچھے خواب۔ (صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب المبشرات،

حدیث 6990)

4۔ان جھوٹے مدعیان نبوت کے متعلق آقا کریم ﷺ نے امت کو پہلے سے ہی خبردار فرمادیا تھا چنانچہ حضرت ثوبان سے روایت ہے: **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی**

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں 30 جھوٹے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی گمان کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون، رقم 2226)

منکرین ختم نبوت کا حکم اکابرین امت کی عبارات کی روشنی میں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا مسئلہ قطعی اجماعی اور ضروریات دین کا مسئلہ ہے جس کے منکر کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لے کر آج تک کہ اکابرین اُمّت نے صراحتاً کافر و مرتد قرار دیا ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ (م 150ھ) علیہ الرحمہ کے زمانے میں ایک شخص

نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جھوٹا مدعی نبوت کہنے لگا: مجھے دلیل بیان کرنے کا موقع دو جس پر آپ نے فرمایا: **من طلب منه علامة فقد کفر لقول النبی ﷺ لا نبی بعدی**

ترجمہ: جو شخص اس سے دلیل طلب کرے، وہ بھی کافر ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، باب 7، من طلب علامۃ من المتنبی فقد کفر، ج 1، ص 161)

امام محمد شہاب الکردری (م 287ھ) فرماتے ہیں: **واما الایمان بسیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام فیجب بانه رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا امن بانه ولم یومن بانه خاتم الرسل لاینسخ دینه الی یوم القیامة لایکون مومنا**

ترجمہ: حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانا یہ واجب کرتا ہے کہ (ہم اعتقاد رکھیں) آپ ﷺ آج بھی ہمارے رسول ہیں اور سلسلہ انبیاء و رسل کو ختم فرمانے والے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ ایمان رکھے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں مگر یہ ایمان نہ رکھتا ہو کہ آپ ﷺ آخری رسول ہیں، بایں معنیٰ کہ قیامت تک آپ ﷺ کا دین منسوخ نہیں ہوگا پھر بھی وہ مومن

نہیں۔ (الفتاویٰ البزاریۃ، الجزء الثالث، کتاب السیر، بہامش الفتاویٰ الہندیہ، جلد 6، ص 327)

امام نجم الدین عمر نسفی (م 537ھ) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: **واول الانبیاء آدم و آخرھم محمد علیھما الصلوٰۃ والسلام**

ترجمہ: (بعثت کے اعتبار سے) انبیاء میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (العقیدۃ النسفیۃ، بیان فی ارسال الرسل: 28)

علامہ سعد الدین تفتازانی (م 791ھ) علیہ الرحمہ اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **وقد دل کلامہ وکلام اللہ المنزل علیہ انہ خاتم النبیین وانہ مبعوث الی کافۃ الناس بل الی الجن والانس ثبت انہ آخر الانبیاء**

ترجمہ: حضور نبی اکرم ﷺ کا کلام (حدیث مبارکہ) اور کلام الٰہی جو آپ ﷺ پر نازل ہوا (یعنی قرآن مجید) اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا ہے اور آپ ﷺ تمام کائنات انسانی بلکہ تمام جن وانس کی طرف (رسول بن کر) مبعوث ہوئے ہیں۔ (قرآن وحدیث) سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

(شرح العقائد النسفیۃ، بیان فی ارسال الرسل: 137)

علامہ صدر الدین محمد بن علاء الدین العز حنفی دمشقی (م 792ھ) عقیدۂ طحاویہ کی اس عبارت (او کل دعوی النبوۃ بعدہ فغی وھوی) کی شرح میں لکھتے ہیں: لما ثبت انه خاتم النبيين علم ان من ادعى بعده النبوة فهو كاذب ولايقال فلوجاء المدعى للنبوة بالمعجزات الخارقة والبراهين الصادقة كيف يقال بتكذيبه؟ لانا نقول: هذا لايتصور ان يوجد وهو من باب فرض المحال لان الله تعالىٰ لما اخبر انه يدعى النبوة ولايظهر امارة كذبه فى دعواه والغى ضد الرشاد والهوى عبارة عن شهوة النفس اى ان تلك الدعوى بسبب هوى النفس لاعن دليل فتكون باطلة

ترجمہ: جب یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت محمد ﷺ نبیوں (کے سلسلہ) کو ختم فرما دیا ہے تو معلوم ہوا کہ جو کوئی آپ ﷺ (کی بعثت) کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے اور ہرگز نہیں کہا جائے گا کہ اگر وہ خرقِ عادت معجزات اور سچے دلائل پیش کرتا ہے تو اسے کیونکر جھٹلایا جائے گا، کیونکہ ایسی شے کے وجود کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور یہ بات فرضِ محال میں سے ہے، کیونکہ جب باری تعالیٰ نے فرمادیا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں تو یہ محال ہے کہ آپ کے بعد کسی مدعی نبوت کے دعویٰ میں جھوٹ، گمراہی اور نفسانی

خواہش کی علامت ظاہر نہ ہو۔ پس اس کا یہ دعویٰ محض اس کی نفسانی خواہش ہے، کسی دلیل کی بنیاد پر نہیں، سو یہ باطل ہے۔ (شرح العقیدۃ الطحاویہ، ص 166)

علامہ ابن نجیم مصری (م 970ھ) فرماتے ہیں: **اذالم یعرف ان محمداً ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات**

ترجمہ: اگر کوئی شخص یہ نہ مانے کہ حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں کیونکہ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ (الاشباہ والنظائر، الفتن الثانی، کتاب السیر والردۃ، ج 1، ص 296)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

اذا لم یعرف الرجل ان محمداً صلی الله علیه وسلم آخر الانبیاء فی زمانه وبعده الی یوم القیامة لایکون نبی، فمن شك فیه یکون شاكاً فیها ایضاً، وایضاً من یقول انه کان نبی بعده او یکون، او موجود، وکذا من قال یمکن ان یکون فهو کافر، هذا شرط صحة الایمان بخاتم الانبیاء محمد صلی الله علیه وسلم

ترجمہ: وہ دلائل جن سے بطریق تواتر حضور ﷺ کی نبوت ثابت ہے، انہیں دلائل قطعیہ سے آقا ﷺ کا اپنے زمانے اور اپنے زمانے کے بعد قیام قیامت تک آخری نبی ہونا بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تو جو ختم نبوت میں شک کرے گا، وہ نفس نبوت میں بھی شک کرنے والا ہوگا۔ اور جو یہ کہے کہ فلاں حضور ﷺ کے بعد نبی ہے یا ہوگا یا موجود ہے، اسی طرح جو یہ کہے کہ ممکن ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی ہو تو وہ کافر ہے۔ محمد ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ایمان کی شرط ہے۔

(المعتقد، ص 168/169، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور)

شفاء شریف میں ہے: کذلك من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم اوبعد: وکذلك من ادعی منھم انہ یوحی الیہ، وان لم یدع النبوۃ (الی قولہ) فھولاء کلھم کفار مکذبوب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم، لانہ اخبر صلی اللہ علیہ وسلم انہ خاتم النبیین لانبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالی انہ خاتم النبیین

ترجمہ: اسی طرح جو ہمارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ یا آپ کے بعد کسی کی نبوت کا دعویٰ کرے اور اسی طرح ان میں سے جو یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی آتی ہے اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے (فرمایا کہ یہ سب کافر اور نبی

اکرم ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے خود خبر دی کہ وہ خاتم النبیین ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور آقا ﷺ نے اللہ عزوجل سے بھی یہی خبر ہم تک پہنچائی کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔ (الشفاء فصل فی بیان ماھو من المقالات کفر، ج 2، ص 609، بیروت)

امام اہلسنت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لا الہ الا اللہ ماننا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو احد و صمد لاشریک لہ جاننا فرضِ اول ومناط ایمان ہے، یونہی محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا، ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینا محال وباطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے)

نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیر ان ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ پر مطلع ہوکر اسے کافر نہ جانے، وہ بھی کافر جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کو راہ دے، وہ بھی کافرین الکافر جلی الکفر ان ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 15، ص 630، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ذکری فرقہ ارکان اسلام کا منکر

5۔ یہ لوگ نماز کے منکر ہیں اور نماز کے بجائے پانچ وقت ذکر کرتے ہیں۔ (میں ذکری ہوں، ص 7، عمدۃ الوسائل، ص 20، مکران تاریخ کے آئینہ میں، ص 10)

6۔ نماز کی ادائیگی کو کفر سمجھتے ہیں اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔

7۔ یہ لوگ رمضان کے روزوں کے منکر ہیں (عمدۃ الوسائل، ص 28) ذکریوں کی اپنی کتاب ''میں ذکری ہوں'' میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ رمضان کے بجائے دوسرے دنوں میں تین ماہ آٹھ دن روزوں کے قائل ہیں۔ وہ اس طرح کے ہر دوشنبے، ایام بیض اور ذی الحجہ کے آٹھ، یہ کل تین ماہ آٹھ دن ہو گئے۔ (میں ذکری ہوں، ج 1، ص 7,37,38,39)

8۔ یہ لوگ حج بیت اللہ کے منکر ہیں۔ حج بیت اللہ کے بجائے کوہ مراد میں جاکر حج کرتے ہیں، جو تربت (ضلع مکران) کے قریب ایک میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے۔ (ماخوذ مہدوی تحریک، ص 71، عمدۃ الوسائل، ص 29,30)

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ارکان کی فرضیت کو اس کے اسلامی معنیٰ و مفہوم کے ساتھ ماننا فرض ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح ان کا اقرار تو کرے لیکن کسی اور

معنی میں کرے (جیسا کہ یہ فرقہ اپنی من گھڑت تشریح کے ساتھ نماز روزہ اور حج کا بظاہر اقرار کرتا ہے جو کہ محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہے، یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی شخص صبح کا نام شام رکھ لے، اس سے صبح شام نہیں ہوجائے گی) تو ایسا شخص بھی اسلام سے خارج ہے۔ اور یہ گروہ تو ان ارکان کے انکار کے ساتھ ساتھ ان کی تضحیک بھی کرتا ہے۔

امام بغوی (م 516ھ) فرماتے ہیں:

وکذلك الامر فی کل من انکر شیأ مما اجتمعت علیه الامة من امور الذین اذا کان علمه منتشراً کالصلوات الخمس، وصیام شهر رمضان، والاغتسال من الجنابة، وتحریم الزنا والخمر، ونکاح ذوات المحارم فی نحوها من الاحکام

ترجمہ: اور یہی حکم (یعنی کفر کا) ہر اس شخص کے بارے میں ہے جو اُمّت کے اجماعی مسائل میں سے کسی مسئلے کا انکار کرے جبکہ ان امور کا علم تمام لوگوں میں عام ہو، جیسا کہ پانچ نمازیں، رمضان کے روزے، غسل جنابت، حرمت زنا وشراب۔ محارم سے نکاح کی حرمت وغیرہ احکام۔ (شرح السنۃ البغوی، 492/5، المکتب الاسلامی)

امام مرداوی (م 885ھ) فرماتے ہیں:

والحق ان منکر المجمع علیه الضروری، والمشهور والمنصوص علیه، کافر قطعاً

ترجمہ: حق بات یہ ہے کہ مجمع علیہ ضروری کا منکر اور منصوص علیہ مشہور کا منکر قطعی کافر ہے۔ (التحبیر شرح التحریر، 1680/4، مکتبۃ الرشد)

شرح فقہ اکبر میں ہے: من جحد فرضا مجمعا علیه کالصلاۃ والصوم الزکاۃ والغسل من الجنابة کفر

یعنی جس نے ایسے فرض کا انکار کیا جس کی فرضیت پر اجماع ہے تو وہ کافر ہے، جیسے نماز، روزہ، زکوۃ اور غسل جنابت کا انکار کرنا۔ (شرح فقہ اکبر ص 285، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ان انکر فرضیة الرکوع والسجود مطلقا یکفر حتی اذا انکر فرضیة السجدة الثانیة یکفر ایضا لردة الاجماع والتواتر

ترجمہ: اگر رکوع وسجود کا مطلقاً انکار کیا، اس کی تکفیر کی جائے گی یہاں تک کہ اگر دوسرے سجدے کا انکار کیا تو انکار اجماع وتواتر کے سبب اس کی تکفیر کی جائے گی۔ (فتاوی ہندیہ، احکام المرتدین، ما یتعلق بالصلوۃ والصوم والزکاۃ، ج 2، ص 268، رشیدیہ، کوئٹہ)

درج بالا امور کا تعلق ضروریات دین سے ہے:

یہ گروہ جن عقائد ونظریات اور احکام کا انکار کر رہا ہے، ان میں سے اکثر امور کا بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں سے کسی ضرورت دینی کا منکر بالاجماع کافر ہے۔

ضروریات دین سے مراد وہ مسائل جن کا دین سے ہونا ہر خاص وعام (علماء کی صحبت میں بیٹھنے والے) کو معلوم ہو۔

ضروریات دین کا منکر کافر ہے:

امام بدرالدین زرکشی (م 793ھ) فرماتے ہیں:

الکفر یتعلق به مباحث الاول: فی حقیقته وهو انکار ماعلم ضرورة انه من دین محمد ﷺ کانکار وجود الضانع ونبوته وحرمة الزنی ونحوه

ترجمہ: کفر سے متعلق متعدد مباحث ہیں۔ پہلی اس کی حقیقت کے متعلق ہے اور وہ یہ کہ دین محمدی ﷺ کی جو چیز بداہتہ معلوم ہو، جیسا کہ صانع باری تعالیٰ کے وجود کا انکار، نبی پاک ﷺ کی نبوت کا انکار اور زنا وغیرہ کی حرمت کا انکار (کفر ہے)۔ (المنثور فی القواعد الفقہیۃ، 84/3، وزارۃ الاوقاف الکویتیۃ)

اسی کی تفصیل المسامرۃ میں کچھ اس طرح ہے:

(الایمان هو التصديق بالقلب فقط) ای: قبول القلب واذعانه لما علم بالضرورة انه من دين محمد صلى الله عليه وسلم، بحيث تعلمه العامة منغير افتقار الى نظر ولا استدلال كالوحدانية والنبوة والبعث والجزاء ووجوب الصلاة والزكاة وحرمة والخمر ونحوها

ترجمہ: ایمان دل سے تصدیق کرنے کا نام ہے۔ یعنی دل سے نبی کریم ﷺ کے دین میں موجود ضروری چیزوں کو قبول کرنے، ان پر یقین رکھنے کا نام ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں کہ جنہیں عام لوگ بغیر کسی سوچ وفکر اور دلیل کے ضروریات دینی مانتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبوت مصطفی، قیامت، اعمال کی جزاء اور نماز، زکوٰۃ کا واجب ہونا اور شراب وغیرہ کا حرام ہونا۔ (المسامرۃ شرح المسایرۃ، ص 273، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حجۃ الاسلام شیخ الاسلام حامد رضا خان علیہ الرحمہ ضروریات دین کے بابت لکھتے ہیں: ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماع قطعیات الدلالات واضحۃ الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شبہے کی گنجائش نہ تاویل کو راہ۔ (فتاویٰ حامدیہ، ص 134، مطبوعہ زاویہ پبلشرز)

قرآن میں کمی بیشی کا عقیدہ:

جو شخص قرآن کو ناقص بتائے یا اس میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کا عقیدہ رکھے، ایسا شخص کافر ہے۔

شفا شریف میں ہے: **وکذلك ومن انکر القرآن او حرفا منه او غير شيئا منه او زاد فيه**

ترجمہ: یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے کچھ بدلے یا قرآن میں اس موجودہ میں کچھ زیادہ بتائے۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی فصل فی بیان ماھو من مقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ، جلد 2، ص 274)

مجدد اعظم امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ (المتوفی 1340ھ) فرماتے ہیں: قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے اس میں سے کچھ سورتیں امیر المومنین عثمان غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے اس میں سے کچھ لفظ بدل دیئے، کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقینا ثابت نہیں، محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرفِ بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحتاً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔

اللہ عزوجل سورہ حجر میں فرماتا ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ

بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بے شک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

بیضاوی شریف مطبع لکھنؤ ص 428 میں ہے: **لحفظون ای من التحریف والزیادۃ والنقص**

تبدیل وتحریف اور کمی بیشی سے حفاظت کرنے والے ہیں۔

(فتاوی رضویہ، 529/18، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ان کا حکم مرتدین کا ہے:

معاذ اللہ! کوئی مسلمان اسلام چھوڑ کر ذکری فرقہ اختیار کرے تو اس کے ارتداد میں اصلاً شک نہیں، وہ شخص جو ذکریوں کے گھر پیدا ہو کر ذکری عقائد ونظریات پر پروان چڑھا، وہ زندیق بھی حکماً مرتد ہے۔ یاد رہے کہ جو لوگ نسل در نسل ذکری ہیں، ان پر ارتداد کا حکم اس وجہ سے ہے کہ یہ کفریہ نظریات اختیار کرنے کے باوجود اسلام کا دعویٰ کرتے ہوئے خود کو مسلمان کہلواتے ہیں۔

مجدد اعظم امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ (المتوفی 1340ھ) فرماتے ہیں: جو باوصف ادعائے اسلام عقیدہ کفر رکھے وہ تو بتصریح ائمہ دین سب کافروں سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔ ہدایہ مطبع مصطفائی جلد

اخیر،ص 563اور درمختار ص 668اور عالمگیری جلد 6،ص 142 میں ہے:

صاحب الھوی ان کافر یکفر فھو بمنزلۃ المرتد

بدمذہب اگر عقیدہ کفریہ رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 258/18،رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ
محمد یونس انس القادری
19ذی قعدہ 1444ھ/08جون 2023ء

الجواب صحیح
ابو الحسنین مفتی وسیم اختر المدنی

دار الافتاء جامعہ صدیقیہ بلوچستان

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ذکری ایک فرقہ ہے جس کے درج ذیل عقائد ہیں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے

1...... یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ ملا محمد اٹکی آخر الزماں ہیں۔ نیز اس کو رسول بھی مانتے ہیں۔

2...... ان کا کلمہ الگ ہے، چنانچہ ان کا کلمہ، اسلام کے کلمہ کے برعکس یہ ہے ''لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ''

(حقیقت نور پاک، سفرنامہ مہدی شیخ عزیز لاری، ذکر توحید، محمد ایوب شہزاد بلوچ)

نیز ان کا ایک کلمہ وہ ہے جسے وہ اپنی پنج گانہ تسبیحات میں پڑھتے ہیں ''لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین''

(ذکر توحید، ص 16,14,9 مہدی تحریک، ص 47)

3...... یہ لوگ حضور ﷺ کے ختم نبوت کے منکر ہیں اور ملا محمد اٹکی کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔

4...... یہ لوگ ملا محمد اٹکی کو نورِ خدا مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام اور ملائکہ اس کے خدام ہیں۔

5...... یہ لوگ نماز کے منکر ہیں اور نماز کے بجائے پانچ وقت ذکر کرتے ہیں۔

(میں ذکری ہوں، ص 7، عمدۃ الوسائل، ص 20، مکران تاریخ کے آئینہ میں، ص 10)

6......نماز کی ادائیگی کو کفر سمجھتے ہیں اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔

7...... یہ لوگ رمضان کے روزوں کے منکر ہیں۔ (عمدۃ الوسائل، ص 28)

ذکریوں کی اپنی کتاب "میں ذکری ہوں" میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ رمضان کے بجائے دوسرے دنوں میں تین ماہ آٹھ دن روزوں کے قائل ہیں، وہ اس طرح کے ہر دوشنبے، ایام بیض اور ذی الحجہ کے آٹھ، یہ کل تین ماہ آٹھ دن ہو گئے۔ (میں ذکری ہوں، ج 1، ص 7، 33، 38، 39)

8...... یہ لوگ حج بیت اللہ کے منکر ہیں، حج بیت اللہ کے بجائے "کوہ مراد" میں جا کر حج کرتے ہیں جو تربت (ضلع مکران) کے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے۔ (ماخوذ از مہدوی تحریک، ص 71، عمدۃ الوسائل ص 29,30)

9...... یہ لوگ کعبۃ اللہ کے قبلہ ہونے کے قائل نہیں۔ (عمدۃ الوسائل ص 931)

10...... یہ لوگ جماع اور احتلام کے بعد غسل کے قائل نہیں۔ (عمدۃ الوسائل، ص 33)

11...... میت کے لئے نماز جنازہ کے قائل نہیں، صرف دعا کرتے ہیں جو ذکر خانہ میں ہوتی ہے۔ (میں ذکری ہوں، ج 1، ص 1145)

12...... یہ لوگ زکوۃ کے منکر ہیں اور اس کے بجائے اپنے پیشواؤں کو دس فیصد ٹیکس دیتے ہیں۔

13...... ان کے نزدیک نصوص میں وارد ''محمد'' سے مراد ملا محمد اٹکی ہے۔

14...... ان کے نزدیک وہ تمام مسلمان جو ملا محمد اٹکی کو نہیں مانتے، کافر ہیں۔

15...... قرآن کریم کو 40 پاروں پر مشتمل مانتے ہیں۔

سائل: عماد علی قادری (حب چوکی بلوچستان)

بسم اللہ الرحمن الرحمن

الجواب بعون اللہ الوہاب

سوال نامہ میں ذکری فرقہ کے پندرہ عقائد جو آپ نے بیان کئے، ان

کی وجہ سے یہ فرقہ بالاتفاق خارج از اسلام ہے۔ اس فرقہ کو حق سمجھنا حرام اور کفر ہے۔ چونکہ اس فرقہ کے لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم قرآن مجید کو مانتے ہیں، اس لئے ان کے تمام عقائد کا رد قرآن مجید سے پیش کیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ قرآن مجید میں ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

ترجمہ: جو شخص اس چیز کے موافق جو اللہ تعالیٰ نے (بذریعہ قرآن) نازل کیا، حکم نہ مانے تو وہ کافر ہی ہے (سورۂ مائدہ' آیت 44)

اس آیت مبارک سے صریحاً ثابت ہوا کہ جو شخص قرآن مجید کے کسی بھی ایک حکم کے خلاف کوئی حکم کرے، تو وہ یقیناً کافر ہے۔

ذکریوں کے عقیدہ نمبر 1 و نمبر 2 کا رد:

ذکری فرقہ کا کلمہ طیبہ یہ ہے: لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ......

جاننا چاہئے کہ قرآن مجید میں اس قسم کا کوئی کلمہ موجود نہیں۔ بلکہ قرآن مجید میں ہے لا الہ الا اللہ پھر ہے محمد رسول اللہ...... یہ دونوں حصے قرآن مجید میں صراحتاً ان الفاظ کے ساتھ موجود ہیں۔ باقی نور پاک، نور محمد، مہدی رسول اللہ ہرگز موجود نہیں۔ پس ان کلمات کو دین کا بنیادی کلمہ کہنا ہرگز جائز نہیں بلکہ صریحاً غلط، گمراہی اور کفر ہے۔

ذکری فرقہ پر لازم ہے کہ یا تو یہ دعویٰ نہ کریں کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے، یا اس کی تمام تعلیمات واحکام پر عمل کریں ورنہ کافر کہلائیں گے۔

عقیدہ نمبر 3 کا رد:

ذکریوں کا یہ کہنا کہ نعوذ باللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی نہیں بلکہ ملا محمد اٹکی خاتم النبیین ہے۔ یہ عقیدہ صراحتاً قرآن مجید کے خلاف ہے۔ قرآن مجید میں تو واضح اور صریح الفاظ میں موجود ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی بھی ایک کا باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کا رسول اور سب نبیوں کا آخری نبی ہے۔

اس آیت شریف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی ثبت فرمایا۔ پس آپ کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ جو کہے کہ ملا محمد اٹکی خاتم النبیین ہے، وہ یقینا کافر ہوگا۔ یہ آیت مبارک اس کی دلیل واضح اور برہان بیّن ہے۔

عقیدہ نمبر 4 کا رد:

جب ملا محمد اٹکی نبی نہیں ٹھہرا، تو انبیاء و ملائکہ سے افضلیت کا قول

خود بخود باطل ٹھہرا۔

عقیدہ نمبر 5 کا رد:

نماز کا انکار کفر ہے۔قرآن مجید میں ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ

ترجمہ: اے مخاطب نماز قائم کر میرے ذکر کے لئے

اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ نماز قائم کرنا فرض ہے کیونکہ لفظ اقم امر ہے، اور اللہ تعالیٰ کے امر پر عمل کرنا فرض ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف ذکر کافی نہیں، ذکر کے لئے نماز قائم کرنا ضروری ہے۔نماز قائم کرنا ذکر کا ایک رنگ اور طریقہ ہے۔دل میں ذکر اللہ ہو اور ظاہر نماز ادا کرنا ہو۔ یہ دونوں ضروری ہیں۔ باقی یہ کہنا کہ صرف ذکر کرو اور نماز نہ پڑھو، یہ حرام، گمراہی اور کفر ہے۔

نیز قرآن مجید میں ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ

ترجمہ: ایسے مرد ہیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر

اور نماز قائم کرنے سے غافل نہیں کرتا۔

غور فرمائیں کہ اس آیت شریف میں اللہ کے ذکر کے بعد نماز قائم کرنے کا بیان ہے۔ معلوم ہوا کہ ذکر علیحدہ عمل ہے اور نماز قائم کرنا علیحدہ عمل ہے۔ اگر نماز قائم کرنا علیحدہ عمل نہیں ہوتا تو ذکر اللہ کے بعد علیحدہ اس کا بیان نہیں ہوتا۔

عقیدہ نمبر 6 کارد:

اس عقیدہ کا رد عقیدہ نمبر 5 کے رد میں گزر گیا ہے۔ مزید لکھنے کی ضرورت نہیں۔

عقیدہ نمبر 7 کارد:

ذکری لوگ رمضان کے روزوں کے منکر ہیں۔

گرامی قدر! رمضان کے ماہ میں روزہ رکھنے کا حکم قرآن مجید میں واضح ہورہا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں

کے لئے مکمل ہدایت اور حق و باطل میں فرق کرنے اور مکمل رہنمائی میں واضح دلائل ہے پس جو شخص تم میں سے اس مہینہ میں حاضر ہو تو وہ اس میں روزہ رکھے۔

غور فرمائیں کہ اس آیت شریف میں رمضان کے مہینے کا ذکر اور اس میں روزہ رکھنے کا حکم صاف موجود ہے جو شخص اس قطعی النبوت اور قطعی الدلالہ امر کا انکار کرے گا تو وہ یقینا کافر کہلائے گا اور اس کے کفر میں کچھ شک وشبہ نہیں رہے گا۔

عقیدہ نمبر 8 کا رد:

ذکری لوگ حج بیت اللہ کے منکر ہیں اور حج کوہ مراد کے معتقد، استغفراللہ۔ یہ عقیدہ بھی قرآن مجید کے صریح حکم کے خلاف اور یقینی کفر ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج لازم ہے جو شخص اس تک راستہ کے اعتبار سے پہنچنے کی طاقت رکھے۔

غور فرمائیں کہ اس آیت میں لفظ علی الناس موجود ہے جس سے معلوم ہوا کہ حج فرض ہے۔ مزید لفظ البیت موجود ہے جس کا ذکر پہلے یوں گزرا:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا یقیناً وہ ہے جو مکہ میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وضاحت فرمادی کہ حج مکہ والے بیت اللہ کا لازم ہے۔ نہ کہ مراد کوہ والے بیت کا۔

یاد رہے کہ ان آیات مبارکہ کا جو انکار کرے گا، وہ کافر ہوگا، بنابریں ذکری فرقہ والے ان عقائد کی وجہ سے بالاتفاق کافر ہیں۔

عقیدہ نمبر 9 کا رد:

ذکری لوگ بیت اللہ شریف کو قبلہ نہیں مانتے۔

جاننا چاہئے کہ بیت اللہ شریف کو قبلہ ماننا قرآن مجید میں مذکور ہے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ

ترجمہ: بے شک ہم دیکھتے ہیں آسمان کی طرف آپ کے چہرہ پھیرنے کو، پس ہم ضرور ضرور آپ کو ایسا قبلہ پھیر کر دیں گے جس کو آپ پسند کرتے

ہیں تو اپنا چہرہ مسجد حرام کی جانب پھیرو اور تم جہاں بھی ہو، اپنے چہرے اس کی طرف پھیرو۔ (سورۃ بقرہ، آیت 144)

اس آیت شریف میں مسجد حرام اور قبلہ کی وضاحت ہے اور ''چہرہ پھیرو'' کا حکم صریحاً موجود ہے لہذا جو شخص اس بات کا انکار کرے گا، وہ یقینا کافر کہلائے گا۔

عقیدہ نمبر 10 کا رد:

ذکری لوگ جماع اور احتلام کے بعد غسل کے قائل نہیں۔

جاننا چاہئے کہ جماع کے بعد غسل کرنے کا ذکر، اگر پانی نہ ہو تو تیمم کا حکم قرآن مجید میں واضح موجود ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

ترجمہ: یا تو بیویوں کو چھوڑو، پس پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔ (سورۂ مائدہ، آیت 6)

عقیدہ نمبر 11 کا رد:

میت کے لئے نماز جنازہ کے قائل نہیں، صرف ذکر خانہ میں دعا کرتے ہیں بس۔

جاننا چاہئے کہ قرآن مجید میں نماز جنازہ کا بھی ذکر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا

ترجمہ: اے مخاطب! آپ ان (منافقوں) میں سے جو مرا کسی ایک پر نماز جنازہ کبھی ادا نہ کرو۔ (سورہ توبہ، آیت 84)

اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ مسلمان میت کے لئے نماز جنازہ لازم ہے اور منافقوں کے لئے حرام اور ناجائز۔

عقیدہ نمبر 12 کا رد:

ذکری لوگ زکوٰۃ کے منکر ہیں اور اپنے پیشواؤں کو دس فیصد ٹیکس دیتے ہیں۔

زکوٰۃ کا حکم قرآن مجید میں واضح اور صریح ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

ترجمہ: اور زکوٰۃ دے دو۔ (سورہ بقرہ، آیت 43)

اس آیت شریف میں لفظ زکوٰۃ صریحاً موجود ہے اور لفظ ''اٰتوا'' بمعنی دے دو، امر کا صیغہ موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کے امر پر عمل کرنا فرض ہے۔ جو انکار کرے گا، یقیناً کافر کہلائے گا۔

عقیدہ نمبر 13 کا رد:

ذکری فرقہ کے نزدیک نصوص میں وارد لفظ "محمد" سے مراد نعوذ باللہ "ملا محمد اٹکی" ہے۔

ان کا یہ قول یہ صریحاً غلط اور جاہلوں کو دھوکہ دینا ہے۔ یاد رہے کہ قرآن مجید آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے نازل ہوا ہے اور ملا محمد اٹکی بالاتفاق اس وقت سے کئی سو سال بعد میں پیدا ہوا ہے۔ جب ملا محمد اٹکی پیدا ہی نہیں ہوا تو نصوص میں وارد محمد سے مراد وہ کیسے ہوسکتا ہے۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی بے وقوفی، جہالت اور بے عقلی سے محفوظ و مامور رکھے۔

عقیدہ نمبر 14 کا رد:

ذکری فرقہ کے نزدیک جو آدمی ملا محمد اٹکی کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

یہ عقیدہ بالکل غلط اور باطل ہے کیونکہ جب ملا محمد نبی ہی نہیں، بس اس کا ماننا کیسے لازم ہوا؟

ملا محمد جھوٹا، مکار اور دھوکے باز آدمی تھا جو اس کو مانے گا، وہ پکا جاہل، احمق، بے عقل اور کافر ہے۔

عقیدہ نمبر 15 کا رد:

ذکری فرقہ کے نزدیک اصل قرآن مجید 40 پاروں پر مشتمل ہے۔

ان کا یہ عقیدہ بھی سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

ترجمہ: ہم نے قرآن کو نازل کیا اور بے شک ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس آیت شریف سے صریحاً معلوم ہوا کہ سارا قرآن مجید یقینا سالم اور محفوظ ہے جو اس بات کو نہ مانے گا، وہ یقینا کافر اور تباہ کار ہے۔

فقیر نے درج بالا چند سطور میں ذکری فرقہ کے تمام باطل عقائد کی تردید قرآن مجید کی رو سے کی ہے۔ ان کے عقائد کی تردید دوسرے بہت سے طریقوں سے بھی کی جاسکتی ہے لیکن جب اس طریقہ سے ممکن تھی تو اسی طریقے کو اختیار کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ذکری فرقہ کے لوگوں کو اپنے باطل عقائد سے رجوع کرنے اور توبہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور عام مخلص مسلمانوں کو ان کی گمراہی اور غلط چال چلن سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین یارب العالمین

فقیر خادم التفسیر والحدیث والافتاء والارشاد

ابن الصدیق محمد ہادی بخش صدیقی عفی عنہ

ذکریوں کے خلاف فتاویٰ جاری کرنے والے مفتیان کرام کی تصدیقات کرنے والے علماء اُمّت کی فہرست

1۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اسماعیل ضیائی

(شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ، کراچی)

2۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اقبال صاحب

(مفتی دار العلوم امجدیہ، کراچی)

3۔ حضرت علامہ مولانا مفتی فضل سبحان صاحب

(نائب مفتی دار العلوم امجدیہ، کراچی)

4۔ حضرت علامہ محمد رفیق عباسی صاحب

(استاذ الحدیث دار العلوم امجدیہ، کراچی)

5۔ حضرت علامہ مولانا مفتی منیب الرحمن صاحب

(رئیس دار العلوم نعیمیہ، کراچی)

6۔ حضرت علامہ مولانا مفتی ابوبکر صدیق شاذلی

(استاذ الحدیث دار العلوم نعیمیہ، کراچی)

7۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خالد کمال صاحب

(استاذ دار العلوم نعیمیہ، کراچی)

8۔حضرت علامہ مفتی محمد الیاس رضوی صاحب

(رئیس دارالعلوم نضرۃ العلوم کراچی)

9۔حضرت علامہ مفتی اسماعیل نورانی صاحب

(رئیس دارالعلوم انوارالقرآن، کراچی)

10۔حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر رضوان احمد نقشبندی

(استاذ دارالعلوم انوارالقرآن، کراچی)

11۔حضرت علامہ مولانا سید ممتاز اشرفی

(مہتمم جامعہ اشرفیہ رضویہ، کراچی)

12۔حضرت علامہ مفتی عطاء المصطفیٰ

(امجدی دارالافتاء، لیاقت آباد، کراچی)

13۔حضرت علامہ مفتی عطاء اللہ نعیمی (رئیس دارالافتاء النور، کراچی)

14۔حضرت علامہ مفتی احمد اللہ قادری

(رئیس دارالفتاء دارالعلوم غوثیہ، سبزی منڈی کراچی)

15۔حضرت علامہ مفتی فضل رسول صاحب

(مفتی دارالافتاء نور حمزہ کالج، کراچی)

16۔حضرت علامہ مفتی غلام یٰسین سعیدی

(رئیس دارالافتاء انوارالقادریہ، کراچی)

17۔حضرت مولانا محمد الطاف قادری رضوی

(چیئرمین دارالعلوم انوارالقادریہ، کراچی)

18۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عمران نعیمی

(دارالافتاء محمدی، گارڈن کراچی)

19۔ شیخ الحدیث مفتی محمد احسن نوید خان نیازی

(رئیس دارالافتاء الفیضان پی آئی بی، کراچی)

20۔ مفسر قرآن مفتی محمد آصف عبداللہ قادری

(استاذ نور حمزہ کالج کراچی)

21۔ حضرت علامہ مولانا محمد اکرام المصطفیٰ اعظمی

(خطیب نیو میمن مسجد، بولٹن مارکیٹ کراچی)

22۔ حضرت علامہ مولانا محمد عباس علی قادری

(جامع مسجد بہار مدینہ، کورنگی کراچی)

23۔ حضرت علامہ مفتی سید عبدالوہاب اکرم قادری

(جامع مسجد قادریہ، ملیر کراچی)

24۔ حضرت علامہ مفتی غلام غوث رضوی

(رئیس دارالافتاء حنفیہ، جیکب لائن، کراچی)

25۔ علامہ محمد الطاف قادری امجدی

(مہتمم جامعہ اسلامیہ حنفیہ، کراچی)

26۔ حضرت علامہ مفتی محمد فاروق خان خاصخیلی

(رئیس دارالافتاء غوثیہ برکاتیہ، بلدیہ ٹاؤن کراچی)

27۔مفتی عبدالرحمن القادری

(رئیس دارالافتاء غریب نواز، ملاوی افریقہ)

28۔مفتی مہتاب احمد نعیمی (مفتی دارالافتاء جامعۃ النور، کراچی)

29۔مفتی محمد جنید مدنی صاحب (مفتی دارالافتاء جامعۃ النور کراچی)

30۔مفتی محمد کاشف مشتاق نعیمی (مفتی دارالافتاء جامعۃ النور، کراچی)

31۔ ابو آصف مفتی محمد کاشف مدنی (رئیس دارالافتاء الہاشمیہ، کراچی)

32۔حضرت علامہ مفتی عرفان المدنی النعیمی

(مفتی دعا مسجد، آگرہ تاج کراچی)

33۔مفتی محمد قاسم القادری اشرفی (دارالافتاء کاشی پور، ہند)

34۔حضرت علامہ مولانا محمد ناصر خان ترابی (بلدیہ ٹاؤن، کراچی)

35۔حضرت علامہ مفتی محمد وسیم ضیائی

(رئیس دارالافتاء جامعہ برکاتیہ، کراچی)

36۔حضرت علامہ مفتی محمد کمال الدین رضوی

(مفتی دارالافتاء جامعہ برکاتیہ، کراچی)

37۔مفتی ابوالفصل فضل حق سیفی رضوی

(سرپرست اعلیٰ ٹی ایل پی، پی ایس 113)

38۔حضرت علامہ الحافظ ارشاد احمد قادری (لائنز ایریا، کراچی)

39۔علامہ صابر حسین چشتی

(خطیب جامع مسجد حجازی، جیکب لائن کراچی)

40۔علامہ نور عالم برکاتی صاحب

(جامع مسجد عثمانیہ، جیکب لائن کراچی)

41۔علامہ حافظ محمد دانش رضوی

(خطیب جامع مسجد الفلاح لائنز ایریا کراچی)

42۔علامہ محمد نعمان رضا اختر القادری (لائنز ایریا کراچی)

43۔قاری محمد مطیع اللہ حسنی (امام جامع مسجد بلال، لائنز ایریا کراچی)

44۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وسیم اختر صاحب

(رئیس دار الافتاء سیلانی کراچی)

45۔حضرت علامہ مفتی یونس انس صاحب

(مفتی دار الافتاء سیلانی کراچی)

46۔علامہ سید شعیب شاہ صاحب

(خطیب مرکزی جامع مسجد مدینہ، لائنز ایریا کراچی)

47۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد آصف اقبال مدنی

(خطیب و امام جامع مسجد عثمان غنی، کراچی)

48۔حضرت علامہ مفتی انعام المصطفی اعظمی

(مفتی دارالعلوم نوریہ رضویہ، کراچی)

49۔ حضرت علامہ مولانا صحبت خان کوہاٹی

(خطیب جامع مسجد رحمت، کراچی)

50۔ حضرت علامہ مولانا محمد صدیق الحنفی

(مہتمم مدرسہ سیدنا صدیق اکبر، حب چوکی، بلوچستان)

51۔ حضرت علامہ ابواحمد بشیر احمد پتافی سکندری

(مدرسہ روزے دھنی، حب چوکی بلوچستان)

52۔ حضرت علامہ مولانا محمد سرور نعیمی

(مدرس جامعہ حسینیہ نعیمیہ، حب چوکی بلوچستان)

53۔ حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد رضوی

(جامعہ ضیائے طیبہ، حب ریور روڈ)

54۔ حضرت علامہ مولانا وزیر احمد رضوی

(مدرسہ انوار العلوم غوثیہ، بلوچستان)

55۔ حضرت علامہ مفتی ہادی بخش صدیقی

(جامعہ صدیقیہ، تحصیل لسبیلہ، بلوچستان)

56۔ دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بادامی باغ لاہور پنجاب)

57۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد راشد محمود رضوی صاحب

(لاہور پنجاب)

58۔حضرت علامہ مفتی محمد جمیل رضوی

(مہتمم جامعہ بریلی شریف، شیخوپورہ پنجاب)

59۔حضرت علامہ مفتی سید مزمل عمر شاہ کاظمی

(خطیب جامع مسجد غوثیہ، منڈی بہاؤالدین پنجاب)

60۔حضرت علامہ مفتی مختار علی رضوی صاحب

(مفتی دار الافتاء مرکز اہلسنت، گوجرخان پنجاب)

61۔حضرت علامہ مولانا محمد عاصم یٰسین قادری

(جامعہ سیرانی، گوجرخان، پنجاب)

62۔حضرت علامہ مفتی عثمان رضوی

(جامعہ کنز الایمان، گوجرخان، پنجاب)

63۔حضرت علامہ مولانا منظور احمد صاحب

(جامعہ کنز الایمان، گوجرخان، پنجاب)

64۔حضرت علامہ مولانا ابو معاویہ نعمان رضوی

(بانی البرہان اسلامک ریسرچ سینٹر، گوجرخان، پنجاب)

65۔حضرت علامہ قاری محمود الحسن اویسی

(خطیب مرکزی جامع مسجد، گوجرخان پنجاب)

66۔حضرت علامہ مولانا محمد حفیظ قادری

(خطیب جامع مسجد انوار مدینہ، گوجرخان، پنجاب)

67۔حضرت علامہ مولانا محمد عدیل قادری

(مہتمم جامعہ بیدل، تحصیل گوجر خان، پنجاب)

68۔حضرت علامہ پیر جہانگیر رضوی

(مہتمم جامعہ المصطفیٰ، گوجر خان، پنجاب)

69۔حضرت علامہ مولانا محمد عدیل رضوی

(مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ، گوجر خان، پنجاب)

70۔حضرت علامہ مولانا محمد سجاد چشتی

(خطیب جامع مسجد مدنی، جام پور پنجاب)

71۔حضرت علامہ مولانا محمد عمران حنفی (مدرس دارالعلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ، پنجاب)

72۔حضرت مولانا محمد ناصر اقبال فیضی

(مدرس دارالعلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ، پنجاب)

73۔حضرت علامہ شہباز علی حنفی

(مدرس دارالعلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ، پنجاب)

74۔حضرت علامہ مرتضیٰ فیضی صاحب

(مدرس دارالعلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ، پنجاب)

75۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ہاشم القادری

(مفتی دارالافتاء اہلسنت، لاہور پنجاب)

76۔ حضرت علامہ مفتی رضائے مصطفیٰ نقشبندی

(ناظم اعلیٰ جامعہ رسولیہ شیرازیہ، لاہور پنجاب)

77۔ حضرت علامہ مفتی سید زین العابدین

(مفتی دارالافتاء جامعہ نعیمیہ، لاہور پنجاب)

78۔ حضرت علامہ مفتی تنویر القادری

(مفتی جامعہ نظامیہ، لاہور پنجاب)

79۔ حضرت علامہ مفتی محمد عمران حنیف

(مفتی دارالعلوم انجمن نعمانیہ، لاہور پنجاب)

80۔ حضرت علامہ مفتی رب نواز سعیدی

(مفتی دارالافتاء جامعہ رضویہ، لاہور پنجاب)

81۔ حضرت علامہ مولانا مفتی سید عبدالرؤف شاہ صاحب

(مفتی دارالافتاء جامعہ یوسفیہ، لاہور پنجاب)

82۔ دارالافتاء المرکز الاسلامی فضل پارک، شادباغ لاہور پنجاب

83۔ دارالافتاء جامعہ غوثیہ بیرون بھاٹی گیٹ، لاہور پنجاب

84۔ حضرت علامہ مفتی محمد فاروق نورانی

(دارالعلوم جامعہ فاروقیہ رضویہ لاہور پنجاب)

85۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صدیق قادری

(دارالافتاء دارالعلوم سیفیہ لاہور پنجاب)

86۔حضرت علامہ مولانا اسد اللہ نوری

(شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ لاہور پنجاب)

87۔حضرت علامہ مفتی محمد ندیم

(مفتی دارالافتاء جامعہ فاطمیہ، مغل پورہ لاہور پنجاب)

88۔حضرت علامہ مفتی محمد ہاشم

(مفتی دارالافتاء جامعہ ہجویریہ لاہور پنجاب)

89۔حضرت علامہ مفتی محمد سعید قادری

(مفتی جامعہ فخر العلوم مرتضائیہ نقشبندیہ، لاہور پنجاب)

90۔حضرت علامہ مفتی خلیل احمد سلطانی صاحب

(صدر مدرس ومفتی فریدی دارالعلوم جام پور پنجاب)

91۔حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی

(مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد سندھ)

92۔حضرت علامہ مفتی سید عظمت علی

(مہتمم مدرسہ قادریہ، حیدرآباد سندھ)

93۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نور الحسن قلندرانی

(مہتمم جامعہ جنت العلوم حیدرآباد سندھ)

94۔حضرت علامہ مولانا صوفی رضا محمد عباسی

(شیخ الحدیث حیدرآباد سندھ)

95۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عمر خلجی قادری

(مفتی رکن الاسلام جامعۃ المجددیہ حیدر آباد)

96۔ علامہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

(سربراہ جمعیت علماء پاکستان، حیدر آباد سندھ)

97۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری

(مفتی دارالافتاء جامعہ غوثیہ سکھر سندھ)

98۔ مفتی محمد رفیق جعفری (جامعہ اشرفیہ جلالیہ رضویہ، ڈی آئی خان)

99۔ مفتی محمد ایوب النعیمی

(دارالافتاء جامعہ حسینیہ نعیمیہ، حب بلوچستان)

100۔ مفتی منیر احمد سعیدی (جامعہ قادریہ طیبہ اورنگی ٹاؤن، کراچی)

101۔ مفتی طاہر رضا قادری (جامعہ قادریہ طیبہ، اورنگی ٹاؤن کراچی)

102۔ مفتی عالمگیر قادری (جامعہ قادریہ طیبہ، اورنگی ٹاؤن کراچی)

103۔ مفتی شہاب الدین اویسی صاحب

(جامعہ قادریہ طیبہ، اورنگی ٹاؤن کراچی)

104۔ مفتی سید احمد علی شاہ سیفی (اورنگی ٹاؤن کراچی)

105۔ مفتی محمد احمد نعیمی صاحب (مفتی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی)

106۔ مفتی محمد جان نعیمی صاحب

(مفتی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیر کراچی)

107۔ حضرت علامہ مولانا سید شاہ مظہر الحق قادری

(مہتمم جامعۃ المصطفیٰ کورنگی، کراچی)

108۔ مفتی غلام یاسین چشتی صاحب (جامعہ عربیہ کورنگی کراچی)

109۔ حضرت علامہ مولانا محمد طاہر اقبال قادری

(امام وخطیب جامع مسجد مدینہ، کورنگی کراچی)

110۔ مفتی محمد وارث اختر القادری

(مہتمم دار العلوم مطلوب رضا الٰہی بلوچستان)

111۔ علامہ مولانا محمد علی جہانگیری

(خطیب جامع مسجد صدیق اکبر، اورنگی کراچی)

112۔ ابو العطاء مفتی محمد رب نواز اشرفی بندیالوی

(دار العلوم عثمانیہ اشرفیہ، ڈی آئی خان)

113۔ مفتی محمد شعیب شاہ گیلانی

(مفتی جامعہ غوث الاعظم، ڈی آئی خان)

114۔ مفتی محمد وقار الزماں صاحب

(جامعہ محمدیہ حنفیہ سلیمانیہ، ڈی آئی خان)

115۔ مفتی محمد عارف الحسن صاحب

(جامعہ رضویہ منظر الاسلام، ڈی آئی خان)

116۔مفتی محمد عمران باروی صاحب

(مفتی جامعہ امام ابوحنیفہ، ڈی آئی خان)

117۔حضرت قبلہ پیر میاں لطیف الرحمن نظامی

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ کیاں شریف، آزاد کشمیر)

118۔مفتی ارشد سعید شاہ کاظمی (دارالافتاء، ملتان)

119۔مفتی محمد شفیق احمد قادری (مدرسہ غوثیہ جیلانیہ شکارپور)

120۔مفتی محمد اکمل (الفرقان اکیڈمی' کراچی)

121۔مفتی معراج الدین سرکانی (پشاور، خیبر پختونخوا)

122۔مفتی محمد حسین ٹھٹھوی (دارالافتاء جامعہ اسلامیہ عربیہ، ٹھٹھہ)

123۔علامہ بلال سلیم قادری (سیکریٹری پاکستان سنی تحریک)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

تحریک تحفظ ایمان

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرارداد برائے ذکری مذہب

آل بلوچستان تکمین گنبد خضراء کانفرنس خضدار

زیر سرپرستی:

پیر طریقت رہبر شریعت فخر اہلسنت حضرت علامہ مولانا پیر سید شجاع الحق شاہ ہاشمی نورانی صاحب

ہر دور میں اسلام کے دعویدار مختلف فرقے اسلام کو نقصان پہنچاتے اور اس کا تشخص بگاڑتے آرہے ہیں ان ہی فتنوں میں سے ایک فتنہ ذکری مذہب ہے جس کی بنیاد 977ھ میں ملا محمد اٹکی نامی شخص نے تربت بلوچستان کے مقام پر رکھی اور خود مہدویت کے بعد نبوت کا دعویٰ کر کے شریعت محمدی کے منسوخ ہونے کا اعلان کیا اور اپنے پیروکاروں کے لئے ایک الگ دین بنایا اور شریعت محمدی کے مقابلے میں اپنی نئی شریعت گڑی جس کے مطابق

- اسلامی کلمے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ"
- نماز کی جگہ ذکر
- رمضان المبارک کے فرض روزوں کی جگہ ذی الحج کے ابتدائی 9روزے
- شرعی فرض زکوٰۃ کی جگہ 10 فیصد مذہبی ٹیکس
- حج بیت اللہ کی جگہ کوہ مراد تربت کی حاضری کو فرض قرار دیا

اس وقت اس مذہب کے ماننے والے بلوچستان، کراچی، اندرون سندھ، پنجاب اور خلیجی ممالک میں لاکھوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں ذکری مذہب کے ان ہی کفریہ نظریات کی بنا پر مسلک حق اہلسنت وجماعت کے کثیر دار الافتاؤں اور جید علماء کرام نے اس کے پیروکاروں کو کافر و مرتد قرار دیا اور ان کے ساتھ کسی بھی طرح کے تعلق وتعاون کو ناجائز و ممنوع لکھا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام علماء کرام و عوام اہلسنت اس مرتد مذہب کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل کریں اور ان کا مکمل بائیکاٹ کریں اور ذکری مذہب کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں تو کیا آپ اس عظیم الشان مشن میں ہمارا ساتھ دینگے؟

کیا آپ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں گے؟ کیا آپ ذکری مذہب کے پیروکاروں کو دعوت اسلام دینگے؟

ایڈریس: مرکز تحریک تحفظ ایمان جامع مسجد گلستان غوثیہ چوناٹھی رنچھوڑ لائن کراچی۔

ذکریوں کے کافر و مرتد ہونے اور ان کا مکمل بائیکاٹ کرنے پر بلوچستان کے 60 مفتیان کرام اور علماء کرام کی تائید

1۔ مفتی اعظم بلوچستان مفتی حبیب جان نقشبندی

(خاران، بلوچستان)

2۔ پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سید پیر شجاع الحق شاہ ہاشمی

(مہتمم جامعہ سنان بن سلمہ، خضدار بلوچستان)

3۔ علامہ پیر محمد ایوب شاہ صاحب (بلوچستان)

4۔ علامہ سید عبدالرب شاہ صاحب (بلوچستان)

5۔ صاحبزادہ مفتی افتخار احمد حبیبی (کوئٹہ، بلوچستان)

6۔ علامہ سید محمد اقبال شاہ بخاری (کوئٹہ، بلوچستان)

7۔ علامہ مولانا علی احمد نقشبندی (مستونگ، بلوچستان)

8۔ علامہ مولانا سخی عبدالمالک صاحب (بلوچستان)

9۔ حضرت علامہ مولانا محمد جان قاسمی (جامعہ غوثیہ کوئٹہ)

10۔ علامہ صاحبزادہ پیر عبدالغفور (جامعہ عباسیہ، مستونگ)

11۔علامہ صاحبزادہ حبیب الرحمن (جامعہ عباسیہ، مستونگ)

12۔علامہ مولانا محمد طارق خان صاحب (وڈھ، بلوچستان)

13۔علامہ مولانا عبدالمجید جتک (اوستہ محمد، بلوچستان)

14۔علامہ مولانا عبدالمطلب حبیبی (کوئٹہ بلوچستان)

15۔علامہ سید احمد علی صاحب (بلوچستان)

16۔علامہ علی محمد حبیبی (بلوچستان)

17۔علامہ قادری عبدالرحمن حبیبی (بلوچستان)

18۔علامہ نعمت اللہ حبیبی

(جامعہ شمس العلوم نقشبندیہ، خاران بلوچستان)

19۔علامہ مولانا فدا حسین جلالی (خاران، بلوچستان)

20۔علامہ عطاء محمد قاسمی (جامعہ رضویہ خلیلیہ کھنڈ، خضدار)

21۔حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز صاحب (سندس، بلوچستان)

22۔صاحبزادہ مفتی ظفر اللہ (مدرسہ صبغۃ الاسلام وڈھ، بلوچستان)

23۔علامہ مولانا نذیر احمد صاحب (جامع مسجد ابوبکر وندر، بلوچستان)

24۔علامہ سید حسین شاہ ہاشمی (جامع مسجد غازی، کراچی)

25۔علامہ عارف نورانی صاحب (جامعہ سنان بن سلمہ، خضدار)

26۔علامہ سید مسعود شاہ صاحب (نیول کالونی، کراچی)

27۔علامہ غلام سرور صاحب (خضدار بلوچستان)

28۔حافظ نصیر احمد صاحب (خضدار، بلوچستان)

29۔علامہ ظہور احمد صاحب (وڈھ، بلوچستان)

30۔علامہ مولانا ہدایت اللہ صاحب (باغبانہ بلوچستان)

31۔علامہ غلام الٰہی صاحب (نصیر آباد)

32۔علامہ نذیر احمد بروہی (لاڑکانہ، سندھ)

33۔مولانا حافظ عبداللطیف بروہی (لاڑکانہ، سندھ)

34۔حضرت مولانا لیاقت صاحب (فیروز آباد)

35۔حضرت نظام الدین صاحب (لسبیلہ، بلوچستان)

36۔حضرت علامہ لیاقت علی عطاری

(خطیب فیضان امیر معاویہ مسجد، بلوچستان)

37۔مولانا حافظ عبدالغنی نقشبندی (وڈھ، بلوچستان)

38۔مولانا خدا بخش صاحب (وڈھ، بلوچستان)

39۔مولانا ثناء اللہ صدیقی حسنی (حب چوکی، بلوچستان)

40۔علامہ روزی خان رضوی (ڈیرہ اسماعیل خان)

41۔علامہ سید مومن شاہ جیلانی (خاران بلوچستان)

42۔حضرت علامہ جمیل احمد نقشبندی

(جامع مخزن العلوم سبی ، بلوچستان)

42۔علامہ مولانا اعظم عطاری

(خطیب جامع مسجد ملائکہ دشت، کوئٹہ

43۔مولانا سید ارسلان شاہ صاحب (کراچی)

44۔مولانا فقیر اللہ نقشبندی (بلوچستان)

45۔حضرت علامہ سید ریاض صاحب (سبی بلوچستان)

46۔علامہ مولانا رحیم بخش قادری (کوئٹہ، بلوچستان)

47۔حضرت مولانا فتح محمد قادری (ضلع دکی، اوستہ محمد)

48۔علامہ سراج احمد حبیبی (بلوچستان)

49۔علامہ محمد علی حبیبی (اوستہ محمد)

50۔علامہ مفتی عبدالحمید چشتی (اوستہ محمد، بلوچستان)

51۔مولانا صوفی عبدالستار حبیبی (اوستہ محمد)

52۔علامہ مولانا محمد داؤد نقشبندی (ڈیرہ مراد جمالی بلوچستان)

53۔مولانا بدرالدین صاحب (دادو، سندھ)

54۔علامہ احمد رضا مگسی قادری (سکرنڈ، سندھ)

55۔علامہ محمد عالم صاحب (قلات، بلوچستان)

56۔حضرت علامہ مولانا خدا بخش (وڈھ، بلوچستان)

57۔علامہ مولانا محمد شریف صاحب (قلات، بلوچستان)

58۔مولانا طاہر شاہ صاحب (بلوچستان)

علماء کرام کی مہر اور دستخط

کتبہ:

مفتی مہتاب احمد نعیمی
دار الإفتاء
جمعیۃ إشاعۃ أهل السنۃ (پاکستان)
۱۸ ذوالحجۃ ۱۴۴۴ھ، ۶ جولائی ۲۰۲۳ء
TJ-1608

الجواب صحیح
المفتی محمد عطاء اللہ النعیمی
رئیس دار الحدیث ودار الإفتاء
جمعیۃ إشاعۃ أهل السنۃ (پاکستان)

الجواب صحیح
أبو ثوبان مفتی محمد کاشف مشتاق العطاری النعیمی
دار الإفتاء
جمعیۃ إشاعۃ أهل السنۃ (پاکستان)

الجواب صحیح
المفتی محمد جنید العطاری المدنی
دار الإفتاء
جمعیۃ إشاعۃ أهل السنۃ (پاکستان)

الجواب صحیح
أبو اصف المفتی محمد کاشف المدنی النعیمی
رئیس دار الإفتاء الهاشمیۃ، کراتشی

الجواب صحیح
المفتی عرفان المدنی النعیمی
دعا مسجد، آگرہ تاج کالونی، کراتشی

الجواب صحیح
المفتی محمد قاسم القادری الأشرفی النعیمی
شیش جراہ ببلدۃ بریلی الشریفۃ
شریک دار الإفتاء کاشی فور اتراکھنڈ، الهند

ذکری فرقہ کے عقائد و نظریات خالصتاً علماء نے جو ... کی تائید کرتا ہوں۔

باسمہ الکریم
علمائے اہلسنت نے ذکری فرقہ کے باطل عقائد و نظریات کے بارے میں جو فرمایا حق اور سچ فرمایا۔ میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں۔ بعون اللہ تعالیٰ عزوجل وبکرم رسول النبی المکرم صلی اللہ علیہ وسلم
26/8/2023

مولانا محمد ... المصطفیٰ ...

26-08-2023

نوری مسجد اشاعت تاج

کتبــــــہ

محمد یونس انس القادری

19 ذی قعدہ 1444ھ/08 جون 2023ء

الجــواب صحیــح

ابو الحسین مفتی وسیم اختر المدنی

بلوچستان میں جو ذکری فرقہ موجود ہے، اس کے باطل عقائد ان کی کتب سے ثابت ہیں، ان کا ملحد ہونا، ضروریات دین نماز، زکوٰۃ اور حج کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کے بھی منکر ہیں، ان کا بابت دار الافتاء سیلانی کراچی، دار الافتاء والتحقیق کراچی اور دار الافتاء اہلسنت العزیز سے مدلل اور مفصل فتوے جاری ہو چکے ہیں، ان میں ذکری فرقے کے عقائد ان کے اصل ماخذ، مذہبی کتب سے باحوالہ نقل کئے گئے ہیں اور ناقابل تردید دلائل سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، میں ان فتاویٰ کی تائید، تصویب اور تصدیق کرتا ہوں

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد اسماعیل غفرلہ

ابو الاذان ابراہیم غفرلہ

01-08-2023

ابو العباس مفتی محمد رفیق عباسی ولد نور حسین عباسی

خطیب و امام مسجد جامع مسجد پہاڑی والی

نزد نیشنل کالج شہید ملت روڈ کراچی

الجواب صحیح
مفتی فضل سبحان اختر القادری

ذکری مذہب کے متعلق حب چوکی بلوچستان کے علمائے کرام کا اعلامیہ

977 ہجری سے شروع ہونے والا ایک مذہب جس سے تعلق رکھنے والے لوگ خود کو ذکری مسلمان کہتے ہیں جس کی بنیاد ملا محمد خان اٹکی نے بلوچستان کے علاقے تربت میں رکھی یہ مذہب تربت سے پھیلتے ہوئے آج پورے پاکستان میں پھیل چکا ہے اور اس مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ خود کو مسلمان تو کہتے ہیں لیکن اسلام کے پانچوں ارکان کے مکمل منکر ہے ان کا کلمہ بھی مسلمانوں کے کلمہ سے مختلف ہیں اور نماز کے سخت منکر ہے نماز کی جگہ ذکر کو فرض قرار دیتے ہیں اسی طرح حج بیت اللہ کے منکر ہیں بلکہ بلوچستان کے علاقے تربت میں کوہ مراد نامی پہاڑ پر ہر سال 27 رمضان کو حج کرتے ہیں اور رمضان المبارک کے روزوں کے سخت منکر ہیں لہٰذا یہ لوگ ہرگز مسلمان نہیں اور یہ اپنے ان مذکورہ بالا عقائد و نظریات کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج و مرتد ہے اور ہم دارالافتاء النور (جمیعت اشاعت اہلسنت پاکستان) کے مفتی عطاء اللہ نعیمی صاحب کے ذکری مذہب کے متعلق جاری کردہ فتویٰ کی مکمل طور پر تائید کرتے ہیں

لہٰذا ان مذکورہ بالا کفریہ عقائد و نظریات رکھنے والے لوگوں کے ساتھ رشتے داری رکھنا حتی کہ کھانا پینا انکی خوشی یا غمی میں شرکت کرنا یہاں تک کہ انکے جنازوں میں جانا قطعاً ناجائز و حرام ہے

نوٹ:۔ علماء اہلسنت سے درخواست کرتے ہیں کہ مصنف کتب کثیرہ علامہ مولانا طفیل رضوی حفظہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ذکری فرقے کا تعارف کا خود بھی مطالعہ کریں اور دیگر عوام اہلسنت کو بھی پڑھنے کا ذہن دیں۔

منجانب:۔ علمائے اہلسنت حب چوکی بلوچستان

Madarsa Anwar-ul-Uloom Ghousia | مدرسہ انوار العلوم غوثیہ
رابطہ نمبر: 0300-2672624

حوالہ : ______ تاریخ : ______

تقریظ نام

میں بندہ ذوالفقار احمد رحمانی حضرت مخدوم مولانا مفتی عطاء اللہ نعیمی صاحب کے مقدمہ بر ذکری فرقہ کو مکمل تصدیق کرتا ہوں۔ الحمد للہ مفتی صاحب نے محققانہ انداز میں ان کا رد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے علم و عمل میں برکات کا نزول فرمائے آمین۔

فقط کتبہ العاجز ابوالبشیر ذوالفقار احمد رحمانی۔

16-7-2023

حاجی مراد گبر گوٹھ، انڈسٹریل ایریا، حب بلوچستان

دارالعلوم انوارالقادریہ الرضویہ

مرکزی دارالافتاء
مرکزی دفتر انجمن انوارالقادریہ
حوالہ نمبر 0274

حیدرآباد کالونی جمشید روڈ نمبر 3 کراچی۔ فون نمبر 02134120794 تاریخ: 26/07/2023 بمطابق: محرم الحرام ۱۴۴۵ھ

﴿حمایت وتصدیق﴾
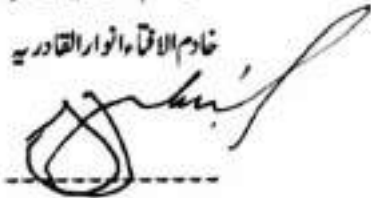
بلوچستان سمیت ملک بھر میں موجود ذکری فرقہ فرق باطلہ میں سے ایک ہے، جن کے باطل عقائد ونظریات خود ان کی کتب سے ثابت ہیں مثلاً ان کا کلمہ الگ ہے ☆ نماز کا انکار کرتے ہیں ☆ حج کا انکار کرتے ہیں ☆ زکوۃ کی ادائیگی کی بجائے اپنے پیشواؤں کو 10% ٹیکس ادا کرتے ہیں ☆ کعبۃ اللہ کے قبلہ ہونے کا انکار کرتے ہیں ☆ ہمارے نبی ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ

ان کے باطل عقائد ونظریات کا رد کرتے ہوئے مختلف مفتیان عظام نے فتاویٰ جات صادر فرمائے، ان میں سرفہرست دارالافتاء النور ہے جس کے مفتیان عظام نے اس ذکری فرقہ کے باطل عقائد ونظریات کا رد کرتے ہوئے فتویٰ جاری فرمایا۔

میں بحیثیت خادم دارالافتاء انوارالقادریہ جمشید روڈ نمبر 3 کراچی اس فتویٰ کی مکمل حمایت وتصدیق کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ تمام مفتیان اہل سنت کو حق واضح فرمانے پر دارین کی سعادتیں اور برکتیں عطا فرمائے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رئیس الجامعہ
محمد الطاف قادری غفرلہ

کتبہ
مفتی غلام یٰسین سعیدی غفرلہ
خادم الافتاء انوارالقادریہ

دارالافتاء
دارالعلوم انوارالقادریہ
حیدرآباد کالونی جمشید روڈ نمبر 3 کراچی

مفتی غلام یٰسین سعیدی غفرلہ
دارالعلوم انوارالقادریہ
حیدرآباد کالونی جمشید روڈ نمبر 3 کراچی

ھذا ما عندی والعلم بالحق عند ربی جل مجدہ
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
حررہ محمد علاء الزمان [illegible] حنفی

باسمہ تعالیٰ

ذکری فرقہ جس کی تعداد بلوچستان میں بکثرت پائی جاتی ہے اس فرقہ کے عقائد و نظریات باطل و مردود ہیں جو اس فتویٰ میں درج ہیں اور اس کا حکم شرع بیان کر دیا گیا ہے اسی کے مطابق جملہ مسلمانوں کو عمل لازم و فرض ہے واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم بالصواب!

عطاء المصطفیٰ اعظمی ۲۵ محرم الحرام ۱۴۴۵ھ
۱۳ اگست ۲۰۲۳ء

الجواب صحیح
رضا محمد عفی عنہ

شیخ الحدیث
علامہ صوفی رضا محمد عباسی عفی عنہ

الجواب صحیح

مفتی غلام غوث غفرلہ

مفتی غلام غوث رضوی

رئیس دارالافتاء حنفیہ

جیکب لائن کراچی

الجواب صحیح

علامہ محمد الطاف امجدی

مہتمم جامعہ اسلامیہ حنفیہ

جیکب لائن کراچی

بندہ عاصی محمد آصف اقبال مدنی
اس فتویٰ کی مکمل تائید کرتا ہے

12-08-2023

(ذکری مذہب کے متعلق حضرت علامہ مفتی پیر ناصر خان قادری ترابی صاحب کا اعلامیہ)

یہ فتنہ 977 سن ہجری کو ظاہر ہوا تھا جس کی بنیاد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے بدبخت ملا محمد خان اٹکی نے رکھی تھی جسے ذکری لوگ اپنا مذہبی پیشوا اور نبی مانتے ہیں، اس مذہب کے ماننے والے لوگ خود کو ذکری مسلمان اور اہلیان اسلام کو نمازی مسلمان کہتے ہیں، اور یہ ذکری نماز کے سخت منکر ہیں اور نماز کی جگہ ذکر کو فرض سمجھتے ہیں، انکا کلمہ بھی اسلامی کلمے سے بہت الگ ہے اور یہ لوگ حج بیت اللہ کے بھی منکر ہیں انہوں نے بلوچستان میں تربت نامی مقام پر اپنا ایک الگ کعبہ بنایا ہوا ہے اور ہر سال 27 رمضان المبارک کو یہ لوگ تربت جاکر وہاں اپنے مذہب کے مطابق حج کرتے ہیں اور اپنے بنائے ہوئے کعبہ کا طواف بھی کرتے ہیں

مزید یہ کہ اس مذہب کے ماننے والے لوگ رمضان المبارک کے روزوں کے بھی منکر ہیں اور اس کے بجائے ہر سال ذو الحجہ الحرام میں روزے رکھتے ہیں اور ان روزوں کو اپنے مذہب میں فرض قرار دیتے ہیں،

لہٰذا مذکورہ بالا ان تمام ہی کفریہ عقائد و نظریات کی وجہ سے اس مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا

میں نور حمزہ اسلامک کالج کے اس فتوے کی مکمل طور پر تائید کرتا ہوں

اور اعلامیہ جاری کرتا ہوں کہ ذکری مذہب سے تعلق رکھنے والوں کے لئے ہمارا بھی وہی مؤقف ہے جو اس فتوے میں مفتی محمد فضل رسول رضوی صاحب نے بیان کیا ہے

اور یہ فرقہ اپنے تمام کفریہ عقائد و نظریات کی وجہ سے دائرہ اسلام سے مکمل طور پر خارج و مرتد ہے

اور ان مذکورہ بالا کفریہ عقائد و نظریات رکھنے والوں کے ساتھ رشتہ داری رکھنا حتی کے کھانا پینا ان کی خوشی یا غمی میں شرکت کرنا یہاں تک کہ ان کے جنازوں میں جانا قطعاً ناجائز و حرام ہے

(نوٹ:۔ علماء اہلسنت اور عوام اہلسنت سے درخواست کرتا ہوں کہ اس فتنے کے متعلق آگاہی حاصل کرنے کے لئے مصنف کتب کثیرہ علامہ مولانا طفیل رضوی صاحب کی کتاب "ذکری فرقے کا تعارف" کا مطالعہ فرمائیں اور دوسرے بھولے بھالے مسلمانوں کو بھی ان کے شر سے بچائیں)

سرپرست اعلیٰ تحریک لبیک پاکستان پی ایس 115
خلیفہ شاہ تراب الحق و مفتی منان رضا خان

مفتی پیر ناصر خان قادری ترابی

(ذکری مذہب کے متعلق حضرت علامہ مولانا مفتی ابوالفضل فضل حق سیفی رضوی صاحب کا اعلامیہ)

یہ فتنہ سن 977ہجری کو ظاہر ہوا تھا جس کی بنیاد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے بدبخت مُلا محمد خان اٹکی نے رکھی تھی۔ جسے ذکری لوگ اپنا مذہبی پیشوا اور نبی مانتے ہیں معاذ اللہ۔ اس مذہب کے ماننے والے لوگ خود کو ذکری مسلمان اور اہلیان اسلام کو نمازی مسلمان کہتے ہیں اور یہ ذکری نماز کے سخت منکر ہیں اور نماز کی جگہ ذکر کو فرض سمجھتے ہیں۔ انکا کلمہ بھی اسلامی کلمے سے بہت الگ ہے اور یہ لوگ حج بیت اللہ کے بھی منکر ہیں انہوں نے بلوچستان میں تربت نامی مقام پر اپنا ایک الگ کعبہ بنایا ہوا ہے اور ہر سال 27 رمضان المبارک کو یہ لوگ تربت جاکر وہاں اپنے مذہب کے مطابق حج کرتے ہیں اور اپنے بنائے ہوئے کعبہ کا طواف بھی کرتے ہیں۔

مزید یہ کہ اس مذہب کے ماننے والے لوگ رمضان المبارک کے رزوں کے بھی منکر ہیں اور اس کے بجائے ہر سال ذوالحجۃ الحرام میں روزے رکھتے ہیں اور ان روزوں کو اپنے مذہب میں فرض قرار دیتے ہیں۔

لہذا مذکورہ بالا ان تمام ہی کفریہ عقائدونظریات کی وجہ سے اس مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔

میں نورحمزہ اسلامک کالج کے اس فتوے کی مکمل طور پر تائید کرتا ہوں

اور اعلامیہ جاری کرتا ہوں کہ ذکری مذہب سے تعلق رکھنے والوں کیلئے ہمارا بھی وہی موقف ہے جو اس فتوے میں مفتی محمد فضل رسول رضوی صاحب نے بیان کیا ہے اور یہ فرقہ اپنے تمام کفریہ عقائدونظریات کی وجہ سے دائرہ اسلام سے مکمل طور پر خارج ومرتد ہے۔

اور ان مذکورہ بالا کفریہ عقائدونظریات رکھنے والوں کے ساتھ رشتہ داری رکھنا حتیٰ کے کھانا پینا ان کی خوشی یا غمی میں شرکت کرنا یہاں تک کہ ان کے جنازوں میں جانا قطعاً حرام ہے۔

نوٹ:۔ علمائے اہلسنت اور عوام اہلسنت سے درخواست کرتا ہوں کہ اس فتنے کے متعلق آگاہی حاصل کرنے کیلئے مصنف کتب کثیرہ علامہ مولانا طفیل رضوی صاحب کی کتاب ''ذکری فرقے کا تعارف'' کا مطالعہ فرمائیں اور دوسرے بھولے بھالے مسلمانوں کو بھی ان کے شر سے بچائیں۔)

سرپرست اعلیٰ تحریک لبیک پاکستان پی ایس 113

مفتی ابولفضل فضل حق سیفی رضوی نقشبندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بانی مفتی اعظم ابو الخیر مفتی محمد حسین قادری رضوی علیہ الرحمہ

جامعہ غوثیہ رضویہ (ٹرسٹ) باغ حیات علی شاہ سکھر سندھ

فون نمبر 071-5625572

دار الافتاء

سرپرست اعلیٰ جانشین مفتی اعظم مفتی محمد ابراہیم صاحب قادری

تاریخ ۲۸ محرم الحرام ۱۴۴۵ھ مطابق 16/8/23 — فتویٰ نمبر ....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دار الافتاء اہلسنت داتا دربار لاہور سے ۲۵ مئی ۲۰۲۳ء کو جاری ہونے والا فتویٰ جو "ذکری فرقے" کے عقائد و نظریات سے متعلق ہے۔ اس فتویٰ کو اکثر مقامات سے دیکھا۔ اور اسے صائب و برحق پایا۔

لہٰذا اس فتویٰ کی روشنی میں ذکری فرقہ ملحد و بے دین فرقہ ہے مسلمانوں کو ان سے میل جول جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو ان کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین

صح

مفتی محمد ابراہیم القادری غفرلہ

صدر دار الافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

دارالافتاء

جامعہ اسلامیہ عربیہ دارالرشد المعروف مدرسہ مفتی محمد حسین ٹھٹوی

پلنگ پاڑہ نزد جامع مسجد شاہجہان ٹھٹہ

تاریخ: 12 ستمبر 27/2023 صفر 1445ھ

"ذکری فرقہ کا حکم"

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ ایک گروہ جو ذکری کے نام سے موسوم ہے درج ذیل عقائد کا رکھنے والا ہے:

1۔ یہ لوگ ملا محمد اٹکی کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔

2۔ نماز کے منکر ہیں اور اس کی جگہ پانچ وقت ذکر کرتے ہیں۔

3۔ کعبۃ اللہ کے قبلہ ہونے کے قائل نہیں۔

4۔ یہ لوگ زکوۃ کے منکر ہیں اور اس کے بجائے اپنے پیشوا کو دس فیصد ٹیکس دیتے ہیں۔

5۔ یہ لوگ حج بیت اللہ کے منکر ہیں۔

6۔ یہ لوگ رمضان کے روزوں کے منکر ہیں۔

اس ذکری نامی گروہ کا شرعی حکم بیان فرمائیں۔ سائل: عبداللہ (ٹھٹہ)

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بر تقدیر صدق سائل مذکورہ عقائد رکھنے والا ہر شخص بلا ریب و شک کافر، دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ سوال میں مذکورہ نظریات ضروریات دین کے انکار پر مشتمل ہیں۔ اور یہ تمام نظریات ذکری فرقے کے ہیں جیسا کہ "مہدوی تحریک"، "عمدۃ الوسائل"، "میں ذکری ہوں" کتب میں مذکور ہے۔

سوال میں مذکور تفصیل کے مطابق ان کی تکفیر کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ گروہ ختم نبوت کا منکر ہے لما نقل شیخ الاسلام المخدوم محمد ھاشم التتوی رحمہ اللہ: اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات"الاشباہ (البیاض الھاشمی المخطوط المخزون فی مکتبنا الاسرویۃ بتہ) وقال الشیخ السید محمد بن احمد المصری الحموی: والجھل بالضروریات فی باب المکفرات لایکون عذرا (غمز عیون البصائر: الفن الثانی کتاب السیر 91/2) علاوہ ازیں بسیار آیات و احادیث دلالت میکنند بر آنکہ منکر ختم نبوت خارج از اسلام است۔

اسی طرح ان کے کفر کی ایک اور وجہ ان کا ارکان اسلام کا انکار کرنا ہے: قرۃ عیون الاخیار میں ہے: وحاصلہ: ان المحکوم بکفرہ من اداہ ھواہ وبدعتہ الی مخالفۃ دلیل قطعی لایسوغ فیہ تاویل اصلا کرد آیۃ قرآنیۃ او تکذیب نبی او انکار احد ارکان الاسلام (قرۃ عیون الاخیار: کتاب الشہادۃ 208/11) واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

کتبہ: محمد شاکر الصدیقی

(جامع مسجد ... ٹھٹہ)

دینی وعصری تعلیم وتربیت اور فلاح انسانیت کیلئے کوشاں

(رجسٹرڈ نمبر 2591)

جامعۃ المصطفیٰ

JAMIA-TUL-MUSTAFA

حوالہ نمبر ________

تاریخ ۴ ستمبر ۲۰۲۳

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ ﷺ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد

فقیر کو حضرت علامہ مولانا شہزاد ترابی دید شرفہ کے دست مبارک سے اہم ترین استفتاء کے جوابات بغرض مطالعہ وتائید عطاء ہوئے اول گستاخ رسول ﷺ کی اسلامی سزا سے متعلق دیگر اہم ترین جزئیات کے ساتھ جس پر حضرت مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی دام ظلہ نے بالترتیب قرآن وسنت، اقوال وافعال صحابہ وسلف سے گستاخ رسول ﷺ کی سزائے موت کے اثبات کرنے کے ساتھ اسکی سزا میں ترمیم وتخفیف کی راہ نکالنے والے شکوک وشبہات اور معترضین کے اعتراضات کا بھی بھرپور جواب دیا۔

بلاشبہ گستاخ رسول ﷺ کی سزائے موت پر ہر دور ہر طبقے میں مسلمانوں کا اجماع رہا کہ اسکی سزا صرف سزائے موت ہے ایسے شخص کو جینے کا کوئی حق نہیں فقیر اس فتویٰ کی تائید کرتا ہے۔

دوسرا ہمارے ملک میں پنپنے والے ذکری فرقے کے کفریہ عقائد کی بنیاد پر انکے خارج از اسلام اور مرتد ہونے کے ثبوت پر دار الافتاء انوار جمعیت اشاعت اہلسنت کے رئیس دار الحدیث ودار الافتاء حضرت مفتی عطاء اللہ نعیمی حفظہ اللہ کا مرتب کردہ جس پر دیگر ذی وقار اہل فتویٰ کی تائیدات ثبت ہیں جس میں اس فرقے کی باطل نظریات واسلام کے بنیادی عقائد وارکان سے انحراف کی بنیاد پر نہ صرف اس فرقے کو کافر ومرتد ثابت کیا گیا بلکہ اس کے ساتھ ایسے باطل پرستوں کی صحبت سے مسلمانوں کو اجتناب کرنے اور اپنے دین ایمان کو بچانے کا حکم بھی واضح کیا گیا فقیر اس کی تائید کرتا ہے۔

ان دو اہم ترین مسائل پر احقاق حق اور ابطال باطل کی سعی میں شامل تمام علماء حق کو رب العزت دونوں جہانوں میں کامیابیوں سے نوازے اور مسلمانوں کو ایسوں کی صحبت سے فیضیاب فرمائے آمین یارب العلمین۔۔

ھذا ما عندی۔۔

شاہ مظہر الحق قادری عفی عنہ

۴ ستمبر ۲۰۲۳

انا متفق علی ھذا

غلام یاسین چشتی

4/9/2023

انا متفق علی ھذا

محمد طاہر اقبال قادری المدنی

امام وخطیب جامع مسجد مدینہ

کورنگی ۱½ کراچی

4/9/2023

JamiatulMustafai 021-35151032, 0333-3159688, 0315-6975189 پلاٹ نمبر 1196, 1197 سیکٹر 32/E، ناصر کالونی کورنگی کراچی

از مولانا پیر میاں لطیف الرحمٰن نظامی عفی عنہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ کیاں شریف، وادی نیلم، آزاد کشمیر

الحمد للہ رب العٰلمین، والصلوٰۃ علی خاتم النبیین، اما بعد

فرقہ ذکری جس کی ابتداء بلوچستان سے ہوئی۔ اور اب یہ مزید پھیل رہا ہے۔ یہ ایک کافر فرقہ ہے اس لیے کہ یہ قرآن، نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور ختم نبوت کے منکر ہیں اور یہ انتہائی خطرناک فتنہ ہے جو اسلام کے نام پر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ میں جمیع امت مسلمہ کی بارگاہ میں درخواست پیش کرتا ہوں کہ وہ ان لوگوں سے مکمل طور پر بچیں اور میں دار الافتاء اہلسنت کے فتوے کی مکمل تصدیق و تائید کرتا ہوں۔ آستانہ عالیہ کیاں شریف سے متعلقہ تمام مریدین، خلفاء، محبین کو بالخصوص عرض کروں گا کہ اس فتنے سے ہمیشہ ہمیشہ دور رہیں۔

12 صفر 1445 ہجری
28/08/2023

جامعہ فیضان مصطفیٰ و مدرسہ عظمت قرآن

الحاق : تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان (الحاق نمبر 10649)

تاریخ: 25/8/2023 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سیریل نمبر:

بلوچستان کے نوجوان علماء کا ایک وفد ملاقات کی غرض سے ہمارے جامعہ میں آیا۔ دورانِ گفتگو انھوں نے ذکری فرقہ کے حوالے سے بات کی اور ان کا مختصر تعارف بھی پیش کیا۔

العیاذ باللہ۔ ان کے عقائد کفریہ ہیں اور نظریات باطل ہیں۔ ایسے عقائد و نظریات کے حاملین کو مسلمان تصور نہیں کیا جا سکتا ہے۔

یہ نوجوان [illegible] ان کا تعاقب [illegible] ہے۔ اللہ پاک [illegible] کی حفاظت فرمائے اور ان کو اس مشن میں کامیابی عطا فرمائے۔

آمین

محمد علی جہانگیری

مفتی محمد علی جہانگیری
مہتمم و خطیب جامع مسجد صدیق اکبر
[illegible]

متصل : جامع مسجد صدیق اکبر گلشنِ ضیاء، بسم اللہ چوک، سیکٹر 1/2 11 اورنگی ٹاؤن کراچی۔

ذکری مذہب کے متعلق خلیفہ تاج الشریعہ مفتی محمد وارث اختر القادری صاحب کا اعلامیہ

977 ہجری سے شروع ہونے والا ایک مذہب جس سے تعلق رکھنے والے لوگ خود کو ذکری مسلمان کہتے ہیں جس کی بنیاد ملا محمد خان اٹکی نے بلوچستان کے علاقے تربت میں رکھی یہ مذہب تربت سے پھیلتے ہوئے آج پورے پاکستان میں پھیل چکا ہے اور اس مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ خود کو مسلمان تو کہتے ہیں لیکن ختم نبوت کے منکر ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کے پانچوں ارکان کے بھی منکر ہے ان کا کلمہ بھی مسلمانوں کے کلمہ سے مختلف ہیں اور نماز کے سخت منکر ہے نماز کی جگہ ذکر کو فرض قرار دیتے ہیں اسی طرح حج بیت اللہ کے منکر ہیں بلکہ بلوچستان کے علاقے تربت میں کوہ مراد نامی پہاڑ پر ہر سال 27 رمضان کو حج کرتے ہیں اور رمضان المبارک کے روزوں کے سخت منکر ہیں لہذا یہ لوگ ہرگز مسلمان نہیں اور یہ اپنے ان مذکورہ بالا عقائد و نظریات کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے اور قادیانیوں کی طرح یہ بھی مرتد و زندیق ہے اور میں دار الافتاء النور (جمیعت اشاعت اہلسنت پاکستان) کے مفتی عطاء اللہ نعیمی صاحب کے ذکری مذہب کے متعلق جاری کردہ فتوی کی مکمل طور پر تائید کرتا ہوں اور یہ اعلامیہ جاری کرتا ہوں کہ ان مذکورہ بالا کفریہ عقائد و نظریات رکھنے والے لوگوں کے ساتھ رشتے داری رکھنا حتی کہ کھانا پینا انکی خوشی یا غمی میں شرکت کرنا یہاں تک کہ انکے جنازوں میں جانا قطعا ناجائز و حرام ہے

منجانب :- ابو السراج مفتی محمد وارث اختر القادری

(خلیفہ تاج الشریعہ و مہتمم اعلی دار العلوم مطلوب رضا الہی اختریہ جام کالونی حب چوکی بلوچستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین والہ وصحبہ وبارک وسلم

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے تحت دارالافتاء النور سے مفتی جناب احمد نعیمی مدظلہ العالی کا جاری کردہ فتویٰ جو کہ ذکری فرقے کے خارج از دائرہ اسلام اور کافر و مرتد ہونے کا حکم بیان کرنے سے متعلق مفصل اور مدلل تحریر پر مبنی ہے۔ میں اس کے مندرجات سے لفظ بلفظ متفق ہوں اور علامہ طفیل رضوی کی نہایت جامع اور مبنی بر تحقیق کتاب "ذکری مذہب کا تعارف" کی روشنی میں اس کی بھرپور تائید و تصدیق کرتا ہوں۔

اللہ کریم مفتی صاحب کو جزائے خیر، جمعیت اشاعت اہلسنت کو مزید برکتیں اور ہر مسلمان کو ہر قسم کی گمراہی، بدمذہبی، بے دینی اور ارتداد سے محفوظ و مامون فرمائے اور ہم سب کو ایمان پر خاتمہ بالخیر کی نعمت نصیب فرمائے۔

آمین

بجاہ سید المرسلین والہ وصحبہ اجمعین

فقیر سید محمد عبدالوہاب اکرم قادری

ناظم اعلیٰ، جماعت اہلسنت کراچی پاکستان

المجیب

فقیر خادم التفسیر والحدیث والافتاء والارشاد

ابوالصدیق محمد یار درانی صدیقی عفی عنہ

۱ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ

حضورﷺ خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ عزوجل نے سلسلہ نبوت حضورﷺ پر ختم کر دیا۔ کہ حضور کے زمانے میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ جو شخص حضورﷺ کے زمانہ میں یا حضورﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے۔ کافر ہے۔

(بہار شریعت حصہ اول)

اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں انبیاء کرام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں، ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے۔

عبارات مذکورہ کی روشنی میں واضح ہوا کہ ذکری فرقہ کا اسلام سے دور کا واسطہ نہیں۔

لہذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔

1: کہ اس باطل فرقہ سے سلام وکلام، میل جول نہ رکھے اور نہ ہی اپنی تقریبات میں انہیں مدعو کرے، نہ ہی انکی تقریبات میں شرکت کرے۔

2: ان کا ذبیحہ مردار ہے۔ جس کا کھانا حرام ہے۔

3: ان کی عورتوں سے نکاح بیاہ حرام ہے۔

هذا ما ظهر لی فی هذا الباب واللہ اعلم بالصواب

کتبہ الفقیر محمد ایوب النعیمی عفی عنہ

بتاریخ: 24 JUL 2023

ذکری مذہب کے مرتد و کافر ہونے پر مختلف مکاتب فکر کے فتاویٰ جات

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی، پاکستان
جامعہ علوم اسلامیہ - پوسٹ بکس نمبر ۳۳۹۵ جمشید روڈ کراچی - www.banuri.edu.pk

ذکری فرقہ کے عقائد اوران کا حکم

سوال

فرقہ ذکری کے عقائد سے متعلق آگاہ کیجیے؟

جواب

ذکری فرقہ کے چند بنیادی عقائد مندرجہ ذیل ہیں :

1۔ یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ سید محمد جونپوری مہدی آخرالزمان ہیں، نیز اس کو رسول بھی مانتے ہیں۔

2۔ ان کا کلمہ الگ ہے، چناں چہ ان کا کلمہ، اسلام کے کلمہ کے برعکس یہ ہے : "لاالہ الااللہ نورپاک محمد مہدی مراد اللہ"۔

(بلوچستان گزیٹیر جلد 7 آر ہیوز بلر 1907، مکران : ص 119)

نیز یہ کبھی اپنا کلمہ یوں بھی پڑھتے ہیں : "لاالہ الااللہ نورپاک محمد مہدی رسول اللہ"۔ (ملت بیضاء، ص 10، عمدۃ الوسائل ص 16)

نیزان کا ایک کلمہ وہ ہے جسے وہ اپنی پنجگانہ تسبیحات میں پڑھتے ہیں : "لاالہ الااللہ الملک الحق المبین نور محمد مہدی رسول

اللہ صادق الوعد الأمین"۔ (ذکر توحید : ص 16،14،9، مہدی تحریک : ص 47)

3۔ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کے منکر ہیں اور ملا محمد اٹکی کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ (کیا ذکری مسلمان ہیں؟)

4۔ یہ لوگ ملا محمد اٹکی کو نورِ خدا مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام اور ملائکہ اس کے خدام ہیں۔ (کیا ذکری مسلمان ہیں؟)

5۔ یہ لوگ نماز کے منکر ہیں اور نماز کے بجائے پانچ وقت ذکر کرتے ہیں۔

(میں ذکری ہوں : ص 7، عمدۃ الوسائل : ص 20، مکران تاریخ کے آئینہ میں : ص 10)

6۔ نماز کی ادائیگی کو کفر سمجھتے ہیں اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (کیا ذکری مسلمان ہیں؟)

7۔ یہ لوگ رمضان کے روزوں کے منکر ہیں۔ (عمدۃ الوسائل : صفحہ 2)

ذکریوں کی اپنی کتاب "میں ذکری ہوں" میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ رمضان کے بجائے دوسرے دنوں میں تین ماہ آٹھ دن روزوں کے قائل ہیں، وہ اس طرح کہ ہر دوشنبے، ایام بیض اور ذی الحجہ کے آٹھ، یہ کل تین ماہ آٹھ دن ہوگئے۔

(میں ذکری ہوں : ج 1، ص 39، :3،37،7)

:۔ یہ لوگ حج بیت اللہ کے منکر ہیں، حج بیت اللہ کے بجائے "کوہ مراد" میں جاکر حج کرتے ہیں، جو تربت (ضلع مکران) کے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے۔ (ماخوذ از مہدوی تحریک : ص 71، عمدۃ الوسائل : ص 30،29)

9۔ یہ لوگ کعبۃ اللہ کے قبلہ ہونے کے قائل نہیں۔ (عمدۃ الوسائل : ص 31)

10۔ یہ لوگ جماع اور احتلام کے بعد غسل کے قائل نہیں۔ (عمدۃ الوسائل : ص 33)

11۔ میت کے لئے نماز جنازہ کے قائل نہیں، صرف دعا کرتے ہیں جو ذکر خانہ میں ہوتی ہے (میں ذکری ہوں : ج 1، ص 45)

12۔ یہ لوگ زکوۃ کے منکر ہیں اور اس کے بجائے اپنے پیشواؤں کو دس فیصد ٹیکس دیتے ہیں۔ (کیا ذکری مسلمان ہیں؟)

13۔ ان کے نزدیک نصوص میں وارد "محمد" سے مراد ملا محمد اٹکی ہے۔ (کیا ذکری مسلمان ہیں؟)

14۔ ان کے نزدیک وہ تمام مسلمان جو ملا محمد اٹکی کو نہیں مانتے کافر ہیں۔ (کیا ذکری مسلمان ہیں؟)

15۔ قرآنِ کریم کو 40 پاروں پر مشتمل مانتے ہیں۔ (کیا ذکری مسلمان ہیں؟)

درج بالا عقائد کی بنیاد پر یہ لوگ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، ان کے کافر ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں۔

(ملخص از احسن الفتاوی : 7 : 1/1۔ 197، ط : سعید، کیا ذکری مسلمان ہیں؟ (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کا ایک تفصیلی فتوی)، ط : مکتبہ بینات)

فقط واللہ اعلم

فتوی نمبر : 144307100344

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی ۵ پاکستان
جامعہ علوم اسلامیہ - پوسٹ بکس نمبر ۳۳۶۵ جمشید روڈ کراچی - www.banuri.edu.pk

کیا ذکری مسلمان ہیں؟

سوال

کیا ذکری مسلمان ہیں اور جو ذکری اللہ کو مانتے نماز پڑھتے ہیں وہ بھی کافر ہوں گے کیا؟

جواب

ذکری فرقہ اپنے باطل عقائد کی بنا پر دین اسلام سے خارج ہے، اور ذکری فرقہ کے پیروکار مسلمان نہیں، ان کے چند کفریہ عقائد یہ ہیں: یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کے منکر ہیں اور ملا محمد اٹکی کو خاتم النبیین مانتے ہیں، یہ لوگ ملا محمد اٹکی کو نورِ خدا مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام اور ملائکہ اس کے خدام ہیں، یہ لوگ نماز کے منکر ہیں اور نماز کی بجائے پانچ وقت ذکر کرتے ہیں۔ اگر کوئی ذکری اللہ کو مانتا ہو اور نماز بھی پڑھتا ہو لیکن دیگر عقائد ذکری فرقہ کے مطابق ہوں تو وہ بھی کافر ہی ہوگا۔ جب تک ذکری اپنے تمام تر باطل اور کفریہ عقائد سے توبہ نہیں کرتا، اور ذکری فرقہ سے برات اور بیزاری کا اظہار نہیں کرتا اس وقت تک وہ مسلمان نہیں ہوگا۔

مذکورہ باطل عقائد کے تفصیلی دلائل اور مزید وضاحت کے لئے کتاب: "کیا ذکری مسلمان ہیں" ط: مکتبہ بینات، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی اور احسن الفتاوی: 7/1: 1۔197، ط: سعید کا مطالعہ کیجیے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ما كان من ضروريات الدين و هو ما يعرف الخواص و العوام أنه من الدين كوجوب اعتقاد التوحيد و الرسالة و الصلوات الخمس و أخواتها يكفر منكره".

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب: الوتر والنوافل، ج: 2 ص: 5 ط: سعید)

فقط واللہ اعلم

فتوی نمبر: 144409101525

دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

ذکریوں کے متعلق مفتیانِ کرام کے فتوے

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ بلوچستان و کراچی میں ایک نیا فتنہ " ذکری مذہب " کے نام سے رونما ہوا ہے۔ اس کا بانی از روئے ذکری تحریرات محمد مہدی اٹکی (کیلپوری) ہے اور یہ ایک نور تھا آسمانوں سے اترا ۱۹۷۷ھ میں اس کا ظہور ہندوستان میں ہوا۔ وہاں سے کیچ مکران آکر تربت شہر کے قریب کوہ مراد پہاڑی پر سات یا دس برس تک قیام کیا اس نے کہا کہ امام مہدی اور نبی آخر الزماں میں ہوں اس نے ارکانِ اسلام، کلمہ، نماز، روزہ، حج بیت اللہ، زکوٰۃ، غسل، وضو وغیرہ کو منسوخ کیا اور نئی شریعت ایجاد کی، خود کو خاتم النبیین قرار دیا اور پھر وہاں سے ۱۰۲۹ھ میں غائب ہو گیا۔ وہ ایک الہامی کتاب بھی چھوڑ گیا ہے جس کا نام "برہان" یا "برہان الاول" ہے اس کا دوسرا نام "کنز الاسرار" بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذکری مذہب کے لوگ اس کا کلمہ پڑھتے ہیں جو اس طرح ہے: "لا الٰہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ" نماز کے عوض فقط ذکر کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک نماز پڑھنے والا گمراہ، بے دین اور کافر ہے۔ رمضان کے تیس روزوں کے بدلے آٹھ دن ذی الحجہ کے ابتدائی روزہ رکھتے ہیں۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت کے قائل نہیں، حج خانہ کعبہ کو منسوخ سمجھتے البتہ "کوہ مراد" کی زیارت کو حج تصور کرتے ہیں۔ حج دسویں ذی الحجہ کو "کوہ مراد" جا کر ادا کرتے ہیں۔ زکوٰۃ چالیس پر ایک نہیں بلکہ دس پر ایک وصول کرتے ہیں۔ غسل جنابت کے قائل نہیں، شرعی وضوء کے قائل نہیں وہ کہتے

ہیں کہ قرآن مجید دراصل محمد مہدی کے لئے نازل ہوا ہے اور قرآن مجید میں جہاں "محمد" نام آیا ہے اس سے مراد "محمد مہدی" ہے۔ وہ محمد مہدی کو خدا کا نور اور خدا کا معشوق تصور کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مہدی عرش پر خدا کے سامنے کرسی بچھائے بیٹھا ہوا ہے ہماری نگرانی کرتا ہے۔ نیز ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت مہدی کے حوالہ کی ہے اور مہدی نے یہ اختیار مذہبی رہنماؤں کو دی ہے جنہیں ذکری اصطلاح میں "ملائی" کہتے ہیں۔ لہذا ملائی فی دنبہ یا بکری یا چند من گندم کے عوض تین تین چار چار ذراع جنت کی زمین فروخت کرتے ہیں۔ نیز ملائی کو مہدی نے حلال و حرام کا اختیار بھی دیا ہے۔ مندرجہ بالا عقائد کے باوجود ذکری اپنے آپ کو مسلم کہتے اور لکھتے ہیں اور بعض نادان و جہلا مسلمان ان سے رشتہ لیتے بھی ہیں اور دیتے بھی ہیں۔ اب وضاحت طلب امور اس مسئلہ میں یہ ہیں کہ :۔

١۔ کیا ذکری مذہب کے افراد مندرجہ بالا عقائد کی رو سے مسلمان ہیں یا نہیں؟

٢۔ چونکہ وہ قرآن مجید کو منزل من اللہ مانتے ہیں تو اس لحاظ سے وہ اہل کتاب تصور کئے جائیں گے یا نہیں؟

٣۔ ان سے رشتہ لینا یا ان کو رشتہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

٤۔ اگر کسی مسلمان نے جہالت کی وجہ سے ان کو رشتہ دیا یا ان سے رشتہ لیا بعد میں علم ہوا کہ ذکری مسلمان نہیں پھر کیا کرے اگر اس کو اولاد بھی ہے تو اس کے متعلق شریعت کیا کہتی ہے اور وہ کس کی ہے؟ بلوچستان اور کراچی میں اس کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔

٥۔ ذکریوں کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے۔ حلال ہے یا حرام؟ کئی لوگ جہالت

کی وجہ سے کھاتے ہیں اور یہ لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو کثرت سے قربانی کرتے ہیں اور بزعم خود "منیٰ" کا حق ادا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا سوالات کے مدلل جوابات تحریر فرما کر ممنون فرمائیں

سائل۔ عبدالمجید قصر قندی
۱۰ر جون ۱۹۷۸ء

الجواب

(۱) مذکورہ بالا عقائد چونکہ نصوصِ قطعیہ اور صریحہ کے بالکل خلاف ہیں، بلکہ سراسر ان کا انکار ہے اور دینِ برحق میں تحریف ہے، اس لئے اگر واقعتاً ذکری فرقے کے لوگ یہ عقائد رکھتے ہیں تو وہ کافر ہیں، ہرگز مسلمان نہیں۔

(۲) اہلِ کتاب نہیں ہوں گے، کیونکہ اہلِ کتاب کی تعریف ان پر صادق نہیں آتی۔

(۳) ان کے ساتھ مسلمانوں کا نکاح باطل ہے، اس لئے رشتہ لینا اور دینا دونوں ناجائز ہیں۔

(۴) لاعلمی میں اگر کسی نے نکاح کیا تب بھی نکاح منعقد نہیں ہوا، علم ہونے پر فوراً جدا کرنا لازم ہے۔ اگر اولاد ہوگئی ہے تو وہ ثابت النسب نہ ہوگی اور ماں کے ساتھ ان کا شمار کیا جائے گا۔ لیکن دین و مذہب کے لحاظ سے خیرالابوین دینا کے تابع ہوگی، یعنی اگر باپ مسلمان ہے تب بھی اولاد مسلمان کہلائے گی اور اگر ماں مسلمان ہے تب بھی اولاد ماں کے تابع ہو کر مسلمان کہلائے گی۔ نکح کافر مسلمة فولدت

منه لا يثبت النسب منه ولا تجب العدة لانه نكاح باطل

(درمختار ص ۶۳۲ ج ۲)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بندہ عبدالرؤف
دارالافتاء کراچی ۱۴

دارالافتاء
دارالعلوم کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان

الجواب صحیح
سبحان محمود
۹۸/۷/۴

الجواب وھو الملھم للصدق والصواب ذکری فرقہ اپنے عقائد کفریہ کی بناء پر کافر اور خارج از اسلام ہے۔ یہ فرقہ ضالہ ضروریات دین کا منکر ہے اس لئے اہل سنت وجماعت اور ان کے درمیان رشتہ مناکحت ناجائز وحرام ہے اسیطرح ان کا ذبیحہ بھی حرام ہے۔ یہ لوگ اہل کتاب کے حکم میں قطعاً نہیں ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ولی حسن۔
مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیۃ کراچی
۷ رجب سنہ ۱۳۹۸ھ

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
دارالافتاء
کراتشی ۵ باکستان

الجواب صحیح
محمد اکمل غفرلہ۔ مفتی دارالافتاء
جیکب لائن۔ کراچی
۹۸/۷/۷ھ

الجواب صحیح

سلیم اللہ خان

مہتمم جامعہ فاروقیہ

کراچی - ۱۰ / ۸ / ۹۸ھ

دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

الجواب صحیح

محمد اسمٰعیل عفی عنہ

دار الافتاء مدرسہ مظہر العلوم

کھڈہ کراچی - ۱۵ رجب ۹۸ھ

دار الافتاء

مدرسہ عربیہ

مظہر العلوم

کھڈہ کراچی ۳۲

المجیب اللبیب مصیب

ابوالظفر محمد اسحاق خان

دار الحدیث رحمانیہ سولجر بازار کراچی
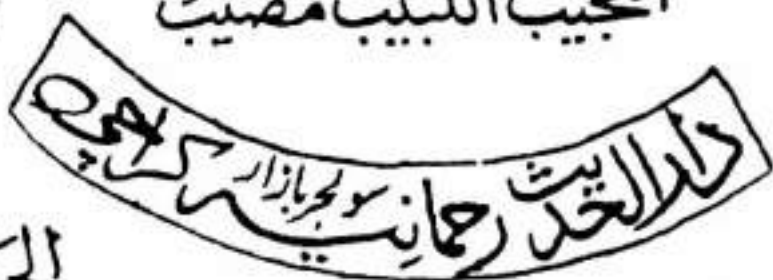
الجواب صحیح

الجواب صحیح

عبد القہار عفی عنہ

دار الافتاء مدرسہ عربیہ

عدالتی فیصلے

چونکہ قبائلی اور نسلی لحاظ سے ذکریوں اور غیر ذکریوں میں کوئی واضح فرق موجود نہیں۔ اس لئے ان دونوں مذہبی گروہوں کے درمیان ازدواجی رشتے قائم کئے جاتے رہے۔ صورت حال کے واضح ہوجانے کے بعد بعض افراد نے اس سلسلے میں فسخ نکاح کے لئے عدالتوں سے رجوع کیا، جن کی بنیاد پر بلوچستان کے قاضیوں نے فیصلے صادر کئے۔ ذیل میں اس سلسلے میں کچھ عدالتی فیصلوں کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

پہلا مقدمہ

نماز سے روکنا اور ناجائز تکلیف دینا

تاریخ مرجوع 3 مئی 1955ء

مقدمہ نمبر 11 تاریخ فیصلہ 26 جولائی 1955ء

بعدالت جناب قاضی صاحب خضدار

مدعیہ: مسماۃ خیر بی بی بنت محمود ذات کولک سکنہ جھاؤ، مکران

مدعا علیہ: شہداد ولد احمد (شوہر) ذات لوک سکنہ جھاؤ، مکران

مدعیہ مسماۃ خیر بی بی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اپنے شوہر شہداد کو اپنے مسلمان ہونے اور نمازی ہونے سے مطلع کیا۔ چند روز اس کے ذکری شوہر نے خاموش رہنے کے بعد تکلیف دینا شروع کی، جس پر مدعیہ نے عدالت میں بیان دیا کہ وہ کافر شوہر کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی، لہذا ان سے آزاد کرایا جائے۔ جواب دعویٰ میں مدعا علیہ شہداد نے واضح کیا کہ اس کی بیوی پہلے بھی ذکری تھی اور اب بھی ذکری ہے۔ مسلمان ہونے کا حیلہ ان سے جان چھڑانے کے لئے کیا گیا ہے۔

مقدمہ کی کارروائی اور سماعت مکمل کرنے کے بعد قاضی صاحب نے

اپنے حکم میں تحریر کیا:

''ایک مسلمان عورت کا ایک کافر کے نکاح میں رہنا قطعاً ناجائز اور حرام ہے۔ مستغیثہ جب واویلا کررہی ہے کہ وہ مسلمان تھی اور مسلمان ہے تو اس صورت میں اسے ایک کافر کے قبضے میں رکھنا ایک پاک صنف نازک کے ساتھ انتہائی ظلم ہے۔ اس لئے شرعاً زوجہ خیر بی بی بنت درویش، شہداد کے درمیان تفریق کرتے ہوئے حکم دیا جاتا ہے کہ مسمی شہداد کو پابندی ضمانت کیا جاوے...... خیر بی بی مستغاث کی نکاح میں تھی، اگرچہ نکاح باطل اور صحیح ہی نہیں تھا......''

مہر قاضی صاحب خضدار

دستخط قاضی محمد عیسیٰ بحروف اردو

تاریخ فیصلہ 26 جولائی 1955ء

مندرجہ بالا مقدمہ کے فیصلے کے خلاف شہداد ولد احمد نے بلوچستان کے مجلس شوریٰ کی خدمت میں اپیل دائر کی۔ مجلس شوریٰ (نائب وزیر معارف وشرعی عدالت) تین ممبران (1) مولانا تاج محمد صاحب، (2) عبدالصمد صاحب، (3) مولوی قاضی سعیداللہ صاحب پر مشتمل تھا۔ اراکین مجلس شوریٰ نے قاضی خضدار جناب محمد عیسیٰ صاحب کے فیصلے کو برقرار رکھا اور تفریق بین الزوجین کو لازم ٹھہرایا۔

تاریخ فیصلہ: 18 ستمبر 1955ء

دستخط ممبران بحروف اردو

18 ستمبر 1955ء کو صدر مجلس شوری نے ممبران مجلس شوریٰ کے حکم کو درست قرار دینے کا حکم صادر فرمایا۔

مہر عدالت

دستخط صدر مجلس

دوسرا مقدمہ

تفریق بین الزوجین سے متعلق قاضی خضدار کی عدالت میں ایک مقدمہ بایں عنوان پیش ہوا۔

مقدمہ: دربارۂ تفریق بین الزوجین، رجسٹرڈ نمبر 107، مقدمہ نمبر 9

بعدالت جناب قاضی خضدار، مرجوعہ 23 جنوری 1956ء

مدعی: حسن ولد گمشاد ذات شہوانی ساکن راغے حال مشکے بنام

مدعا علیہ: غلام ولد ابراہیم ذات ساجدی سکنہ منگلی

دعویٰ کے مطابق حسن ولد گم شاد نے عدالت میں غلام ولد ابراہیم پر دعویٰ کیا کہ اس نے ان کی بیٹی تاج بی بی سے اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے شادی کی، لیکن شادی کے بعد وہ پھر ذکری بن گیا۔ دریں اثناء غلام محمد نے ایک ذکری عورت سے بھی شادی کی اور اپنی پہلی بیوی کا نان ونفقہ بند کیا۔ تاج بی بی نے بھی بیان دیا کہ اس نے غلام محمد کو کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور مجھے بھی نماز سے روکتا رہا اور نماز کی شان میں برے الفاظ کہتا تھا۔

غلام محمد نے جواب دعویٰ میں بیان دیا کہ میں مسلمان ہوں اور میری دوسری بیوی بھی مسلمان ہے اور ذکری ہونا مجھ پر الزام ہے۔ مدعی اس کا ثبوت پیش نہ کر سکا۔ جس پر عدالت نے غلام محمد کو حلف دلایا، جس نے

قرآن مجید پر حلفیہ کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ لہذا عدالت نے ان کو مسلمان ہونے کی بناء پر تاج بی بی کا نکاح صحیح قرار دیا اور زوجہ ثانی کے متعلق عدالت نے اپنے فیصلے میں یوں لکھا:

''غلام محمد مسلمان ہے اور اس کی دوسری بیوی زربانو بنت محمد رضا چونکہ مذہباً ذکری ہے، اس لئے شرعاً اس کی بیوی زربانو عرف بسو کو غلام محمد مسلمان سے الگ کیا جائے اور موجودہ مسلمان عورت تاج بی بی اس کے حوالے ہو''

مہر قاضی خضدار

تاریخ فیصلہ: 30 اپریل 1956ء

اپیل:

اس فیصلے کے خلاف مدعا علیہ غلام محمد نے 23 نومبر 1956ء کو مجلس شوریٰ کی خدمت میں اپیل دائر کی مگر بعد میں بذریعہ درخواست عدالت کو مطلع کیا کہ اس نے تاج بی بی (مدعیہ) کو طلاق ثلاثہ دے دی۔ عدالت نے عدم پیروی کی بنیاد پر اپیل خارج کر دی۔

مورخہ: 28 نومبر 1958ء

دستخط مہر مجلس شوریٰ

عبدالصمد: بحروف اردو

مہر عدالت

تیسرا مقدمہ

مقدمہ: فسخ نکاح، بعدالت قاضی صاحب خضدار

مدعیہ: صاحب خاتون بنت پیر محمد بذریعہ مختیار خاص

بنام

مدعا علیہ: فقیر محمد

نور محمد مختیار خاص صاحب خاتون نے عدالت میں مقدمہ پیش کیا۔ دعویٰ کے مطابق صاحب خاتون ذکری مذہب کی پیرو کارہ ہے، جبکہ اس کا خاوند مسلمان (نمازی) ہے۔ واقعات کے مطابق مدعیہ نے اپنے خاوند کے ساتھ پانچ سال گزارے اوران کی اولاد بھی پیدا ہوئی۔ اب عرصہ تین سال سے وہ اپنے بھائی کے ہاں رہ رہی ہے اور اس کے خاوند نے عدالتی تحقیق کے مطابق مرزا (صاحب خاتون کے خاوند) کی دوسری شادی کی وجہ سے یہ صورت حال پیدا ہوئی۔

عدالت نے مقدمہ کے دوران فریقین کے بیانات اور شہادتیں قلم بند کروائیں۔ قاضی صاحب نے دُرّ مختار، فتح القدیر اور عالمگیری کے حوالہ جات دے کر لکھا:

"ایک کافرہ کے ساتھ نکاح منعقد نہیں ہوسکتا، چونکہ مدعا علیہ صاحب

خاتون کا مسلمان ہونا ثابت نہ کر سکا لہذا وہ کافر ہے۔"

قاضی صاحب نے اپنا حکم یوں لکھا:

"مسماۃ اس نکاح کی وجہ سے مدعا علیہ کی زوجیت میں پابند نہیں کی جاسکتی اور نہیں ہوسکتی۔ نکاح حرام اور باطل ہے۔ اس لئے نکاح لازم نہیں ہوا۔ براں حکم دیا جاتا ہے کہ صاحب خاتون آج سے آزاد ہے اور اسے اجازت ہے کہ وہ اپنا رستہ پکڑے اور اسے مدعا علیہ سے علیحدہ کیا جاتا ہے"

مورخہ 18 اپریل 1961ء

اپیل: مورخہ 2 مارچ 1961ء

اس فیصلے کے خلاف مرزا ولد فقیر محمد نے مجلس شوری قلات ڈویژن میں سب سے پہلے ایک درخواست برائے حکم امتناعی (Stay Order) بتاریخ 2 مارچ 1961ء کو دی۔ عدالت نے حکم امتناعی اسی روز جاری کیا۔

مرزا نے اپیل فاضل اراکین مجلس شوری قلات ڈویژن کو اپنے عذرات اور ماتحت عدالت کے فیصلے کے خلاف دائر کی اور اپیل میں اقرار کیا کہ اگر وہ میرے حوالے کی گئی تو وہ دوبارہ اسلام قبول کر لے گی۔ تاہم مثل ہذا سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ مرزا مرافعہ (اپیل گزار) نے دوران مقدمہ صاحب خاتون کو طلاق دی، جبکہ ماتحت عدالت میں بھی وہ ذکری قرار دی گئی تھی۔ مرافعہ گزار کو اپیل برقرار رکھنے پر اصرار نہیں۔

فاضل اراکین مجلس شوریٰ کے اراکین نے اپنے حکم نامے میں یہ الفاظ درج کئے۔

''اپیل قاضی وجہ (صاحب) کے فیصلہ مورخہ 18 فروری 1961ء کے خلاف مدعا علیہ مرافعہ نے دائر کی۔ اس فیصلہ کی رو سے مدعیہ مرافعہ علیہ کا دعویٰ فسخ نکاح اس بناء پر ڈگری کیا گیا تھا کہ مدعا علیہا بوقت نکاح ذکری تھی اور مدعا علیہ نمازی عقیدہ کا تھا......لہذا ہم فیصلہ قاضی وجہ (صاحب) مسترد کرتے ہیں۔ لیکن اب جبکہ مدعا علیہ نے حسب خواہش مدعیہ کو طلاق دے دی ہے۔ دعویٰ مدعیہ کو غیر ضروری قرار دے کر خارج کرتے ہیں۔ فریقین اپنا اپنا خرچہ خود برداشت کریں گے۔

دستخط بحروف انگریزی

مہر عدالت

دستخط بحروف اردو

مسل ہذا میں تمام عدالت کی کارروائی بمعہ سمنات محفوظ رکھا

چوتھا مقدمہ

تنسیخ نکاح

بعدالت قاضی فیملی کورٹ جج کولواہ آواران

مدعیان: فیض محمد ولد دلمراد، حبیب ولد شداد سکنہ لباچ

بنام

مدعاعلیہم: بدل ولد باران، موسی ولد رحمت، مسماۃ ایمینہ بنت موسیٰ، سکنہ لباچ

مدعیان نے دعویٰ میں استدعا کی کہ بدل ولد باران ذکری تھا اور اسلام قبول کیا۔اس بارے میں اقرارنامہ تحریر کرکے موسیٰ کو دیا۔جس کی نقل مسل میں موجود ہے۔ بایں وجہ اس نے مسماۃ ایمینہ بنت موسیٰ کو مرتدہ بنالیا۔ عدالت میں اپنے ذکری ہونے کا اقرار میاں بیوی کرچکے ہیں۔مدعیان کے علاوہ علاقہ کے کثیر تعداد نے عدالت میں اس نکاح کی فسخ ہونے کے بارے میں مطالبہ کیا۔عدالت نے کارروائی مقدمہ مکمل کرنے کے بعد اپنے حکم میں فقہ حنفی کی کتاب فتاوی شامی کتاب النکاح کا حوالہ دیا۔

عدالت نے اپنا حکم نامہ اس طرح درج کیا، جس کا خلاصہ درج ذیل

ہے۔

''چونکہ مدعا علیہ بدل پہلے ذکری مذہب کا پیروکار تھا۔ اور (خود کو) مسلمان ظاہر کر کے ایک مسلمان لڑکی سے شادی کی۔ اور اب مرتد ہو کر پھر ذکری بن گیا ہے۔ یہ مذہب قادیانیوں کی طرح نبی کریم ﷺ کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے، یہ مذہب جو محدود تعداد میں ہیں۔ صرف بلوچستان میں پایا جاتا ہے۔ یہ لوگ مکران بمقام تربت شہر کے ایک پہاڑ جس کو کوہ مراد کہا جاتا ہے، سال میں وہاں حج کے لئے جاتے ہیں۔ رمضان شریف کے تیس روزوں کے منکر ہیں۔ یہ لوگ نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد، یوں کلمہ پڑھتے ہیں (لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ)''

''نور محمد سے مراد ان کے ہاں محمد اٹکی مراد لیا جاتا ہے۔ جو پنجاب میں ایک جگہ اٹک کا باشندہ تھا۔ اور مکران آ کر اس مذہب کی بنیاد ڈالی۔ یہ لوگ صرف رات کے آخر حصہ میں ذکر کرتے ہیں۔ اس لئے یہاں کے مسلمان ان کو ذکری کہتے ہیں...... پس میں حکم کرتا ہوں کہ یہ نکاح فسخ ہو کر مدعا علیہا ایمینہ بدل مدعا علیہ کی زوجیت سے خلاص (آزاد) ہے اور مسماۃ ایمینہ سے علیحدہ ہو''

دستخط

قاضی برکت اللہ

قاضی کولواہ وفیملی کورٹ آواران مکران

مورخہ 20 جنوری 1975ء

دیوانی اپیل نمبر 10:1975ء

بعدالت ڈسٹرکٹ جج قلات ڈویژن

قاضی صاحب کوہلو وفیملی کورٹ جج کے فیصلے کے خلاف ڈسٹرکٹ جج جناب محمد اسلم صاحب کی کوہلو عدالت میں دیوانی اپیل دائر کی گئی۔ جج صاحب نے ماتحت عدالت کے فیصلے کا بغور مطالعہ کیا۔ عدالتی کارروائی کرنے کے بعد اپنا حکم یوں تحریر کیا:

The appeal is accordingly dismissed. The parties are however left to bear their own cost.

Announced

4.2.1976

سول اپیل نمبر 97:1976ء

بعدالت عالیہ بلوچستان ہائی کورٹ کوئٹہ

مدعی: بدل ولد باران مرافعہ (اپیلینٹ)

مدعا علیہا: مسماۃ ایمینہ

بدل ولد باران نے ڈسٹرکٹ جج قلات ڈویژن کے فیصلہ کے خلاف

بلوچستان ہائی کورٹ میں اپیل داخل کی۔اس اپیل کی سماعت ایک دورکنی بنچ نے کی۔بنچ میں شامل معزز جج صاحبان یہ تھے۔

1۔جناب جسٹس ذکاءاللہ لودھی

2۔جناب جسٹس عبدالقدر

مقدمہ تاریخ پیشی کے مطابق بنچ کے سامنے پیش ہوا۔مگر یہ اپیل عدم پیروی کی بناء پر خارج ہوئی۔معزز جج صاحبان نے اپنا حکم یوں تحریر کیا:

13.9.1976

Order

No present case called, the parties and their counsels are not present. The appellant is absent dispite service of notice.

Dismissed default and non presentation.

Sd/-
Zaka Ullah Lodhi
(Judge)

Sd/-
Adbul Qader
(Judge)

تاریخ فیصلہ:22/05/1982

بعدالت جج صاحب آواران فیملی کورٹ تنسیخ نکاح کرد

احادیث رسول میں فتنوں کا ذکر:

☆ بارش کی قطروں کی مثل فتنے:

☆ حدیث شریف: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ مدینہ منورہ کی ایک چھت پر چڑھے اور پھر فرمایا: جو میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم وہ دیکھ رہے ہو؟ میں فتنوں کو اس طرح نازل ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے تمہارے گھروں میں بارش کے قطرے گرتے ہیں۔ (مسلم شریف، حدیث نمبر 7115، بخاری شریف حدیث نمبر 1779، مسند احمد، حدیث نمبر 21796، مستدرک للحاکم حدیث نمبر 8549)

☆ عجیب وغریب فتنہ:

☆ حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ایسے فتنے پیدا ہوں گے کہ سونے والا شخص جاگنے والے شخص سے بہتر ہوگا اور اس فتنے میں جاگنے والا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اس فتنے میں کھڑا ہوا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا تو جس شخص کو (اس فتنے سے بچنے کے لئے) پناہ گاہ مل جائے، وہ پناہ